روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	05:03
طلوع آفتاب	06:19
زوال آفتاب	12:42
غروب آفتاب	07:05

آج کی حدیث

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں سلام کیا جب آپ ﷺ استنجاء (پیشاب) کے لیے بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔(ترمذی) معلوم ہوا کہ ایسی حالتوں میں سلام نہیں کرنا چاہیے اور اگر کوئی آدمی ناواقفی سے سلام کرے تو اس کا جواب نہ دینا چاہیے۔

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۲۷ ۞ پیر، ۱۷ اگست، ۲۰۲۶، ۳ ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸
RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 227, Monday- 17 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

وزیراعلیٰ ریونت ریڈی کا بی آر ایس پر حملہ

رہنما حکومت گرانے کے لیے کالے جادو کا استعمال کر رہے ہیں

تلنگانہ کے وزیراعلیٰ ریونت ریڈی نے بی آر ایس پر تانترک رسومات کے ذریعہ خشک سالی لانے اور حکومت کو گرانے کی کوشش کرنے کا الزام لگایا۔تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے بی آر ایس پارٹی پر حملہ کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پارٹی قائدین نے کانگریس حکومت کو بدنام کرنے اور ریاست میں خشک سالی اور کسانوں کی مشکلات میں اضافہ کرنے کے لئے تانترک

رسومات کی ہیں۔ وزیراعلیٰ نے یہ سوال بھی کیا کہ بی آر ایس کے ایک سابق وزیر نے اپنے مندر کے دوروں کو خفیہ کیوں رکھا؟ ریڈی نے یہ بیان سنگاریڈی شہر میں اسمارٹ پی ڈی ایس راشن کارڈس کی تقسیم کے ایک پروگرام میں دیا۔ نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق ریڈی نے براہ راست بی آر ایس ایم ایل اے ٹی ہریش راؤ کا نام نہیں لیا لیکن بالواسطہ طور پر انہیں نشانہ بنایا۔ انہوں نے پوچھا کہ تمل ناڈو اور کرناٹک میں ان کے مندروں کے دوروں کے بارے میں معلومات سوشل میڈیا یا کسی اور جگہ پر کیوں نہیں شیئر کی گئیں۔ وزیراعلیٰ نے مطالبہ کیا کہ ہریش راؤ یہ انکشاف کریں کہ انہوں نے کن مندروں کا دورہ کیا اور کون سی تانترک رسومات ادا کیں۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار کی خواہش میں بی آر ایس لیڈر اس قدر گر گئے ہیں کہ وہ ریاست میں بحران پیدا کرنے کے لیے کالے جادو کا سہارا لے رہے ہیں۔ تاہم، وزیراعلیٰ نے کہا کہ ال نینو کے اثرات کے باوجود، گوداوری اور دریائے کرشنا پر پلم پلی پراجکٹ کو پانی ملا ہے، جو ان کی حکومت کے صاف ارادوں کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ بی آر ایس کے اشتعال انگیز ہتھکنڈوں کا شکار نہ ہوں اور کہا کہ حکومت نے ایک سال میں 70,000 نوکریاں پیدا کی ہیں اور دو سالوں میں 700,000 غریبوں کے لیے گھر بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔

مغربی بنگال: سابق ڈپٹی اسپیکر آشیش بنرجی کی لاش دفتر سے برآمد

پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجی گئی، اپنے سیاسی کیریئر کے دوران آشیش بنرجی نے تعلیم اور زراعت جیسے اہم محکموں کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہوئے ریاست میں کئی منصوبوں پر کام کیا۔ وہ ڈپٹی اسپیکر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دے چکے تھے

اپنے سیاسی کیریئر کے دوران آشیش بنرجی نے تعلیم اور زراعت جیسے اہم محکموں کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہوئے ریاست میں کئی منصوبوں پر کام کیا۔ وہ ڈپٹی اسپیکر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دے چکے تھے۔ مغربی بنگال کے سینئر سیاست داں اور ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے سابق رکن اسمبلی آشیش بنرجی کی لاش اتوار کے روز بیربھوم ضلع کے رام پور ہاٹ میں واقع ان کی رہائش گاہ کے دفتر سے برآمد ہوئی۔ خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' کے مطابق پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ موت کی وجوہات کا اب تک پتہ نہیں چل سکا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ معاملے کی ہر پہلو سے تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی بڑی تعداد میں پارٹی کارکنان اور مقامی لوگ ان کے دفتر کے باہر جمع ہو گئے۔ موقع پر پہنچ کر پولیس نے جائے وقوعہ کی جانچ شروع کر دی ہے۔ موت کی اصل وجہ پوسٹ مارٹم رپورٹ اور تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی واضح ہو سکے گی۔ آشیش بنرجی مغربی بنگال کی سیاست کا ایک معروف نام تھے۔ وہ رام پور ہاٹ اسمبلی نشست سے مسلسل 5 بار رکن اسمبلی منتخب ہوئے تھے۔ اس وقت کی ممتا بنرجی حکومت میں انہوں نے اسکولی تعلیم، زراعت اور آیوش محکموں کے وزیر کی حیثیت سے ذمہ داریاں سنبھالی تھیں۔ اس کے بعد انہوں نے مغربی بنگال اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر کے عہدے پر بھی خدمات انجام دیں۔ اپنے سیاسی کیریئر کے دوران آشیش بنرجی نے تعلیم اور زراعت جیسے اہم محکموں کی ذمہ داری سنبھالتے ہوئے ریاست میں کئی منصوبوں پر کام کیا۔ ڈپٹی اسپیکر کی حیثیت سے بھی وہ اسمبلی کی کارروائی میں فعال کردار ادا کرتے تھے۔ رواں سال 2026 میں ہوئے مغربی بنگال اسمبلی انتخاب میں وہ رام پور ہاٹ سیٹ سے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے امیدوار دھروساہا کے ساتھ سخت مقابلے میں انتخاب ہار گئے تھے۔ شکست کے باوجود وہ علاقے میں سرگرم رہے اور پارٹی کارکنان سے رابطے میں تھے۔ ان کے انتقال کی خبر پھیلتے ہی رام پور ہاٹ میں سوگ کی لہر دوڑ گئی۔ ان کے حامی رہائش گاہ کے باہر جمع ہو گئے اور واقعے کو لے کر طرح طرح کی قیاس آرائیاں ہونے لگیں۔ پولیس نے فی الحال لاش کو اپنی تحویل میں لے کر تحقیقات شروع کر دی ہیں اور پوسٹ مارٹم رپورٹ کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ مغربی بنگال کے سینئر سیاست داں، ممتا بنرجی حکومت میں سابق وزیر اور اسمبلی کے سابق ڈپٹی اسپیکر آشیش بنرجی کی لاش اتوار (16 اگست 2026) کو بیربھوم ضلع کے رام پور ہاٹ میں واقع ان کی رہائش گاہ سے ملحقہ پارٹی دفتر سے برآمد ہوئی ہے۔ لاش کی برآمدگی: رام پور ہاٹ کے وارڈ نمبر 5 میں واقع دفتر سے ترنمول کانگریس (TMC) کے سینئر رہنما آشیش بنرجی کی لاش ملی۔ پولیس کو جائے وقوعہ سے ایک نوٹ بھی ملا ہے، جس میں لکھا ہے: میری موت کا ذمہ دار کوئی نہیں ہے۔ خبر رساں ایجنسی آئی اے این ایس کے مطابق پولیس نے لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے تاکہ موت کی اصل وجہ کا تعین کیا جا سکے اور معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے۔ انہوں نے مغربی بنگال حکومت میں تعلیم اور زراعت جیسے انتہائی اہم محکموں کے وزیر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ وہ ریاستی اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر کے باوقار عہدے پر بھی فائز رہ چکے تھے۔

مہوا موئترا کو رات کے وقت سرکٹ ہاؤس خالی کرنے کا حکم

ٹی ایم سی رُکن پارلیمنٹ نے لوک سبھا اسپیکر کو خط لکھا، خواتین اراکین کے تحفظ اور وقار کیلئے مداخلت کی اپیل کی

ترنمول کانگریس پارٹی کی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا نے لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کو خط لکھ کر خواتین اراکین پارلیمنٹ کے وقار اور سلامتی کے تحفظ کے لئے فوری مداخلت کی اپیل کی ہے۔ یہ مطالبہ اس واقعے کے ایک روز بعد سامنے آیا ہے جب کرشنا نگر لوک سبھا حلقے میں واقع سرکٹ ہاؤس کے ایک کمرے کو خالی کرنے کیلئے انہیں رات گئے نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ مہوا موئترا نے الزام عائد کیا کہ مغربی بنگال کے نادیہ ضلع انتظامیہ نے ابتدائی طور پر سرکاری سرکٹ ہاؤس میں ان کی رہائش مختص کرنے کے باوجود جمعہ کی رات انہیں وہاں سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔ ان کے مطابق جب انہوں نے کمرہ خالی کرنے سے انکار کیا تو سرکٹ ہاؤس کے باہر ایک ہجوم ہو گیا اور ''جے شری رام'' سمیت دیگر اشتعال انگیز نعرے لگانے لگا۔ اس تعلق سے مہوا نے ویڈیو بھی پوسٹ کیا ہے۔ مہوا موئترا کے مطابق وہ شام تقریباً ۶ بجے سرکٹ ہاؤس پہنچی تھیں جبکہ رات پونے ۱۰ بجے نادیہ ضلع کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے انہیں فون کر کے سرکٹ ہاؤس خالی کرنے کو کہا۔ اس کے بعد رات ۱۱ بجے انہیں واٹس ایپ کے ذریعے ایک حکم نامہ موصول ہوا، جس میں کہا گیا تھا کہ ''سالانہ صفائی'' کی وجہ سے انہیں کمرہ خالی کرنا ہوگا۔ لوک سبھا اسپیکر کو بھیجے گئے خط میں موئترا نے کہا کہ ایک خاتون رکن پارلیمنٹ کو جو تنہا قیام پذیر ہو، رات گئے اس کی مختص رہائش گاہ خالی کرنے کیلئے کہنا اس کے حقوق اور سلامتی سے متعلق سنگین سوالات پیدا کرتا ہے۔ انہوں نے اسپیکر سے اس معاملے کا فوری نوٹس لینے کا مطالبہ کیا۔ واضح رہے کہ اپوزیشن کے دیگر اراکین نے مہوا کے مطالبہ کی حمایت کی ہے۔

چھتیس گڑھ کے سورج پور میں ۱۰ کروڑ کی لاگت سے بنا پل بارش میں بہہ گیا

پل کی تعمیر کے وقت سے ہی اس کے معیار کو لے کر سوالات اٹھتے رہے تھے۔ پل کے مختلف حصوں میں دراڑیں بھی دکھائی دینے لگی تھیں۔

چھتیس گڑھ کے سورج پور ضلع کے پرتاپ پور بلاک کے دھوندھا گاؤں میں ندی پر بنا تقریباً 10 کروڑ روپے کی لاگت والا پل شدید بارش کے بعد بہہ گیا۔ جمعرات کو ہونے والی تیز بارش کے بعد رات بھر ندی کی سطح آب اور بہاؤ میں اضافہ ہوتا رہا۔ جمعہ کی صبح جب گاؤں کے لوگ ندی کی طرف گئے تو دیکھا کہ پل کا ایک بڑا حصہ پانی میں بہہ چکا تھا۔ کہیں پلر اکھڑے پڑے تھے تو کہیں سلیب ندی میں بہہ گئی تھی۔ پل کا ایک طویل حصہ تیز بہاؤ میں بہہ جانے سے درجنوں دیہات کے لوگوں کے سامنے آمد و رفت کا بحران پیدا ہو گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ پل کی تعمیر کے وقت سے ہی اس کے معیار کو لے کر سوالات اٹھتے رہے تھے۔ پل کے مختلف حصوں میں دراڑیں بھی دکھائی دینے لگی تھیں۔ گاؤں والوں نے الزام عائد کیا کہ تعمیر میں ناقص مواد کا استعمال کیا گیا، جس کی وجہ سے پل پہلے ہی کمزور تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ گاڑیوں کی آمد و رفت شروع ہونے کے بعد دراڑیں نظر آنے لگی تھیں اور وقت گزرنے کے ساتھ صورتحال مزید خراب ہوتی گئی۔ حالانکہ ان الزامات کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ پل بہہ جانے سے ندی کے آس پاس رہنے والے لوگوں کی مشکلات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ پل آس پاس کے گاؤں کے لوگوں کے لیے آمد و رفت کا ایک اہم راستہ تھا۔ اب اس کے تباہ ہونے کے بعد یہی باشندوں کو آنے جانے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ پل بہہ جانے کے بعد پرتاپ پور علاقے میں سڑکوں، پلوں اور دیگر سرکاری تعمیراتی کاموں کے معیار پر بھی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ مقامی لوگوں کا الزام ہے کہ تعمیراتی کاموں میں زمینی سطح پر معیار کو یقینی بنانے کے بجائے کاغذی کارروائی پر زیادہ توجہ دی گئی۔ گاؤں والوں نے تعمیراتی ایجنسی اور ٹھیکیدار کے ساتھ متعلقہ محکمہ کے افسران کے کردار کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ تقریباً 10 کروڑ روپے کی لاگت سے بنے پل کا اس طرح بہہ جانا ایک سنگین معاملہ ہے۔ وہ تعمیر میں مبینہ بے ضابطگیوں، استعمال کیے گئے مواد اور معیار کی جانچ کے عمل کی تحقیقات چاہتے ہیں۔ ساتھ ہی ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

برونائی کے سلطان نے اپنی بہو سے اس کا شاہی لقب چھین لیا

برونائی کے سلطان حسن ال بولکیہ نے اپنی بہو پنگیران رابعۃ العدویہ سے تمام شاہی القابات چھین لیے ہیں۔ اس کے رویے کو شاہی خاندان کے لیے نامناسب اور بادشاہت کی ساکھ کو نقصان پہنچانے والا قرار دیا گیا ہے۔ برونائی کے سلطان حسن ال بولکیہ نے اپنی بہو پنگیران رابعۃ العدویہ سے تمام شاہی القابات چھین لیے ہیں۔ سلطان نے اپنے رویے کو شاہی خاندان کے ایک فرد کے لیے نامناسب قرار دیا اور کہا کہ اس کے اقدامات سے بادشاہت کی ساکھ کو نقصان پہنچا ہے۔ برونائی دارالسلام کے گرینڈ چیمبرلین کے دفتر نے اس ماہ کے شروع میں اس کی تصدیق کی تھی۔ سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ سلطان کے حکم کے بعد رابعۃ العدویہ کے شاہی القابات فوری طور پر چھین لیے گئے ہیں۔ تاہم، اس کے خلاف مبینہ نامناسب رویے کے بارے میں کوئی تفصیلات فراہم نہیں کی گئی۔ بیان کے مطابق اس کا رویہ شاہی خاندان کے ایک فرد کی بیوی کے لیے نامناسب سمجھا جاتا تھا۔ ان پر یہ بھی الزام تھا کہ انہوں نے سلطان حسن ال بلکیہ کے لیے احترام کی کمی کا مظاہرہ کیا اور بادشاہت کی شبیہ کو نقصان پہنچایا۔ ریاستی نشریاتی ادارے آر ٹی بی نیوز نے یہ بھی اطلاع دی کہ یہ فیصلہ سلطان کے تئیں مبینہ بے عزتی کے رویے اور بادشاہت کی شبیہ کو نقصان پہنچانے والے اقدامات پر مبنی تھا۔ 33 سالہ رابعۃ العدویہ سلطان کے بیٹے شہزادہ عبدالمالک کی اہلیہ ہیں۔ 43 سالہ شہزادہ عبدالمالک برونائی تخت کے جانشینی کی صف میں چوتھے نمبر پر ہیں۔ اس حکم کے بعد رابعۃ العدویہ سے 'ینگ امات ملیہ پنگیران اناک استری' کا خطاب چھین لیا گیا ہے۔ اس معاملے کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے کیونکہ طلاق کے بعد شاہی القابات منسوخ ہونے کے واقعات سامنے آئے ہیں، لیکن شہزادہ عبدالمالک اور رابعۃ العدویہ کی علیحدگی یا طلاق کا کوئی باضابطہ اعلان نہیں ہوا ہے۔ 2003 میں سلطان حسن ال بولکیہ نے طلاق کے بعد اپنی دوسری بیوی مریم عبدالعزیز سے ان کے شاہی القابات چھین لیے تھے۔ اسی طرح کا فیصلہ 2010 میں ان کی تیسری بیوی عذرناز مظہر حکیم سے طلاق کے بعد کیا گیا تھا۔ رابعۃ العدویہ نے 2015 میں شہزادہ عبدالمالک سے بندر سیری بیگوان میں شاہی شادی کی۔ ان کے چار بچے ہیں، اور رپورٹس بتاتی ہیں کہ ان کے بچے شاہی لقب متاثر نہیں ہوئے ہیں۔ 80 سالہ سلطان حسن ال بولکیہ 1968 سے برونائی پر حکومت کر رہے ہیں اور وہ دنیا کے سب سے طویل عرصے تک حکومت کرنے والے بادشاہ ہیں۔

حوثیوں کا مخا بندرگاہ پر بیلسٹک میزائلوں سے حملہ، ۴ ہلاک

صنعاء: یمن کی بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ حکومت کے مطابق ایران کے حمایت یافتہ حوثیوں نے جمعہ کو بحیرہ احمر کے ساحل پر واقع مخا بندرگاہ پر 6 بیلسٹک میزائل داغے، جس کے نتیجے میں کم از کم چار شہری ہلاک ہو گئے۔ حوثیوں اور سعودی حمایت یافتہ یمنی حکومت کے درمیان کشیدگی میں یہ اضافہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب امریکہ اور اسرائیل کی ایران کے خلاف جنگ کے باعث پورے خطہ میں تناؤ بڑھا ہوا ہے۔ حوثی اس جنگ میں ایک اہم محاذ کے طور پر سامنے آئے ہیں، جس سے یمن میں ایک بار پھر بڑے پیمانے پر جنگ شروع ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ یمنی حکومت سے منسلک مسلح افواج نے ایک بیان میں کہا کہ مخا پر حوثیوں کے حملے میں ایک شہری سائٹ کے علاوہ اقتصادی اور بحری تنصیبات کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ حملے میں بندرگاہ کا ایک سیکورٹی اہلکار ہلاک ہوا، جبکہ دو ملاح لاپتا اور آٹھ شہری زخمی ہوئے۔ اس سے قبل ایک فوجی ذریعہ نے صبا نیوز ایجنسی کو بتایا تھا کہ حوثیوں نے مخا پر چھ میزائل داغے، جن کے نتیجے میں چار شہری ہلاک ہوئے اور ماہی گیری کی کئی کشتیاں جل گئیں۔ دوسری جانب حوثیوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے بیلسٹک میزائلوں کے ذریعہ مخا میں سعودی حمایت یافتہ فورسز اور ان کے بقول ''کرائے کے جنگجوؤں'' کے ہتھیاروں اور جنگی جہازوں کو نشانہ بنایا۔ حوثیوں نے دعویٰ کیا کہ حملے میں کشتیاں اور ہتھیار تباہ ہوئے۔

اڈیشہ میں سیلاب کی صورتحال سنگین، 2.7 لاکھ سے زائد افراد متاثر

۲۰۶،۹۵ افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا

ریاستی ایمرجنسی آپریشن سنٹر (ایس ای او سی) کی تازہ رپورٹ کے مطابق سیلاب سے 6 اضلاع، 52 بلاکس، 227 گرام پنچایتیں اور 503 گاؤں متاثر ہوئے ہیں، جس سے تقریباً 212,70,2 افراد متاثر ہوئے ہیں۔ اڈیشہ میں سیلاب کی صورتحال اب بھی سنگین بنی ہوئی ہے۔ ریاست کے بعض اہم ندیوں میں پانی کی سطح کم ہونے لگی ہے، لیکن کئی علاقے اب بھی زیر آب ہیں اور ہزاروں افراد سیلاب سے متاثر ہیں۔ اس دوران کم دباؤ کے باعث مسلسل ہونے والی بارش سے ریاست کے کئی حصوں میں حالات خراب ہیں، جس کے نتیجے میں ہفتہ کو کئی مقامات پر پانی جمع ہو گیا۔ خصوصی راحت کمشنر (ایس آر سی) کے دفتر کے تحت ریاستی ایمرجنسی آپریشن سنٹر (ایس ای او سی) کی تازہ رپورٹ کے مطابق سیلاب سے 6 اضلاع، 52 بلاکس، 227 گرام پنچایتیں اور 503 گاؤں متاثر ہوئے ہیں، جس سے تقریباً 212,70,2 افراد متاثر ہوئے ہیں۔ افسران نے بتایا کہ متعلقہ ضلعی ایمرجنسی آپریشن سنٹرز (ڈی ای او سی) کے ساتھ مل کر صورتحال پر گہری نظر رکھی جا رہی ہے، جس میں میورگنج، بالیشور، بھدرک، جاج پور اور کیندوجھار پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ ایس ای او سی کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اب تک 206,95 افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا ہے اور انہیں 226 شیلٹر ہومز میں رکھا گیا ہے۔ یہاں صاف اور پکا ہوا کھانا، پینے کا صاف پانی، صفائی، روشنی اور طبی سہولیات سمیت ضروری انتظامات کیے گئے ہیں۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ متاثرہ علاقوں میں لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے، بچاؤ، راحت اور ہنگامی کارروائیوں میں مدد کیلئے مجموعی طور پر 118 رسپانس ٹیمیں تعینات کی گئی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ان میں اڈیشہ ڈیزاسٹر ریپڈ ایکشن فورس (اوڈی آر اے ایف) کی 36 ٹیمیں، این ڈی آر ایف کی 7 ٹیمیں، فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز کی 35 ٹیمیں اور پولیس، سول ڈیفنس و مقامی ٹیموں کی 40 ٹیمیں شامل ہیں۔ مزید ریسپانس ٹیموں کو اسٹینڈ بائی پر رکھا گیا ہے اور ضرورت کے مطابق انہیں تعینات کیا جا رہا ہے۔ ایس ای او سی کے مطابق اس وقت صحت کی خدمات بھی اہم ترجیحات میں شامل ہیں۔ متاثرہ علاقوں میں 62 طبی ٹیمیں تعینات کی گئی ہیں جبکہ ادویات، او آر ایس، آئی وی فلوئڈ اور سانپ کے کاٹنے کی دوا کا وافر ذخیرہ رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 31 ویٹرنری ٹیمیں/ریپڈ رسپانس ٹیمیں تعینات کی گئی ہیں اور 22 ویٹرنری کیمپ قائم کیے گئے ہیں۔

راجستھان: بے قابو بس نے زائرین کو روند دیا، ۴ افراد ہلاک

مسافروں سے بھری ایک بس اچانک بے قابو ہو گئی اور گھاٹی کے بالائی حصے سے تیزی سے نیچے کی جانب آئی اور سڑک کنارے کھڑے لوگوں کو اپنی زد میں لے لیا۔ راجستھان کے جھالاواڑ ضلع میں پٹالیا پیر درگاہ گھاٹی میں زائرین کے ایک گروپ کو بے قابو بس نے ٹکر مار دی۔ حادثے میں 4 افراد کی موت ہو گئی۔ یہ واقعہ دیر رات پیش آیا۔ مسافروں سے بھری ایک بس اچانک بے قابو ہو گئی اور گھاٹی کے بالائی حصے سے تیزی سے نیچے کی جانب آئی اور سڑک کنارے کھڑے لوگوں کو اپنی زد میں لے لیا۔ مقامی تھانہ انچارج بدھ رام نے بتایا کہ کچھ لوگ ایک پرائیویٹ بس کے ذریعے کوٹا ضلع کے رام گنج منڈی سے جھالاواڑ ضلع کے سارولا تھانہ علاقے میں واقع پاتلا پیر درگاہ پر آئے تھے۔ ایک بس کی زد میں آنے سے کل 7 لوگ زخمی ہوئے تھے۔ ان میں سے 4 افراد کی موت ہو چکی ہے۔ زخمیوں کے مطابق گھاٹی کے بالائی حصے سے نیچے آتے وقت بس کی رفتار اچانک بڑھ گئی اور وہ سڑک پر جمع زائرین پر چڑھ گئی۔ افسران کو شبہ ہے کہ حادثہ شاید بریک فیل ہونے کی وجہ سے پیش آیا ہو، تاہم واقعے کی اصل وجہ کا اب تک پتہ نہیں چل سکا ہے۔ خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' کے مطابق صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ایک زخمی شخص نے کہا کہ ''یہ ایک پرائیویٹ بس تھی۔ ہو سکتا ہے کہ بس کے بریک فیل ہو گئے ہوں، لیکن مجھے پختہ طور پر نہیں معلوم کہ کیا ہوا۔ بس ہم پر چڑھ گئی۔'' جاں بحق ہونے والوں کی شناخت عبدالحمید، ریحان طالب اور الفیض کے طور پر ہوئی ہے۔ حادثے کے بعد زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال لے جایا گیا، جہاں انہیں طبی امداد دی گئی۔ ایک زخمی کی حالت تشویش ناک بتائی جا رہی ہے، جسے بہتر اور خصوصی علاج کے لیے کوٹا ریفر کر دیا گیا ہے۔ کئی زخمیوں کو شدید چوٹیں آئی ہیں، جن میں سر اور پیٹ پر لگنے والی چوٹیں بھی شامل ہیں۔ پولیس نے حادثے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں اور ان حالات کا پتہ لگا رہی ہے جن کی وجہ سے بس بے قابو ہوئی۔ افسران اس افسوس ناک واقعے کے پیچھے مکینیکل خرابی، جیسے بریک فیل ہونے کے امکان کی بھی تحقیقات کر رہے ہیں۔ مزید معلومات کا انتظار ہے۔

۲۲ ریاستوں میں مانسون کا الرٹ! ہماچل میں لینڈ سلائیڈنگ کا خطرہ، یوپی، بنگال اور کیرلم میں شدید بارش

ملک کی ۲۲ سے زائد ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں شدید بارش، آسمانی بجلی گرنے اور ۴۰ سے ۸۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی تیز ہواؤں کا الرٹ جاری کیا ہے۔

ملک بھر میں مانسون نے ایک بار پھر انتہائی شدت اختیار کر لی ہے۔ مانسون کی یہ سرگرمی کہیں راحت بخش بارش لے کر آ رہی ہے تو کہیں معمولات زندگی کو بری طرح متاثر کر رہی ہے۔ ہندوستانی محکمۂ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے 16 اگست کے لیے ملک کی 22 سے زائد ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں موسلا دھار بارش، آسمانی بجلی گرنے اور 40 سے 80 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی تیز ہواؤں کا الرٹ جاری کیا ہے۔ ماہرین موسمیات کے مطابق شمال مغربی اتر پردیش اور اس کے آس پاس فضا کی نچلی سطحوں میں ایک مضبوط 'سائکلونک سرکولیشن' بنی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ جنوب مغربی راجستھان کے اوپر بھی اسی طرح کا ایک سائکلونک سسٹم نظام سرگرم ہے۔ ان 2 موسمی نظاموں کے باعث میدانی علاقوں سے لے کر پہاڑی اور ساحلی ریاستوں تک مانسونی ہوائیں انتہائی مضبوط ہو گئی ہیں۔ ہندی نیوز پورٹل 'ٹی وی 9 بھارت ورش' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق محکمۂ موسمیات نے 16 اگست کو قومی راجدھانی خطے دہلی، نوئیڈا، گریٹر نوئیڈا، غازی آباد، فرید آباد اور گروگرام کے لیے خصوصی احتیاط برتنے کی وارننگ جاری کی ہے۔ دہلی اور آس پاس کے شہروں میں دن بھر گھنے بادل چھائے رہنے کا امکان ہے۔ 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز آندھی اور ہوائیں چلنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ موسلا دھار بارش اور ٹھنڈی مانسونی ہواؤں سے لوگوں کو جس سے راحت تو ملے گی، تاہم درجۂ حرارت میں اتار چڑھاؤ ریکارڈ کیا جا سکتا ہے۔ راجدھانی میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت تقریباً 34 اور کم سے کم 28 ڈگری سیلسیس رہنے کا امکان ہے۔ اتر پردیش کے میرٹھ، مظفر نگر، گوتم بدھ نگر، علی گڑھ، متھرا، آگرہ، کانپور، بجنور، سہارنپور، شاملی، بدایوں، شاہجہاں پور، اٹاوہ، لکھیم پور کھیری، اوریا، جالون، ہمیر پور، فیروز آباد، ایودھیا، بستی، بلند شہر، غازی پور، گورکھپور، پریاگ راج اور دیوریا میں بارش کے ساتھ 60 سے 70 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہواؤں کا الرٹ ہے۔ ریاستی راجدھانی لکھنؤ میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 31 اور کم سے کم 27 ڈگری سیلسیس رہنے کا امکان ہے۔ پنجاب کے پٹھان کوٹ، لدھیانہ، فرید کوٹ، کپورتھلا، فیروز پور، سنگرور، ہوشیار پور، امرتسر، بھٹنڈہ اور چنڈی گڑھ میں ہوا کی رفتار 70 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچ سکتی ہے۔ دوسری جانب ہریانہ کے میدانی علاقوں میں بھی آندھی اور طوفان کے ساتھ شدید بارش سے فصلوں کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ راجستھان کے الور، کرولی، باراں، جھالاواڑ، چورو، کوٹا، سوائی مادھو پور، بھرت پور، اجمیر اور بھیلواڑہ میں 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہواؤں کے ساتھ شدید بارش کا امکان ہے۔ جے پور میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 33 اور کم سے کم 27 ڈگری سیلسیس رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ مدھیہ پردیش کے بھوپال، اندور، دموہ، راج گڑھ، شیوپور، بھنڈ، ودیشا، بالاگھاٹ، کھنڈوا، سیونی، نرمداپورم، کھرگون اور شیوپوری میں 55 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہوائیں معمولات زندگی کو متاثر کر سکتی ہیں۔ اتراکھنڈ کے نینی تال، رشی کیش، باگیشور، ہری دوار، الموڑہ، چمولی، پتھورا گڑھ، پوڑی گڑھوال اور رودر پریاگ میں 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہواؤں کے ساتھ شدید سے انتہائی شدید بارش کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ دہرادون میں زیادہ سے زیادہ 28 اور کم سے کم 24 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت رہنے کا اندازہ ہے۔

اب لڑکیاں بولیں گی، ملک سنے گا

راہل گاندھی ۲۲/اگست کو پونے میں 'چھاتروں کی گونج' پروگرام سے کریں گے خطاب

پونے: راہل گاندھی نے کہا کہ طلبہ نے حکومت سے جواب دہی کا مطالبہ کرتے ہوئے ہمت دکھائی۔ 'چھاتروں کی گونج' کا اگلا پروگرام 22 اگست کو پونے میں ہوگا، جو خاص طور پر طالبات کے لیے مختص ہوگا۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے کہا ہے کہ ہندوستان کے نوجوانوں نے موجودہ حکومت کے سامنے جس حوصلے کے ساتھ جواب دہی کا مطالبہ کیا، وہ قابلِ تعریف ہے۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ نے اپنی آواز تشدد کے بجائے امن، محبت اور ہنسی مذاق کے ساتھ بلند کی، لیکن اس دوران متعدد طلبہ اور خاص طور پر طالبات کو دھمکیوں، بدسلوکی اور تشدد کا سامنا کرنا پڑا۔ راہل گاندھی نے یہ بات ایکس پر اپنی پوسٹ میں کہی، جس میں انہوں نے 'چھاتروں کی گونج' پروگرام کے اگلے مرحلے کا اعلان کیا۔ ان کے مطابق یہ پروگرام 22 اگست کو پونے پہنچے گا اور اس مرتبہ پروگرام خاص طور پر لڑکیوں کے لیے ہوگا۔ انہوں نے اپنی پوسٹ کے آخر میں کہا، "اب لڑکیاں بولیں گی، ملک سنے گا۔" پروگرام میں شرکت کے لیے راہل گاندھی کی ویب سائٹ پر رجسٹریشن کا فارم بھی دستیاب ہے، جہاں طلبہ سے پونے میں 22 اگست کے پروگرام میں شامل ہونے کی اپیل کی گئی ہے۔ فارم میں کہا گیا ہے کہ ہزاروں طلبہ پہلے ہی اس مہم کا حصہ ہیں اور یہ پروگرام طلبہ کو اپنی پسند کا تعلیمی نظام حاصل کرنے کے مطالبے کے لیے آواز بلند کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔ راہل گاندھی نے اپنی ایکس پوسٹ کے ساتھ ایک ویڈیو بھی شیئر کی ہے، جس میں وہ احتجاج میں شامل طلبہ، بالخصوص طالبات سے گفتگو کرتے ہوئے ان کے تجربات سن رہے ہیں۔ تقریباً ساڑھے دس منٹ کی اس ویڈیو میں طلبہ نے سوشل میڈیا پر دھمکیوں اور ٹرولنگ سے لے کر احتجاج کے دوران پولیس کارروائی، حراست اور بدسلوکی تک کے اپنے تجربات بیان کیے ہیں۔ ویڈیو کے ابتدائی حصے میں طلبہ نے سوشل میڈیا پر ملنے والی دھمکیوں، گالی گلوچ اور 'ملک دشمن' قرار دیے جانے کے تجربات بتائے۔ ایک طالبہ نے دعویٰ کیا کہ اسے روزانہ متعدد گالیاں اور دھمکیاں ملتی ہیں۔ گفتگو میں سوشل میڈیا پر تصاویر کو بگاڑ کر یا دھندلا کر پیش کرنے اور جعلی اکاؤنٹس کے ذریعے مواد پھیلانے کا معاملہ بھی سامنے آیا۔ ویڈیو میں ایک طالبہ نے بتایا کہ وہ احتجاج میں اس لیے شامل ہوئی کیونکہ اس کے مطابق اگر ہر شخص صرف اپنے ذاتی مسئلے کے لیے آواز اٹھائے گا تو اجتماعی مسائل پر توجہ نہیں دی جا سکے گی۔ اس نے کہا کہ جب کسی دوسرے شخص کے ساتھ ناانصافی ہو تو اس کے خلاف بھی آواز اٹھانا ضروری ہے۔ ایک اور طالبہ نے تعلیم کے نظام سے متعلق اپنی تشویش بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے گریجویشن کے بعد احتجاج میں شامل ہوئی، جبکہ اس کی بہن نیٹ کی تیاری کر رہی تھی۔ اس نے پیپر لیک کے معاملے کو احتجاج میں شامل ہونے کی ایک وجہ قرار دیا اور اتر پردیش میں تعلیمی نظام کی صورت حال پر بھی سوال اٹھائے۔ اس کے مطابق تعلیم سے متعلق مسائل کے بجائے دوسرے موضوعات پر زیادہ توجہ دی جا رہی ہے۔ ویڈیو میں 20 جولائی کو احتجاج کے دوران پولیس کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے ایک طالبہ نے کہا کہ اس پر متعدد مرتبہ لاٹھیاں برسائی گئیں اور پولیس اہلکاروں نے احتجاج میں شامل لوگوں کو 'ملک دشمن' کہا۔ اس نے مزید دعویٰ کیا کہ کئی طلبہ زخمی ہوئے اور کچھ کو حراست میں لے کر پولیس کی گاڑیوں میں رکھا گیا۔ گفتگو میں ایک دوسرے واقعے کا ذکر بھی آیا جس میں ایک طالبہ نے کہا کہ احتجاج کے دوران پیلٹ گن فائر کی گئی اور اس کے کان پر چوٹ لگی۔ اس کے مطابق اسے اسپتال لے جایا گیا، جہاں سرجری کی گئی۔ ویڈیو میں موجود بیان کے مطابق اسپتال میں ڈاکٹروں نے پیلٹ گن سے چوٹ لگنے کی بات کہی تھی۔ یہ تمام تفصیلات ویڈیو میں موجود طلبہ کے بیانات پر مبنی ہیں۔ احتجاج کے دوران حراست میں لیے جانے والے طلبہ کے حقوق کا معاملہ بھی گفتگو کا حصہ بنا۔ ایک طالبہ نے کہا کہ کچھ بچوں کو پولیس الگ الگ تھانوں میں لے گئی اور انہیں یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ انہیں کہاں لے جایا جا رہا ہے۔ اس نے سوال اٹھایا کہ اگر طلبہ کے ہاتھ میں ہندوستان کا آئین اور قومی پرچم ہو اور وہ پُرامن طور پر احتجاج کر رہے ہوں تو انہیں خطرہ کیسے سمجھا جا سکتا ہے۔ ویڈیو میں طلبہ نے احتجاج کو صرف اپنے ذاتی مسائل تک محدود رکھنے کے بجائے دوسرے طلبہ کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کو بھی اہم قرار دیا۔ ایک طالبہ نے کہا کہ اگر کسی دوسرے شہری کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہو اور کوئی شخص اسے دیکھ کر بھی خاموش رہے تو اسے حقیقی قومیت نہیں کہا جا سکتا۔ اس کے مطابق کسی دوسرے شہری کے ساتھ ہونے والی ناانصافی کو اپنا مسئلہ سمجھ کر کھڑا ہونا بھی شہریت اور قومیت کا حصہ ہے۔

ممبئی کف پریڈ اپنے کنبہ کے ساتھ ایک شخص کی خودکشی سے سنسنی

ممبئی: کف پریڈ نیوی نگر میں اس وقت سنسنی پھیل گئی جب یہاں ایک شخص نے پھانسی کر خودکشی کر لی 15 اگست، کو، ممبئی کے کف پریڈ پولیس اسٹیشن کو نیوی نگر، کف پریڈ میں ایک شخص نے خودکشی کر لی تھی اور اس کی اہلیہ اور دو بچوں کی ان کی رہائش گاہ کے اندر مردہ ہونے کی اطلاع ملی۔ انکوائری کے بعد غیر فطری موت کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے متوفی شخص، جس کی شناخت پورنمل شمبو لال مہرا (عمر 30) کے طور پر ہوئی ہے، لٹکتی ہوئی پائی گئی لاش جب کہ اس کی بیوی، اوما پورنمل مہرا (عمر 28 سال)، ان کا بیٹا ایش پورنمل مہرا (عمر 3)، اور ایک شیر خوار بچہ (عمر 2 ماہ) بستر پر مردہ پائے گئے۔ چاروں لاش کو کف پریڈ پولیس موبائل یونٹ کے ذریعے جے جے ہسپتال، ممبئی پہنچایا گیا۔ تفتیشی پنچنامہ مکمل ہو چکا ہے، اور پوسٹ مارٹم کا عمل فی الحال جاری ہے۔ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ اس شخص نے پھانسی لگا کر خودکشی کی ہے، جب کہ ابتدائی طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بیوی اور دو بچے زہر کھانے سے ہلاک ہوئے۔ اس واقعہ کے بعد علاقہ میں کہرام مچ گیا اور صف ماتم بچھ گئی ہے ابتدائی تفتیش میں یہ واضح ہوا کہ مذکورہ شخص نے اپنے کنبہ کے ساتھ خودکشی کر لی ہے۔ پولس مزید تفتیش کر رہی ہے۔

ممبئی کو پانی سپلائی کرنے والی پائپ لائن کا کام مکمل

تھانے کے تین ہتھ ناکا علاقے میں 3000 ملی میٹر قطر کی ممبئی پانی کی پائپ لائن میں پائے جانے والے رساو کو پلگ کرنے کا کام 15 اگست 2026 بروز ہفتہ شام 5:00 بجے مکمل ہوا۔ ممبئی شہر اور مشرقی مضافاتی علاقوں کو پانی کی سپلائی مرحلہ وار طریقے سے 9:00PM سے شروع ہو جائے گی، ایک بار پائپ لائن کے ری چارج ہونے کے بعد ممبئی پائپ لائن میں لیک ہونے کا پتہ جمعرات، 13 اگست 2026 کی رات کو پایا گیا۔ میونسپل کارپوریشن کے واٹر ورکس (شہر سے باہر) محکمہ کے افسران اور عملے نے لکڑی کے کھونٹے کا استعمال کرتے ہوئے پائپ لائن میں سوراخ کرنے کے لیے انتھک محنت کی۔ عبوری طور پر، پائپ لائن کے تباہ شدہ حصے کے اردگرد کے علاقے کی کھدائی کی گئی۔ جگہ کو خشک کرنے کے لیے جمع پانی کو باہر نکالا گیا۔ اس پر ہلکے اسٹیل (MS) پیچ پلیٹ کو ویلڈنگ کر کے تباہ شدہ حصے کی مستقل مرمت کرنے کے منصوبے بنائے گئے تھے۔ تاہم، 15 اگست 2026 بروز ہفتہ کی رات کو پائپ لائن میں دوبارہ لیک ہو گئی۔ پانی کے زیادہ دباؤ نے مرمت کے عمل میں رکاوٹیں پیدا کیں، جس کے نتیجے میں شہر اور مشرقی مضافاتی علاقوں میں پانی کی فراہمی میں خلل پڑا۔ بالآخر، پیس پمپنگ اسٹیشن اور پنجراپور واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کے ساتھ ہم آہنگی کے ذریعے پانی کی فراہمی کو منظم کیا گیا۔ تباہ شدہ پریشرائزڈ پائپ لائن کو بحفاظت مرمت کر لیا گیا۔ محکمہ واٹر ورکس (آؤٹ آف سٹی) کے انجینئرز اور عملے کی ایک ٹیم نے لیک کی مرمت کا کام جنگی بنیادوں پر شام 5:00 بجے تک مکمل کیا۔

۳۵/ہزار مربع فٹ کے ترنگے سے ڈومبیولی پُرجوش، ریکارڈ بنایا

اس بے مثال کارنامے کو باضابطہ طور پر ورلڈ ریکارڈز انڈیا، ایشیا بک آف ریکارڈز اور انڈیا بک آف ریکارڈز میں درج کیا گیا

یوم آزادی کے موقع پر ڈومبیولی شہر حب الوطنی اور قومی اتحاد کے رنگ میں رنگ گیا۔ ۳۵/ہزار مربع فٹ طویل قومی پرچم کو ہاتھوں میں تھام کر نکالی جانے والی شاندار ترنگا ریلی نے ایک نیا باب رقم کر دیا۔ اس بے مثال کارنامے کو باضابطہ طور پر ورلڈ ریکارڈز انڈیا، ایشیا بک آف ریکارڈز اور انڈیا بک آف ریکارڈز میں درج کرنے کا عمل مکمل کر لیا گیا ہے جس سے اس تقریب کو تاریخی اور عالمی سطح پر منفرد اعزاز حاصل ہو گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ڈاکٹر شری کانت شندے فاؤنڈیشن اور شہر کی ۱۰۰/سے زائد سماجی و فلاحی تنظیموں کے اشتراک سے ترنگا ریلی نکالی گئی۔ اس کا مرکزی خیال 'ترنگا تھامیں گے، عالمی ریکارڈ بنائیں گے' رکھا گیا تھا۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز ڈومبیولی مشرق کے گھارڈا سرکل پر واقع شہید کیپٹن ونے کمار سچان کی یادگار کو خراجِ عقیدت پیش کر کے کیا گیا۔ اس کے بعد ہزاروں افراد پر مشتمل یہ کارواں لوک مانیہ تلک کے مجسمے، چار راستہ اور نیرور کر روڈ سے گزرتا ہوا دتا نگر کی جانب روانہ ہوا۔ ریلی کے پورے راستے میں شرکاء کی جانب سے فلک شگاف قومی نعرے لگائے گئے اور حب الوطنی کے ترانوں نے فضا کو پُرجوش بنا دیا۔ ریلی کا اختتام دتا نگر میں واقع ساورکر گارڈن میں ۱۵۰/فٹ بلند پرچم کے ستون پر ہوا جہاں رکن پارلیمنٹ شری کانت شندے کے ہاتھوں پرچم کشائی انجام پائی۔ اس تاریخ ساز تقریب میں میئر ہرشالی تھویل، رکن اسمبلی راجیش مورے اور میونسپل کمشنر ابھینو گوئل سمیت متعدد اہم شخصیات موجود تھیں۔ تقریب کی خاص بات سماج کے ہر طبقے کی بلا تفریق شرکت تھی جن میں ۵۰/سے زائد اسکولوں کے ۱۰/ہزار سے زیادہ طلباء اور طالبات، ۱۰۰/سے زائد سماجی اور ادبی تنظیموں کے نمائندے، سابق فوجی، اسکاؤٹس اینڈ گائیڈ، این سی سی اور این ایس ایس کے کیڈٹس اور مختلف سیاسی پارٹیوں کے نمائندے شامل ہیں جنہوں نے باہمی اختلافات بھلا کر قومی پرچم کے وقار کے لئے شرکت کی۔

گھاٹ کوپر میں تلک مارگ میونسپل اسکول بلڈنگ کمپلیکس کا افتتاح

اپنے خطاب میں میئر ریتو تاوڑے نے بتایا کہ وارڈ نمبر ۱۳۲/میں واقع یہ اسکول کمپلیکس جس کی وہ نمائندگی کرتی ہیں

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میونسپل کارپوریشن کے این وارڈ کے تحت آنے والے تلک مارگ، گھاٹ کوپر (ایسٹ) میں نئے تعمیر شدہ، جدید ترین اسکول کی عمارت کا افتتاح آج (16 اگست 2026) ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے کی موجودگی میں عمل میں آیا۔ اس تقریب میں کارپوریٹرس راکھی جادھو، ارچنا بھالراؤ، اور دھرمیش گری، ایجوکیشن کمیٹی ممبر یوجنا ٹھوکلے، ڈپٹی کمشنر (تعلیم) ڈاکٹر پراچی جمبھیکر، ایجوکیشن آفیسر سجاتا کھرے، ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر (مشرقی مضافات) سیالی سرو این وارڈ کے اسسٹنٹ کمشنر جے دیپ مور؛ نیز دیگر معززین، طلباء، والدین اور مقامی شہری شریک تھے۔ اپنے خطاب میں میئر ریتو تاوڑے نے بتایا کہ وارڈ نمبر 132 میں واقع یہ اسکول کمپلیکس جس کی وہ نمائندگی کرتی ہیں، جدید سہولیات اور بہترین سہولیات کے ساتھ تعمیر کیا گیا ہے انہوں نے بتایا کہ میونسپل اسکولوں کے طلباء کو انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) جیسے اداروں کا دورہ کرنے کے قابل بنانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ بی ایم سی اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے بہت سے طلباء اس وقت اندرون اور بیرون ملک کا نام روشن کر رہے ہیں۔ میئر نے یہ بھی نوٹ کیا کہ وہ خود کے ساتھ ساتھ ڈپٹی کمشنر (تعلیم) ڈاکٹر پراچی جمبھیکر ممبئی میونسپل کارپوریشن کے اسکولوں کی سابق طالبہ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسکول کے استعمال کے لیے درکار 27 اشیاء میونسپل اسکولوں میں طلباء کو مفت فراہم کی جا رہی ہیں۔ طلباء میں ریاضی اور سائنس میں دلچسپی پیدا کرنے کیلئے سائنس منڈے اور میتھس الجبرا جمعرات جیسے اقدامات کو نافذ کیا جا رہا ہے۔ طلباء کو مثبت اور توانا ماحول فراہم کرنے کے لیے جدید سکول کمپلیکس تعمیر کیے جا رہے ہیں۔ میئر محترمہ تاوڑے نے کہا کہ وہ ایسے کام کر رہے ہیں اور جاری رکھیں گے جو شہریوں کے ذریعہ ان پر کیے گئے اعتماد کے مطابق ہے۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، مقامی ایم ایل اے پراگ شاہ نے اسکول کمپلیکس میں مختلف سرگرمیوں میں مدد کے لیے 5 لاکھ کے ذاتی عطیہ کا اعلان کیا۔ انہوں نے ریمارکس دیے کہ نئے کمپلیکس کی تعمیر اور ڈیزائن بہترین ہے اور اردگرد کے علاقے میں صفائی کو برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے یہ بھی زور دیا کہ معیاری تعلیم کے ساتھ ساتھ طلباء کی حفاظت پر بھی زیادہ توجہ دی جائے۔ اس موقع پر موجود دیگر معززین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اپنے تعارفی کلمات میں، ڈپٹی کمشنر (تعلیم) ڈاکٹر پراچی جمبھیکر نے اسکول کمپلیکس کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ اس مقام پر پچھلا اسکول کمپلیکس کم بلندی والے ڈھانچے پر مشتمل تھا۔ نئی عمارت میں کامراج نگر، وکرانت سرکل، پرانا آرٹی او آفس علاقہ، اولڈر مابائی سہکر نگر، راجواڑی ہنگ والا اصطبل علاقہ، راجواڑی والمکی علاقہ، ریتیبندر، پستم ساگر، نیتا جی نگر، چھیدا نگر، گرودیا نگر، اور تلک علاقہ سمیت مختلف علاقوں کے طلبا کی دیکھ بھال کرنے والے اسکول ہیں۔ علاقے کے ضرورت مند طلباء اس نئے کمپلیکس اور اس کی سہولیات سے کافی مستفید ہو رہے ہیں۔

بھیونڈی: ڈی ایف سی منصوبے کے
مٹی بھراؤ کو ترپال اور سیمنٹ کی بوریوں کا سہارا

کروڑوں روپے کی لاگت سے جاری مرکزی حکومت کے اہم 'ڈیڈ یکیٹڈ فریٹ کوریڈور' (ڈی ایف سی) منصوبے میں ڈونگے اور روڑ گھر کے قریب مٹی کے بھراؤ کو بارش سے بچانے کے لئے پلاسٹک ترپال اور سیمنٹ کی بوریوں کا عارضی سہارا دیئے جانے سے منصوبے کی تعمیراتی کیفیت پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ کروڑوں روپے کی لاگت سے جاری مرکزی حکومت کے اہم 'ڈیڈ یکیٹڈ فریٹ کوریڈور' (ڈی ایف سی) منصوبے میں ڈونگے اور روڑ گھر کے قریب مٹی کے بھراؤ کو بارش سے بچانے کے لئے پلاسٹک ترپال اور سیمنٹ کی بوریوں کا عارضی سہارا دیئے جانے سے منصوبے کی تعمیراتی کیفیت پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ مقامی شہریوں کا کہنا ہے کہ گزشتہ ایک سال سے مستقل کنکریٹ حفاظتی دیوار کی تعمیر کا مطالبہ کیا جا رہا تھا لیکن بروقت اقدام نہ ہونے کے باعث موسلا دھار بارش میں مٹی کھسکنے لگی اور ریلوے ٹریک کی سلامتی پر بھی خدشات پیدا ہو گئے۔ ڈی ایف سی کا راستہ بھیونڈی کے دیوا-وسئی ریلوے روٹ سے گزر رہا ہے۔ شہر کے بڑے گودام کاروبار کے پیش نظر اس منصوبے کو علاقے کی تجارتی ترقی کے لئے اہم قرار دیا جا رہا ہے لیکن کروڑوں روپے کے منصوبے کے ایک اہم حصے کو عارضی انتظامات کے سہارے چھوڑے جانے پر شہریوں میں ناراضگی پائی جا رہی ہے۔ بارش کے دوران مٹی کے بھراؤ کو مزید کھسکنے سے روکنے کے لئے ٹھیکیدار نے پلاسٹک ترپال اور سیمنٹ کی بوریوں کا سہارا لیا جبکہ بدھ سے پوکلین مشین کے ذریعے کھدائی اور مرمتی کام شروع کر دیا گیا ہے۔ شہریوں کا مطالبہ ہے کہ محض عارضی مرمت پر اکتفا کرنے کے بجائے مستقل کنکریٹ حفاظتی دیوار کے ساتھ ڈرینج لائن بھی تعمیر کی جائے، تاکہ پانی کے جمع ہونے اور مٹی کھسکنے کا مسئلہ مستقل طور پر حل ہو سکے۔ اس معاملے پر رکن پارلیمنٹ اور مرکزی وزارتِ ریلوے کی مشاورتی کمیٹی کے رکن سریش مہاترے (بالیا ماما) نے کہا کہ جلد ہی ریلوے کے اعلیٰ حکام کے ساتھ میٹنگ کی جائے گی۔ شہریوں کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے متعلقہ ٹھیکیدار اور ریلوے انتظامیہ سے مستقل کنکریٹ حفاظتی دیوار اور ڈرینج لائن تعمیر کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا۔

بھیونڈی تھانے بائی پاس پر گڑھوں کا راج، حادثات کا خطرہ

بھیونڈی۔تھانے بائی پاس کی خستہ حالی نے ایک بار پھر انتظامیہ کی کارکردگی پر سوال کھڑے کر دیئے ہیں

ممبئی۔ ناسک شاہراہ کے بھیونڈی-تھانے بائی پاس کی خستہ حالی نے ایک بار پھر انتظامیہ کی کارکردگی پر سوال کھڑے کر دیئے ہیں۔ مسلسل بارش کے بعد شاہراہ پر جگہ جگہ بڑے اور گہرے گڑھے پڑ گئے ہیں جبکہ برسوں سے جاری توسیعی کام بھی مکمل نہیں ہو سکا ہے۔ ٹریفک جام میں پھنسنے والے شیوسینا لیڈر اور سابق وزیر آدتیہ ٹھاکرے نے سڑک کی بدحالی کا ویڈیو 'ایکس' پر پوسٹ کیا جس کے بعد بائی پاس کی خستہ حالی ایک بار پھر موضوع بحث بن گئی۔ بائی پاس کو آٹھ لین میں تبدیل کرنے کا کام ۲۰۱۸ء سے جاری ہے لیکن تعمیراتی کام کی سست رفتاری کے باعث منصوبہ تاحال مکمل نہیں ہو سکا۔ کئی مقامات پر فلائی اوور کا کام ادھورا ہے جبکہ سڑکوں پختہ کرنے کا کام بھی سست رفتاری سے چل رہا ہے۔ دوسری جانب بارش نے سڑک کی رہی سہی حالت بھی بگاڑ دی ہے اور متعدد مقامات پر خطرناک گڑھے بن گئے ہیں۔ سونالے گاؤں، چاویندرا روڈ، پمپلاس، ہائی وے دیوے، کلیان روڈ، کون گاؤں، انجور پھاٹا سے کشیلی تک تقریباً ۲۵/کلومیٹر کا راستہ سب سے زیادہ متاثر ہے۔ مقامی افراد کے مطابق گزشتہ ۱۰/دنوں میں گڑھوں کے باعث ۶/سے زائد حادثات پیش آ چکے ہیں۔ دو روز قبل گڑھے میں موٹر سائیکل پھسلنے سے دو نوجوان شدید زخمی ہوئے جبکہ مختلف حادثات میں دو افراد کی موت کی اطلاعات بھی ہیں۔ گڑھوں اور ٹریفک جام کے باعث بھیونڈی سے تھانے کا تقریباً ۲۰/کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے میں دو سے ڈھائی گھنٹے تک لگ رہے ہیں۔ ایمبولینس، اسکولی بسوں اور روزانہ ملازمت کے لئے سفر کرنے والے ہزاروں افراد کو سب سے زیادہ پریشانی کا سامنا ہے۔ طویل جام میں گاڑیوں کے پھنسے رہنے سے ایندھن کا خرچ بڑھنے کے ساتھ گاڑیوں کے خراب ہونے کے واقعات بھی بڑھ گئے ہیں۔ آئندہ تہواروں کے دوران ٹریفک کا دباؤ بڑھنے کا امکان ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ اگر فوری طور پر گڑھوں کی مرمت اور تعمیراتی کام مکمل نہ کئے گئے تو ٹریفک جام کے ساتھ حادثات کا خطرہ بھی مزید بڑھ جائے گا۔ متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ بائی پاس کی سڑک کی فوری مرمت اور زیر التوا تعمیراتی کاموں کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے۔

ایس آئی او کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کیلئے ملک گیر مہم کا آغاز

مالیگاؤں: اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا (SIO) نے "محمدؐ سب کے لیے" کے عنوان سے ملک گیر مہم کا آغاز کیا۔ یہ مہم 16 تا 30 اگست 2026 جاری رہے گی، جس کا بنیادی مقصد پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ کی حیاتِ مبارکہ، کردار، تعلیمات اور انسانیت و معاشرے کے لیے ان کی گراں قدر خدمات سے عوام کو روشناس کرانا ہے۔ ربیع الاول کا مہینہ مسلمانوں کے لیے رسول اللہؐ کی حیات اور پیغام کی یاد دہانی کا ایک اہم موقع ہے۔ تاہم، یہ مہم محض جشن یا رسمی یاد تک محدود رہنے کے بجائے سیرتِ نبویؐ کو ایک زندہ اور مؤثر اخلاقی و سماجی نمونے کے طور پر سمجھنے کی دعوت دیتی ہے۔ اس کے ذریعے یہ سوال اجاگر کیا جائے گا کہ رسول اللہؐ نے اپنے عہد کے معاشرتی مسائل کا سامنا کس طرح کیا اور انسانی زندگی میں عدل، رحمت، ذمہ داری اور باہمی احترام کو کس طرح فروغ دیا۔ مہم کا مرکزی موضوع ہے کہ: پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کو محض ایک مذہبی شخصیت کے طور پر نہیں، بلکہ انسانی فلاح، اخلاقی اصلاح اور عادلانہ معاشرے کے قیام کے لیے مؤثر جدوجہد کرنے والی ایک ہمہ گیر شخصیت کے طور پر بھی سمجھا جائے۔ آپؐ نے انسانی وقار، عدل و انصاف، مساوات، تعلیم، خاندانی استحکام، معاشرتی ذمہ داری اور کمزور و محروم طبقات کے حقوق کے تحفظ پر عملی زور دیا۔ آپؐ کی قیادت میں قائم ہونے والی معاشرتی اقدار نے فرد کی اصلاح کے ساتھ ساتھ اجتماعی زندگی میں بھی ایک نمایاں تبدیلی پیدا کی۔ مہم کے دوران سیرتِ نبویؐ کے مختلف پہلوؤں کو عوامی رابطوں، مذاکروں، نمائشوں، لٹریچر کی تقسیم اور دیگر سماجی و تعلیمی پروگراموں کے ذریعے پیش کیا جائے گا۔ ان سرگرمیوں میں خصوصاً نوجوانوں، طلبہ اور مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے شہریوں کو یہ سمجھنے کا موقع فراہم کیا جائے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاشرتی ناانصافی، طبقاتی امتیاز، اخلاقی زوال اور انسانی محرومی جیسے مسائل کے مقابلے میں کیا عملی رہنمائی پیش کی۔ ایس آئی او کے ریپریزینٹیٹو کے مطابق موجودہ دور میں معاشرہ باہمی عدم اعتماد، سماجی انتشار، اخلاقی بحران اور مختلف طبقات کے درمیان بڑھتی ہوئی دوریوں جیسے مسائل سے دوچار ہے۔ ایسے حالات میں سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالعہ محض تاریخی یا مذہبی ضرورت نہیں، بلکہ انسانی تعلقات، سماجی ذمہ داری، انصاف اور پرامن بقائے باہمی کے اصولوں کو سمجھنے کا ایک اہم ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی انسان کے ساتھ حسنِ سلوک، اختلاف میں اخلاق، اختیار میں جواب دہی اور معاشرے کے کمزور افراد کے لیے احساسِ ذمہ داری کی عملی مثال پیش کرتی ہے۔ شہرِ عزیز مالیگاؤں میں اس مہم کے تحت عوامی بیداری، اسکول و کالج لیکچرس، بین الجماعتی و سماجی روابط اور دیگر دعوتی و سماجی پروگراموں کا انعقاد کیا جائے گا۔ مہم کا مقصد کسی مخصوص طبقے تک محدود رہنے کے بجائے مختلف پس منظر رکھنے والے افراد کو سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان پہلوؤں سے متعارف کرانا ہے جو انسانی فلاح، سماجی انصاف، اخلاقی کردار اور پرامن معاشرے کی تشکیل سے متعلق ہیں۔ مہم کے افتتاح کے موقع پر شاہد اقبال صاحب (امیر مقامی جماعت اسلامی ہند، مالیگاؤں)، عمار انصاری (صدر مقامی SIO مالیگاؤں)، برادر مسعود ابراہیم (سکریٹری مقامی SIO مالیگاؤں)، ممبران میں برادر شبلی محمد، برادر وقاص عامر، برادر عبیداللہ، برادر سیف الرحمن موجود تھے۔ ایس آئی او مالیگاؤں یونٹ طلبہ، اساتذہ، دانش وروں، ذرائع ابلاغ سے وابستہ افراد، سماجی و مذہبی رہنماؤں اور ملک عزیز کے تمام شہریوں کو اس مہم میں شرکت اور سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطالعے کی دعوت دیتا ہے۔ ربیع الاول کا یہ موقع اس بات پر غور کرنے کی دعوت دیتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی سے اخذ کیے گئے رحمت، عدل، انسانی وقار، اخلاقی ذمہ داری اور معاشرتی خیر کے اصول آج کے معاشرے کی تعمیر میں کس طرح مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

نیوارا اسکول میں یومِ آزادی کی شاندار تقریب و اعزازی تقسیم انعامات

نیوارا انگلش میڈیم اسکول و جونیئر کالج اور نیوارا اسیمی انگلش نیٹ ورک کی جانب سے جشنِ یومِ آزادی کے موقع پر ایک پروقار، شاندار اور حب الوطنی کے جذبے سے سرشار تقریب کا انعقاد کیا گیا

مالیگاؤں: شہر مالیگاؤں کے معروف تعلیمی ادارے نیوارا انگلش میڈیم اسکول و جونیئر کالج اور نیوارا اسیمی انگلش نیٹ ورک کی جانب سے جشنِ یومِ آزادی کے موقع پر ایک پروقار، شاندار اور حب الوطنی کے جذبے سے سرشار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب میں طلبہ و طالبات نے اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے حاضرین کو متاثر کیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ اس کے بعد جماعت پنجم تا نہم کے طلبہ و طالبات نے یومِ آزادی کی مناسبت سے تقاریر، ملی نغمے، گیت، ڈرامے اور شارٹ اسکیٹس نہایت خوبصورت اور جامع انداز میں پیش کیے۔ طلبہ کی پُرجوش اور دل کو چھو لینے والی پیشکشوں نے حاضرین سے خوب داد وصول کی۔ اس تقریب کی ایک خاص اور منفرد بات یہ رہی کہ اس مرتبہ پیش کیے جانے والے تمام گیت نیوارا کی اپنی تخلیقی کاوش اور کمپوزیشن تھے، جن کی تیاری کے پسِ پشت اسکول کے چیئرمین جناب اظہر مہدی سر کی انتھک محنت، تخلیقی سوچ اور مسلسل رہنمائی کا اہم کردار رہا۔ ان کی یہ کاوش اس بات کی عکاس ہے کہ نیوارا تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ طلبہ کی تخلیقی اور فنی صلاحیتوں کو بھی بھرپور مواقع فراہم کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ یومِ آزادی کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مقررین نے آزادی کی قدر و [illegible]

ہاتھوں انجام پائی، جبکہ تقریب کی صدارت کے فرائض بھی انہوں نے انجام دیے۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی اسکول کے چیئرمین جناب اظہر مہدی سر تھے، جنہوں نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے یومِ آزادی کی اہمیت، تعلیم، محنت، کردار سازی اور ملک و ملت کی تعمیر میں نوجوانوں کے کردار پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کیا۔ ان کی دور اندیش قیادت اور مسلسل محنت کے نتیجے میں نیوارا ادارہ تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت سازی اور تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ کے لیے بھی نمایاں طور پر سرگرم ہے۔ اس موقع پر چیئرپرسن محترمہ عرفانہ مہدی میم کی تعلیمی و انتظامی خدمات کو بھی خصوصی طور پر سراہا گیا۔ ان کی متحرک نگرانی، اساتذہ و طلبہ کے لیے معاونانہ رویہ اور ادارے کی تعلیمی و تربیتی سرگرمیوں میں مسلسل دلچسپی نیوارا کے مثبت اور مضبوط تعلیمی ماحول میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ جناب اظہر مہدی سر کی قیادت اور محترمہ عرفانہ مہدی میم کی معاونت و رہنمائی ادارے کی ترقی اور کامیابی کے اہم ستون ہیں۔ تقریب میں مینیجمنٹ پرسن مظہر مہدی سر، بوشیڈو ٹیم کے روحِ رواں افضل سر، قاسم سر، نیوارا اسیمی انگلش نیٹ ورک کی ہیڈ مسٹریس آفرین میم، نیوارا پرائمری سیکشن کی ہیڈ مسٹریس رضوانہ میم، چیئرمین سر کی والدہ محترمہ، بوشیڈو ٹیم سے مصدقہ میم سمیت دیگر معززین نے شرکت کی۔

میانمار میں 3.5 شدت کا زلزلہ، ملک میں پہلے بھی آچکے ہیں کئی بڑے زلزلے

ماہرین کے مطابق میانمار میں زلزلوں کی بڑی وجہ زمین کی ٹیکٹونک پلیٹوں کی مسلسل حرکت ہے۔ میانمار ایسے خطے میں واقع ہے

نئی دہلی: ماہرین کے مطابق میانمار میں زلزلوں کی بڑی وجہ زمین کی ٹیکٹونک پلیٹوں کی مسلسل حرکت ہے۔ میانمار ایسے خطے میں واقع ہے جہاں کئی فعال ارضیاتی پلیٹیں اور فالٹس ایک دوسرے کے قریب موجود ہیں۔ ہندوستانی پلیٹ مسلسل شمال مشرق کی سمت حرکت کرتے ہوئے یوریشیائی پلیٹ کی جانب بڑھ رہی ہے۔ اس حرکت کے نتیجے میں زمین کی اندرونی تہوں میں دباؤ پیدا ہوتا ہے۔ جب یہ دباؤ ایک خاص حد تک پہنچنے کے بعد اچانک خارج ہوتا ہے تو زمین کی سطح پر زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوتے ہیں۔ میانمار میں ایک بار پھر زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے ہیں۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق ریکٹر اسکیل پر زلزلے کی شدت 5.3 ریکارڈ کی گئی ہے۔ اس شدت کے زلزلے کو عام طور پر ہلکے درجے کا تصور کیا جاتا ہے۔ فی الحال دستیاب معلومات کے مطابق زلزلے کے نتیجے میں کسی بڑے نقصان یا جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ حالیہ دنوں میں بھی میانمار کے مختلف علاقوں میں ہلکی شدت کے زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے جاتے رہے ہیں۔ میانمار دنیا کے ان علاقوں میں شامل ہے جہاں زلزلہ خیز سرگرمیاں زیادہ رہتی ہیں۔ ملک کی جغرافیائی اور ارضیاتی صورتحال اسے زلزلوں کے حوالے سے حساس بناتی ہے۔ میانمار میں ماضی میں کئی طاقتور زلزلے آچکے ہیں، جن کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی۔ مارچ 2025 میں بھی میانمار میں 7.7 شدت کا انتہائی طاقتور زلزلہ آیا تھا، جس نے کئی علاقوں میں شدید تباہی مچائی تھی۔ اس کے علاوہ اپریل میں 3.3 شدت کے زلزلے کے جھٹکے بھی ریکارڈ

کیے گئے تھے۔ ماہرین کے مطابق میانمار میں زلزلوں کی بڑی وجہ زمین کی ٹیکٹونک پلیٹوں کی مسلسل حرکت ہے۔ میانمار ایسے خطے میں واقع ہے جہاں کئی فعال ارضیاتی پلیٹیں اور فالٹس ایک دوسرے کے قریب موجود ہیں۔ ہندوستانی پلیٹ مسلسل شمال مشرق کی سمت حرکت کرتے ہوئے یوریشیائی پلیٹ کی جانب بڑھ رہی ہے۔ اس حرکت کے نتیجے میں زمین کی اندرونی تہوں میں دباؤ پیدا ہوتا ہے۔ جب یہ دباؤ ایک خاص حد تک پہنچنے کے بعد اچانک خارج ہوتا ہے تو زمین کی سطح پر زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے میانمار اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں وقتاً فوقتاً زلزلے آتے رہتے ہیں۔ زلزلے کی شدت اور اس کے اثرات کا انحصار اس کے مرکز، گہرائی اور مقامی جغرافیائی حالات پر ہوتا ہے۔ دوسری جانب انڈونیشیا کے فلوریس جزیرے میں 7.7 شدت کے طاقتور زلزلے نے شدید تباہی مچائی۔ اطلاعات کے مطابق زلزلے کے باعث کئی عمارتیں منہدم ہوگئیں جبکہ مختلف مقامات پر لینڈ سلائیڈنگ کے واقعات بھی پیش آئے۔ اس قدرتی آفت میں کم از کم 38 افراد کی موت کی اطلاع سامنے آئی ہے۔ زلزلے سے متاثرہ علاقوں میں امدادی اور بچاؤ کارروائیاں جاری ہیں۔ زلزلے کے فوراً بعد حکام نے سونامی کی وارننگ بھی جاری کی تھی، تاہم سمندر کی سطح میں کسی بڑے تغیر کے شواہد نہ ملنے کے بعد یہ انتباہ واپس لے لیا گیا۔ فلوریس کے بعض علاقوں میں زلزلے کا اثر سب سے زیادہ محسوس کیا گیا، جہاں متعدد مکانات اور سرکاری عمارتوں کو نقصان پہنچنے کی اطلاعات ہیں۔ حکام متاثرہ علاقوں میں نقصانات کا جائزہ لینے اور متاثرین تک امداد پہنچانے میں مصروف ہیں۔ میانمار میں آج صبح 5.3 شدت کا زلزلہ ریکارڈ کیا گیا ہے، جس کی تصدیق نیشنل سینٹر فار سیسمولوجی (NCS) نے کی ہے۔ یہ زلزلہ 16 اگست 2026ء کو ہندوستانی وقت کے مطابق صبح 6:33 بجے زمین میں 130 کلومیٹر کی گہرائی پر آیا۔ خوش قسمتی سے گہرائی زیادہ ہونے کی وجہ سے اب تک کسی بڑے جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ ماہرین کے مطابق میانمار دنیا کے ان خطوں میں شامل ہے جہاں سب سے زیادہ ارضیاتی ہلچل ہوتی ہے۔ اس کی اہم وجوہات درج ذیل ہیں: ٹیکٹونک پلیٹس کا سنگم: میانمار چار بڑی ارضیاتی پلیٹوں (انڈین، یوریشین، سنڈا، اور برما پلیٹس) کے درمیان گھرا ہوا ہے۔ ساگاینگ فالٹ ملک میں 1,400 کلومیٹر طویل ایک فعال فالٹ لائن موجود ہے، جو ینگون اور مانڈلے جیسے گنجان آباد شہروں کے لیے مستقل خطرہ ہے۔

اسپین کے جنگلات میں بھیانک آتشزدگی

۹؍ہزار ہیکٹر سے زائد علاقہ متاثر، فوج اور فائر فائٹرز آگ بجھانے میں مصروف

حکام نے احتیاطی اقدام کے طور پر متاثرہ اور قریبی علاقوں سے 900 سے زائد افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا ہے۔ لوگوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سرکاری احکامات پر عمل کریں اور کسی بھی خطرناک علاقے میں جانے سے گریز کریں۔ اسپین میں شدید گرمی، خشک موسم اور تیز گرم ہواؤں کے باعث جنگلات میں لگی آگ خطرناک صورت اختیار کرتی جارہی ہے۔ شمال مشرقی اسپین کے علاقے آراگون میں جنگلات کی آگ 9 ہزار ہیکٹر سے زیادہ رقبے میں پھیل چکی ہے۔ آگ کے تیزی سے پھیلنے کے باعث تاریخی عمارتوں، جنگلات اور قریبی آبادیوں کو شدید خطرات کا سامنا ہے۔ سب سے زیادہ تشویش تاریخی 'سین جوان دے لا پینا' مونیسٹری کمپلیکس کو لاحق خطرے پر ہے، جو صدیوں پرانی اہم تاریخی عمارت ہے۔ فائر فائٹرز آگ کو اس تاریخی مقام تک پہنچنے سے روکنے کے لیے مسلسل کارروائی کر رہے ہیں۔ آگ کے شعلوں اور دھویں کے باعث علاقے میں صورتحال انتہائی سنگین بتائی جارہی ہے۔ حکام نے احتیاطی اقدام کے طور پر متاثرہ اور قریبی علاقوں سے 900 سے زائد افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے لوگوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سرکاری احکامات پر عمل کریں اور کسی بھی خطرناک علاقے میں جانے سے گریز کریں۔ اسپین کے وزیر اعظم پیڈرو سانچیز نے آگ بجھانے کی کارروائیوں میں مصروف فائر فائٹرز، امدادی کارکنوں اور فوج کی ملٹری ایمرجنسی یونٹ (UME) کے اہلکاروں کی خدمات کو سراہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مختلف علاقوں میں آگ کی صورتحال پر مسلسل نظر رکھی جارہی ہے اور لوگوں کی حفاظت کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے جارہے ہیں۔ سانچیز نے شہریوں سے خصوصی احتیاط برتنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات میں انتظامیہ اور ایمرجنسی سروسز کی ہدایات پر سختی سے عمل کرنا ضروری ہے۔ حالیہ دنوں میں اسپین شدید گرمی کی لپیٹ میں ہے۔ بلند درجۂ حرارت اور خشک زمین کے باعث معمولی چنگاری بھی بڑے پیمانے پر جنگلات کی آگ میں تبدیل ہونے کا خطرہ رکھتی ہے۔ تیز ہوائیں آگ کو مزید علاقوں تک پھیلانے میں مدد دے رہی ہیں، جس سے فائر فائٹرز کے لیے صورتحال مزید مشکل ہوگئی ہے۔ آراگون کے ہویسکا اور زاراگوزا کے علاقوں میں امدادی ٹیمیں آگ پر قابو پانے اور آبادی کو محفوظ رکھنے کے لیے بھرپور کوششیں کر رہی ہیں۔ حکام نے واضح کیا ہے کہ صورتحال کی مسلسل نگرانی کی جارہی ہے اور ضرورت پڑنے پر مزید لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جاسکتا ہے۔ اس وقت سب سے بڑی ترجیح آگ کے پھیلاؤ کو روکنا، تاریخی مقامات کو محفوظ بنانا اور قریبی آبادیوں کی حفاظت یقینی بنانا ہے۔

مہنگا تیل خریدو، آبنائے ہرمز بحران کے درمیان ٹرمپ کی عوام سے اپیل

نیویارک گارڈن سٹی کی ایک سیاسی ریلی میں ٹرمپ نے کہا ہے کہ ''پٹرول کے لیے تھوڑا زیادہ پیسہ دینا اس بات کو یقینی بنانے کے لیے درست ہے کہ ایک انتہائی برے ملک کے پاس ایٹمی ہتھیار نہ ہوں۔'' ایران اور امریکہ کے درمیان جاری کشیدگی کے دوران امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے جمعہ (14 اگست) کو اپنے ملک کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ پٹرول کی تھوڑی زیادہ قیمتیں قبول کریں۔ نیویارک گارڈن سٹی کی ایک سیاسی ریلی میں ٹرمپ نے کہا ہے کہ ''پٹرول کے لیے تھوڑا زیادہ پیسہ دینا اس بات کو یقینی بنانے کے لیے درست ہے کہ ایک انتہائی برے ملک کے پاس ایٹمی ہتھیار نہ ہوں۔'' ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق امریکی صدر ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران کو ہرانے کے بعد وہ آبنائے ہرمز کو امریکہ کا علاقہ کر دے دیں گے۔ جنگ بندی کی سمت میں رکاوٹیں مسلسل برقرار ہیں۔ اس وجہ سے آبنائے ہرمز سے تیل کے ٹینکروں کی آمدو رفت بھی رکی ہوئی ہے۔ ٹرمپ کی طرف سے آبنائے ہرمز کو امریکی کنٹرول میں لانے کا وعدہ کرنے کے ایک دن بعد ہفتے کو ایران نے امریکہ سے شکست کی سچائی تسلیم کرنے کو کہا ہے۔ واضح رہے کہ آبنائے ہرمز پر امریکہ اور ایران کا تعطل جاری ہے۔ خام تیل اور نیچرل گیس کی شپنگ کے لیے اس آبی گزرگاہ پر بحران مزید گہرا ہو گیا ہے۔ ایران نے کہا ہے کہ اسے صرف اس کے حکم پر ہی کھولا اور بند کیا جائے گا۔ ایران کے نائب وزیر خارجہ کاظم غریب آبادی نے 'ایکس' پر کہا ہے کہ جب تک حقیقت کو تسلیم نہیں کرتا اور تصوراتی دنیا میں کھوئے رہنا بند نہیں کرتا، ایران ناکہ بندی جاری رکھے گا۔ ایران کے وزیر خارجہ عراقچی نے بھی کہا ہے کہ ایران نے امریکہ کے ساتھ مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ نہیں کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ امریکہ میں آبنائے ہرمز کے بحران کے اثرات پٹرول کی قیمتوں پر نظر آنے لگے ہیں۔ 'رائٹرز' کے مطابق جمعہ کے روز امریکہ میں پٹرول کی اوسط قیمت 4.08 ڈالر فی گیلن رہی۔ یہ ایک سال پہلے کے مقابلے میں 29 فیصد زیادہ ہے۔ جمعہ کو خام تیل کی وائدہ قیمتوں میں تقریباً ایک ڈالر فی بیرل کا اضافہ ہوا۔ بینچ مارک برینٹ کروڈ میں ہفتہ وار بنیادوں پر 6.0 فیصد اور ویسٹ ٹیکساس انٹرمیڈیٹ میں 4.5 فیصد اضافے کی توقع تھی۔

ایران نے فرانس کو اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنے کی وارننگ دی

ایران کی وزارت انٹیلی جنس نے کہا کہ وہ ایران میں غیر ملکی سفارت کاروں کو غیر قانونی مداخلت پر مبنی سرگرمیوں میں شامل ہونے کی اجازت نہیں دے گی

ایران کی وزارت انٹیلی جنس نے فرانسیسی حکومت کو ایران کے اندرونی معاملات میں 'غیر قانونی مداخلت' کے خلاف خبردار کیا ہے۔ وزارت نے ہفتہ (15 اگست) کو اپنی ویب سائٹ پر جاری ایک بیان میں کہا کہ جولائی میں تہران میں 2 فرانسیسی سفارت کاروں نے غیر ملکی دراندازی اور مداخلت سے متعلق ایک بڑے معاملے کے مشتبہ افراد کے ساتھ ایک خفیہ ملاقات میں شرکت کی تھی۔ تحقیقات کے بعد وزارت نے کہا کہ ان سفارت کاروں کا ایران کے ملکی قوانین اور اپنی سفارتی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کرنے اور اس طرح کی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا ایک طویل ریکارڈ رہا ہے۔ وزارت نے کہا کہ وہ ایران میں غیر ملکی سفارت کاروں کو 'غیر قانونی مداخلت' پر مبنی سرگرمیوں میں شامل ہونے کی اجازت نہیں دے گی۔ ساتھ ہی خبردار کیا کہ اگر ایسا رویہ دوبارہ سامنے آیا تو مناسب کارروائی کی جائے گی۔ یہ اطلاع 'سنہوا' نیوز ایجنسی نے دی ہے۔ 20 جولائی کو فرانس کے وزیر خارجہ جین نوئل بیروٹ نے کہا تھا کہ تہران

میں فرانسیسی سفارت خانے کے 2 اہلکاروں کو حراست میں لیا گیا اور ان کے ساتھ بدسلوکی کی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ سفارت خانے واپس جانے سے پہلے دونوں کو بلاوجہ کئی گھنٹوں تک حراست میں رکھا گیا، ان سے پوچھ گچھ کی گئی اور ان میں سے ایک کے ساتھ جسمانی بدسلوکی بھی کی گئی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''اب دونوں محفوظ ہیں اور چند ہی گھنٹوں میں فرانس واپس جانے والے ہیں۔'' جین نوئل بیروٹ نے مزید کہا کہ ''یہ حملہ اس لیے اور بھی حیران کن ہے کہ یہ دونوں اہلکار سول سوسائٹی، خاص طور پر ایرانی فن کاروں اور سائنس دانوں کی مدد کرنے والے ہمارے پروگراموں کی نگرانی کرتے ہیں۔'' ایک بیان میں انہوں نے اس واقعے کو 'حیران کن' قرار دیا اور کہا کہ انہوں نے ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی کو خبردار کیا تھا کہ اس سنگین اور ناقابل قبول واقعے کے نتائج بھگتنے ہوں گے۔ بعد میں عراقچی نے بیروٹ سے فون پر بات چیت کے دوران احتجاج درج کرایا اور کہا کہ دونوں فرانسیسی سفارت کاروں کی غیر معمولی سرگرمیاں سفارتی ضابطوں کے خلاف اور ناقابل قبول تھیں۔ ایران کی وزارتِ انٹیلی جنس نے فرانسیسی حکومت کو ملک کے اندرونی معاملات میں ''غیر قانونی مداخلت'' پر سخت وارننگ جاری کی ہے۔ وزارت نے واضح کیا ہے کہ وہ ایران میں متعین غیر ملکی سفارت کاروں کو سفارتی آداب کے خلاف کسی بھی قسم کی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دے گی۔ خفیہ ملاقات کا الزام: ایرانی انٹیلی جنس وزارت کی جانب سے ہفتہ (15 اگست 2026) کو جاری کردہ بیان کے مطابق، جولائی میں تہران میں متعین دو فرانسیسی سفارت کاروں نے غیر ملکی دراندازی اور مداخلت کے ایک بڑے کیس کے مشتبہ ملزمان کے ساتھ ایک خفیہ ملاقات میں شرکت کی تھی۔

ایران کے بارے میں امریکی پالیسی جھوٹ پر حد سے زیادہ انحصار کا نتیجہ: اسماعیل بقائی

بقائی نے کہا کہ جو شخص خود سے جھوٹ بولتا ہے اور اپنے ہی جھوٹ پر یقین کرتا ہے، وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں اسے اپنے اندر اور اپنے اردگرد موجود سچائی میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایران کے وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے ایران کے حوالے سے امریکی پالیسی پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایران اور خطے کے بارے میں امریکی طرز حکمرانی اور خارجہ پالیسی جھوٹ پر حد سے زیادہ انحصار کی وجہ سے موجودہ صورتحال سے دوچار ہے۔ انہوں نے ہفتہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں روسی ادیب فیودور دوستوئیفسکی کے ناول 'دی برادرز کراما زوف' کے ایک اقتباس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ اقتباس ایران اور خطے کے بارے میں امریکی نظام حکومت اور خارجہ پالیسی کی موجودہ صورتحال کی درست عکاسی کرتا ہے، جو 'جھوٹ' پر حد سے زیادہ انحصار کے باعث اس مقام تک پہنچ چکی ہے۔ بقائی نے دوستوئیفسکی کے حوالے سے کہا کہ جو شخص خود سے جھوٹ بولتا ہے اور اپنے ہی جھوٹ پر یقین کرتا ہے، وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں اسے اپنے اندر اور اپنے اردگرد موجود سچائی میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے

ایلون مسک کی ۲۰۲۵ء میں آمدنی

ٹیسلا ملازمین کے اوسط سے ۲۵؍لاکھ گنا زیادہ: رپورٹ

ایک رپورٹ کے مطابق ایلون مسک کی ۲۰۲۵ء میں آمدنی ٹیسلا ملازمین کی اوسط آمدنی سے ۲۵؍لاکھ گنا زیادہ رہی، جو امریکہ میں سی ای او اور ملازمین کے درمیان بڑھتے ہوئے اجرت کے فرق کو اجاگر کرتا ہے۔ ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق، ایلون مسک نے ۲۰۲۵ء میں اوسط ٹیسلا ملازم کی تنخواہ سے ۲۵؍لاکھ گنا زیادہ معاوضہ حاصل کیا، جو امریکہ میں سی ای او اور ملازمین کے درمیان بڑھتے ہوئے اجرت کے فرق کو اجاگر کرتا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ ڈونالڈ ٹرمپ نے ۲۰۲۵ء میں ۲؍اعشاریہ ۲؍ارب ڈالر کمائے، جبکہ عام امریکی معاشی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ امریکی مزدور یونینوں کی سب سے بڑی تنظیم AFL-CIO کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق، ایلون مسک کو ۲۰۲۵ء میں اوسط ٹیسلا کارکن کے معاوضے کا ۲۵؍لاکھ گنا سے زیادہ حاصل ہوا ہے۔ مسک کا ۱۵۸؍اعشاریہ ۳؍ارب ڈالر کا معاوضہ ایک انتہائی غیر معمولی معاملہ تھا، تاہم بڑی امریکی کمپنیوں میں سی ای او اور کارکنوں کے درمیان تفریق میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ بعد ازاں مسک کو خارج کر دیا جائے تو ۵۰۰؍S&P کی اعلیٰ کمپنیوں کے اوسط سی ای او نے ۲۰۲۵ء میں اپنے اوسط ملازم سے ۳۱۲؍گنا زیادہ کمایا، جو ۲۰۲۴ء میں ۲۸۵؍گنا تھا۔ اگر مسک کو شامل کیا جائے تو اوسط سی ای او سے ورکر کا تناسب بڑھ کر ایک کے مقابلے ۵۳۸۷؍ہو جاتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ۲۰۲۵ء میں ایلون مسک کو اوسط ٹیسلا ورکر کی تنخواہ ہر ۴؍اعشاریہ ۲۳؍سیکنڈ میں ملتی تھی جو اس جملے کو پڑھنے سے بھی کم وقت ہے۔'' رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ زیادہ تر ۵۰۰؍S&P سی ای اوز ایک دن میں اتنا کما لیتے ہیں جتنا اوسط امریکی کارکن پورے سال میں کماتا ہے۔ جبکہ مسک کو چھوڑ کر، اوسط سی ای او کی تنخواہ ۲۰۲۵ء میں ۲؍اعشاریہ ۲۸؍کروڑ ڈالر تھی، جو ۲۰۲۴ء میں ۱؍اعشاریہ ۸۹؍کروڑ تھی۔ جبکہ مسک کی ٹیسلا تنخواہ شامل کی جائے تو اوسط بڑھ کر ۳۴؍اعشاریہ صفر ایک کروڑ ڈالر ہو جاتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، امریکی قومی آمدنی میں مزدوروں کا حصہ دوسری عالمی جنگ کے بعد اپنی کم ترین سطح پر آ گیا ہے۔ ٹرمپ نے ۲۰۲۵ء میں ۲؍اعشاریہ ۲؍ارب ڈالر کمائے۔ رپورٹ میں ڈونالڈ ٹرمپ کی ۲۰۲۵ء کی آمدنی کا بھی جائزہ لیا گیا۔ ان کی آمدنی ۲۰۲۴ء کے مقابلے میں ۲۵۴؍فیصد بڑھ کر ۲؍اعشاریہ ۲؍ارب ڈالر ہوگئی، جس کی بڑی وجہ ان کی کرپٹو کرنسی ہولڈنگز ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، اوسط امریکی کارکن کو ٹرمپ کی ۲۰۲۵ء کی آمدنی کے برابر رقم کمانے کے لیے ۴۳۱۵۴؍سال درکار ہوں گے۔ AFL-CIO کے سیکرٹری ٹریژر فریڈ ریڈمنڈ نے کہا، ''یہ سیاسی فراڈ ہے جو ہم نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا، شاید کبھی نہیں، لیکن یہ صرف اس کہانی کا ایک حصہ ہے کہ کس طرح سی ای اوز اور ٹرمپ انتظامیہ نے معیشت کو اپنے فائدے اور محنت کش لوگوں کی لاگت پر ترتیب دیا ہے۔

انڈونیشیا میں 7.7 شدت کا تباہ کن زلزلہ

۳۸؍افراد جاں بحق، درجنوں زخمی

زلزلہ صبح 4 بج کر 58 منٹ پر آیا اور اس کا مرکز زمین سے 15 کلومیٹر کی گہرائی میں تھا۔ زلزلے کے بعد سمندر میں تقریباً ایک میٹر بلند سونامی لہریں بھی ریکارڈ کی گئیں، تاہم سونامی کی وارننگ تقریباً تین گھنٹے بعد واپس لے لی گئی۔ انڈونیشیا کے مشرقی علاقے میں ہفتے کی صبح آنے والے 7.7 شدت کے طاقتور زلزلے نے بڑے پیمانے پر تباہی مچادی۔ قومی ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایجنسی (BNPB) کے مطابق زلزلے کے نتیجے میں اب تک کم از کم 38 افراد جاں بحق اور درجنوں زخمی ہوئے ہیں۔ زلزلے کے بعد سمندر میں تقریباً ایک میٹر بلند سونامی لہریں بھی ریکارڈ کی گئیں، تاہم سونامی کی وارننگ تقریباً تین گھنٹے بعد واپس لے لی گئی۔ انڈونیشیا کی بھوبھوتکی ایجنسی کے مطابق زلزلہ صبح 4 بج کر 58 منٹ پر آیا اور اس کا مرکز زمین سے 15 کلومیٹر کی گہرائی میں تھا۔ ایسٹ نوسا تنگارا صوبے کے گورنر ایمانوئل میلکیا دیس لکا لینا کے مطابق متعدد افراد اس وقت جاں بحق ہوئے جب وہ سو رہے تھے اور اچانک ان کے گھروں کی چھتیں اور ملبہ ان پر آ گرا۔ تالی بورا گاؤں کی 51 سالہ رہائشی نونا نے بتایا کہ جھٹکا اتنا شدید تھا کہ پورا گھر لرز اٹھا۔ ان کے مطابق گھر میں 13 افراد موجود تھے، جو جان بچانے کے لیے فوراً باہر نکل گئے۔ حکام کے مطابق زلزلے سے ناگیکیو کے علاقوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ لینڈ سلائیڈنگ کے باعث کئی اہم سڑکیں بند ہوگئی ہیں، جس کی وجہ سے امدادی ٹیموں کو زلزلے سے متاثرہ علاقوں تک پہنچنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ ناگیکیو تک سڑکوں کی رسائی متاثر ہونے کے بعد امدادی سامان کشتیوں کے ذریعے پہنچانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ متاثرہ علاقوں میں بجلی کی فراہمی معطل ہے جبکہ موبائل نیٹ ورک بھی شدید متاثر ہوا ہے۔ اطلاعات کے مطابق 2,000 سے زائد افراد محفوظ مقامات پر منتقل ہو چکے ہیں۔ انڈونیشیا 'پیسفک رنگ آف فائر' میں واقع ہے۔ یہ خطہ ٹیکٹونک پلیٹوں کی سرگرمی کے باعث دنیا کے ان علاقوں میں شمار ہوتا ہے جہاں زلزلے اور آتش فشانی سرگرمیاں نسبتاً زیادہ ہوتی ہیں۔ اسی علاقے میں 1992 میں بھی 7.5 شدت کا ایک شدید زلزلہ آیا تھا، جس میں بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی تھی۔

کس طرح ہندوستان نے غزہ جنگ میں اسرائیل کی عسکری مدد کی

حال ہی میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کی ۴۲؍صفحات پر مشتمل ایک تحقیقاتی رپورٹ کی اشاعت کے بعد اس پر مہر لگ گئی

حال ہی میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کی 42 صفحات پر مشتمل ایک تحقیقاتی رپورٹ کی اشاعت کے بعد اس پر مہر لگ گئی کہ کس طرح بین الاقوامی انسانی ضابطوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ہندوستان نے اسرائیل کی جنگی دفاعی سپلائی چین میں ایک کلیدی کردار ادا کیا۔ مئی 2024 میں اسپین کی کارٹیجینا بندرگاہ کے گودی مزدور اس وقت ششدر رہ گئے جب انہیں معلوم ہوا کہ ہندوستان کے شہر چنئی سے روانہ ہونے والا ایک تجارتی مال بردار جہاز 'بورکم' عسکری سامان لے جارہا تھا، اور اس کی حتمی منزل غزہ سے بمشکل 30 کلومیٹر دور واقع اسرائیل کی اشدود بندرگاہ تھی۔ یہ ایک ایسا وقت تھا جب غزہ پر اسرائیلی عسکری جارحیت اپنے عروج پر تھی، اور عوام کے شدید اور بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے بیشتر یورپی حکومتوں نے اسرائیل کو گولہ بارود کی ترسیل روک دی تھی۔ ہسپانوی مزدوروں کے احتجاج کے بعد حکومت نے بالآخر اس جہاز کو لنگر انداز ہونے اور ایندھن کی فراہمی کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ کسٹم کے دستاویزوں سے یہ سنسنی خیز انکشاف ہوا کہ اس کھیپ میں 20 ٹن راکٹ انجن، 12.5 ٹن بارودی مواد سے لیس راکٹ اور 1,500 کلوگرام مخصوص دھماکہ خیز مواد شامل تھا، جسے ہندوستانی دفاعی کمپنیوں نے تیار کیا تھا، جن میں 'پریمیئر ایکسپلوسیوز لمیٹڈ' اور سرکاری ملکیت والی 'مینوشنز انڈیا لمیٹڈ' شامل تھیں۔ ابھی اس واقعہ کو ایک مہینہ ہی گزرا تھا کہ 6 جون 2024 کو وسطی غزہ کے نصیرات پناہ گزین کیمپ میں ایک اسرائیلی فضائی حملے نے اقوام متحدہ کے ایک اسکول کو نشانہ بنایا، جو عام شہریوں کے لیے پناہ گاہ کے طور پر استعمال ہو رہا تھا۔ جب مقامی رہائشی ملبے سے زندہ بچ جانے والوں کو تلاش کر رہے تھے، تو انہوں نے اس میزائل کے ٹکڑوں کی ویڈیو بنائی جس نے اس احاطے کو تباہ کر دیا تھا۔ ملبے کے درمیان اس میزائل کی باقیات پر ایک تحریر بالکل واضح طور پر نظر آرہی تھی؛ ''میڈ ان انڈیا'' یعنی ہندوستان میں تیار کردہ۔ اس وحشیانہ حملے میں اسکول کے اندر پناہ لینے والے کم از کم 33 فلسطینی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے۔ حال ہی میں، اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے امریکی نائب صدر جے ڈی وینس کے اس دعوے کے جواب میں کہ امریکہ ہی اسرائیل کا واحد ناگزیر اتحادی ہے، پر یہ تبصرہ کیا کہ اسرائیل کے پاس ہندوستان کی شکل میں ایک طاقتور دوست موجود ہے۔ ان کا یہ تبصرہ، کچھ غلط نہیں تھا۔ حال ہی میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کی 42 صفحات پر مشتمل ایک تحقیقاتی رپورٹ کی اشاعت کے بعد اس پر مہر لگ گئی کہ کس طرح بین الاقوامی انسانی ضابطوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ہندوستان نے اسرائیل کی جنگی دفاعی سپلائی چین میں ایک کلیدی کردار ادا کیا۔ ایمنسٹی نے کسٹم کے ریکارڈ، کارپوریٹ فائلنگز، جہاز رانی کے گوشواروں اور برآمدی ریکارڈ کا باریک بینی سے جائزہ لے کر اس پورے نیٹ ورک کی کڑیاں جوڑ کر ایک ایسا ڈیٹا بیس تیار کر دیا ہے، جو بتاتا ہے کہ 7 اکتوبر 2023 سے 30 نومبر 2025 کے درمیان ہندوستان سے اسلحہ کی 2,596 کھیپیں اسرائیل روانہ کر دی گئی تھیں۔ ان کھیپوں میں عسکری ہتھیار، گولہ بارود کے پرزے، بکتر بند گاڑیوں کے پرزے اور دیگر دفاعی سامان شامل تھے جو اسرائیلی مسلح افواج یا اسرائیلی دفاعی کمپنیوں کو فراہم کیے گئے۔ ایمنسٹی نے نتیجہ اخذ کیا کہ؛ غزہ میں اسرائیل کی عسکری مہم کے دوران، ہندوستان اسرائیلی مسلح افواج سے قریبی تعلق رکھنے والی اسرائیلی کمپنیوں کے لیے عسکری پرزہ جات، گولہ بارود کے اجزاء اور دفاعی سامان کا ایک اہم سپلائر بن کر ابھرا۔

عالمی سطح پر سناتن کا پرچم بلند، لندن میں گونجی سنتوں کی آواز، وسودھیو کٹمب کم کا دیا پیغام

سنت سنسد میں بیرون ملک مقیم ہندوستانیوں اور خاص طور پر نئی نسل کو اپنی ثقافتی جڑوں سے جوڑے رکھنے کا معاملہ بھی نمایاں رہا۔

نئی دہلی: سنت سنسد میں بیرون ملک مقیم ہندوستانیوں اور خاص طور پر نئی نسل کو اپنی ثقافتی جڑوں سے جوڑے رکھنے کا معاملہ بھی نمایاں رہا۔ سنتوں نے کہا کہ اپنی زبان، روایات، تہذیب، اقدار اور سنسکار سے وابستگی آنے والی نسلوں کے لیے شناخت اور خود اعتمادی کی بنیاد بن سکتی ہے۔ انگلینڈ کی سرزمین پر پہلی مرتبہ منعقد ہونے والی تاریخی سنت سنسد کا تیسرا اور مرکزی پروگرام 9 اگست 2026 کو لندن کے درشن دربار میں شاندار ماحول کے درمیان اختتام پذیر ہوا۔ سناتن ثقافت، روحانی اقدار اور انسانیت کا پیغام دینے والے اس اہم پروگرام میں ہندوستان اور بیرون ملک سے پہنچنے والے متعدد سنتوں، مہاتماؤں اور روحانی گروؤں نے شرکت کی۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں عقیدت مند اور سادھ سنگت بھی موجود رہی۔ بھارتی خبریں سچکھنڈ نانک دھام کی جانب سے منعقد کی گئی اس سنت سنسد کا مرکزی موضوع ''یعنی برادریوں کو جوڑنے کے لیے تنوع میں اتحاد'' رکھا گیا تھا۔ منتظمین کے مطابق پروگرام کا مقصد مختلف برادریوں، مذاہب اور روایات کے درمیان باہمی رابطے اور ہم آہنگی کو فروغ دینا تھا۔ اس کے ساتھ ہی سناتن اقدار اور روحانی نظریات کو عالمی سطح پر پہنچانے کی کوشش بھی کی گئی۔ سنت سنسد کے مرکزی پروگرام کا آغاز داس

دھرم کے سربراہ سنت تریلوچن درشن داس جی مہاراج کے روحانی کیرتن اور بھجنوں سے ہوا۔ اس کے بعد ہندوستان اور بیرون ملک سے آئے متعدد معروف سنتوں اور روحانی رہنماؤں نے اسٹیج سے اپنے خیالات پیش کیے۔ رشی کیش کے پرمارتھ نکیتن سے وابستہ سوامی چدانند سرسوتی جی مہاراج اور مہامنڈلیشور سوامی یتندرانند گری جی سمیت کئی سنتوں کی موجودگی نے تقریب کی اہمیت مزید بڑھا دی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سنتوں نے عالمی امن، باہمی محبت، بھائی چارے، ہم آہنگی اور انسانی فلاح پر خصوصی زور دیا۔ مقررین نے کہا کہ موجودہ دور میں معاشرہ مختلف چیلنجز سے دوچار ہے، ایسے وقت میں مذہب اور برادری کی حدود سے بالاتر ہو کر ایک دوسرے کو سمجھنا اور احترام کرنا ضروری ہے۔ سنتوں نے سرو دھرم سمان و یعنی تمام مذاہب کے درمیان ہم آہنگی کو معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کا ایک اہم ذریعہ قرار دیا۔ سنت سنسد میں بیرون ملک مقیم ہندوستانیوں اور خاص طور پر نئی نسل کو اپنی ثقافتی جڑوں سے جوڑے رکھنے کا معاملہ بھی نمایاں رہا۔ سنتوں نے کہا کہ اپنی زبان، روایات، تہذیب، اقدار اور سنسکار سے وابستگی آنے والی نسلوں کے لیے شناخت اور خود اعتمادی کی بنیاد بن سکتی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ بیرون ملک رہنے والی نئی نسل کو اپنی تہذیبی وراثت سے واقف کرانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ پروگرام کے اختتام پر دور دراز علاقوں سے آنے والی سادھ سنگت اور عقیدت مندوں کے لیے مہا پرساد اور 'گرو کا اٹوٹ لنگر' کا انتظام کیا گیا۔ بڑی تعداد میں لوگوں نے پرساد حاصل کیا اور سنتوں سے آشیرواد لیا۔ اس طرح لندن میں منعقد ہونے والی تاریخی سنت سنسد، اتحاد، بھائی چارے، باہمی احترام اور انسانیت کا پیغام عام کرتے ہوئے اختتام پذیر ہوئی۔ تقریب نے عالمی سطح پر ہندوستانی روحانی روایات اور سناتن اقدار کے پیغام کو اجاگر کرنے کا ایک اہم موقع فراہم کیا۔

بنگلہ دیش میں 15 اگست کو منایا جاتا ہے سوگ

ملک کے بانی شیخ مجیب الرحمن اور ان کے خاندان کے کئی لوگوں کا اسی دن ہوا تھا بے رحمی سے قتل

ڈھاکہ: آزادی کے صرف ساڑھے تین سال بعد 15 اگست 1975 کی رات فوج کے کچھ اہلکاروں نے ڈھاکہ کے دھان منڈی علاقے میں واقع ان کی رہائش گاہ پر حملہ کر دیا۔ اس حملے میں شیخ مجیب الرحمٰن، ان کی اہلیہ شیخ فضیلۃ النساء مجیب، بیٹے شیخ کمال، شیخ جمال، شیخ رسیل اور بہوؤں سمیت خاندان کے 18 افراد مارے گئے۔ اس وقت ان کی دو بیٹیاں، شیخ حسینہ اور شیخ ریحانہ، بیرونِ ملک تھیں، اس لیے وہ محفوظ رہیں۔ بنگلہ دیش میں ہر سال 15 اگست کو 'قومی یوم سوگ' منایا جاتا ہے۔ اسی دن ملک کے بانی اور بابائے قوم شیخ مجیب الرحمٰن کو ان کے خاندان کے بیشتر افراد کے ساتھ قتل کر دیا گیا تھا۔ 14 اگست 1975 کو ڈھاکہ میں واقع ان کی رہائش گاہ پر فوجی حملے میں شیخ مجیب الرحمٰن اور ان کے خاندان کے بیشتر افراد کو بے رحمی سے قتل کیا گیا تھا۔ شیخ مجیب الرحمٰن کو 'بنگ بندھو' بھی کہا جاتا ہے، جس کا مطلب 'بنگال کا دوست' ہے۔ اس دن کو ملک کے بانی کی قربانی اور خدمات کو یاد کرنے کے لیے 1996 سے سرکاری طور پر قومی یوم سوگ کے طور پر منایا جانے لگا۔ اس موقع پر عام تعطیل کا بھی اعلان کیا گیا تھا۔ شیخ مجیب الرحمٰن نے 1948 ہی سے مشرقی پاکستان میں بنگالی زبان اور ثقافت کے حقوق کے لیے تحریک شروع کر دی تھی۔ 1971 میں 7 مارچ کو سوہروردی اودھیان میں ان کی تاریخی تقریر نے لاکھوں بنگالیوں کو تحریکِ آزادی کے لیے آمادہ کیا۔ 16 دسمبر 1971 کو پاکستان سے الگ ہو کر بنگلہ دیش ایک آزاد ملک بنا اور شیخ مجیب اس کے پہلے صدر بنے۔ تاہم پاکستان سے آزادی کے صرف ساڑھے تین سال بعد 15 اگست 1975 کی رات فوج کے کچھ اہلکاروں نے ڈھاکہ کے دھان منڈی علاقے میں واقع ان کی رہائش گاہ پر حملہ کر دیا۔ اس حملے میں شیخ مجیب الرحمٰن، ان کی اہلیہ شیخ فضیلۃ النساء مجیب، بیٹے شیخ کمال، شیخ جمال، شیخ رسیل اور بہوؤں سمیت خاندان کے 18 افراد مارے گئے۔ اس وقت ان کی دو بیٹیاں، شیخ حسینہ اور شیخ ریحانہ، بیرونِ ملک تھیں، اس لیے وہ محفوظ رہیں۔ 1981 سے 15 اگست کو قومی یوم سوگ کے طور پر منانے کی روایت شروع ہوئی۔ 1996 میں جب عوامی لیگ اقتدار میں آئی تو اس دن کو سرکاری تعطیل قرار دیا گیا۔ تاہم، 2024 میں بنگلہ دیش میں شدید تشدد کے دوران شیخ حسینہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ اس کے بعد محمد یونس کی قیادت میں عبوری حکومت نے ملک کی باگ ڈور سنبھالی۔ یونس کی قیادت والی حکومت نے کچھ عرصے کے لیے قومی یوم سوگ کی تعطیل ختم کر دی تھی، تاہم شدید احتجاج کے بعد اسے دوبارہ بحال کر دیا گیا۔ قومی یوم سوگ بنگلہ دیش کی جمہوریت، آئین اور تحریک آزادی کے جذبے کو یاد کرنے کا بھی دن ہے۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

یوپی میں الیکشن جیتنے پر یوگی حکومت خواتین کو دیگی پچاس ہزار

کیا بی جے پی کو اس بات کا ڈر ہے کہ رام مندر میں چندہ چوری سے 2027ء کے اسمبلی انتخابات میں اسے اپوزیشن پریشان کرسکتی ہے؟ یہاں تک کہ اپوزیشن مندر مسئلہ کے نتیجہ میں بی جے پی کو شکست سے دوچار کرسکتی ہے؟ یہ سوالات اس لئے پیدا ہو رہے ہیں کیوں کہ یوگی حکومت اب خواتین کو کاروبار شروع کرنے کیلئے 50 پچاس ہزار روپئے کی رقم دے رہی ہے۔ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ کی زیر قیادت یوپی کی بی جے پی حکومت نے مالی مدد کے نام پر خواتین کو رقم دینے جارہی ہے اس کا باضابطہ اعلان نہیں کیا گیا مگر یہ خبر اب کئی جگہوں پر شائع ہوچکی ہے کہ یوپی کی خواتین کو پہلی قسط میں ہی 20 ہزار روپئے دیئے جائیں گے اور اس کے بعد 10 دس ہزار تین اقساط میں دیئے جائیں گے۔ یوپی حکومت کی طرف سے ان خبروں کی کوئی تصدیق نہیں کی گئی ہے۔ خواتین کے پاس اس پیسے کو لے کر بزنس کے کیا منصوبے ہیں، پتہ نہیں۔

روش کمار

کیا بی جے پی کو اس بات کا ڈر ہے کہ رام مندر میں چندہ چوری سے 2027ء کے اسمبلی انتخابات میں اسے اپوزیشن پریشان کرسکتی ہے؟ یہاں تک کہ اپوزیشن مندر مسئلہ کے نتیجہ میں بی جے پی کو شکست سے دوچار کرسکتی ہے؟ یہ سوالات اس لئے پیدا ہو رہے ہیں کیوں کہ یوگی حکومت اب خواتین کو کاروبار شروع کرنے کے لئے 50 پچاس ہزار روپئے کی رقم دے رہی ہے۔ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ کی زیر قیادت یوپی کی بی جے پی حکومت نے مالی مدد کے نام پر خواتین کو رقم دینے جارہی ہے اس کا باضابطہ اعلان نہیں کیا گیا مگر یہ خبر اب کئی جگہوں پر شائع ہوچکی ہے کہ یوپی کی خواتین کو پہلی قسط میں ہی 20 ہزار روپئے دیئے جائیں گے اور اس کے بعد 10 دس ہزار تین اقساط میں دیئے جائیں گے۔ یوپی حکومت کی طرف سے ان خبروں کی کوئی تصدیق نہیں کی گئی ہے۔ خواتین کے پاس اس پیسے کو لے کر بزنس کے کیا منصوبے ہیں، پتہ نہیں۔ حکومت کے پاس خواتین کے لئے کیا پلان ہے کہ وہ اس رقم سے کاروبار کرسکیں گی یا نہیں۔ عام طور پر حکومت مدرا لون دے کر چھوٹے بیوپاریوں کو مدد کا دعویٰ کرتی ہے۔ اس مدرا لون کے رہتے خواتین کو الگ سے 50 ہزار روپئے کیوں دیئے جارہے ہیں؟ دوسری طرف اپوزیشن ہر دن پارلیمنٹ کے باہر ایسے پوسٹر لے کر آتا رہا کہ چندہ کس نے لوٹا، سماج وادی پارٹی کے تمام ارکان نے اس موضوع کو پارلیمنٹ کے اندر تک پہنچادیا۔ کانگریس اور ترنمول کانگریس کے ارکان پارلیمان بھی نعرے لگاتے رہے کہ چندہ چور گدی چھوڑ۔ پرینکا گاندھی نے کہا کہ رام مندر بنانے کے لئے ملک کے عوام نے چندہ دیا تھا، افتتاح کرنے وزیر اعظم نریندر مودی گئے تو ان ہی کو اس کا جواب دینا چاہئے۔ اپوزیشن ارکان پارلیمان کئی دنوں سے پارلیمنٹ کے احاطہ میں چند جمع کررہے تھے، اس پیسے کا عطیہ یا چندہ دہلی کے ہنومان مندر کو دے دیا گیا ہے۔ حکومت کے خزانہ میں بھی پیسہ عوام کا ہے اب اسے لٹانے کی تیاری چل رہی ہے، کیا اسی لئے ایودھیا کو لے کر بی جے پی پھنس گئی ہے۔ 2024ء میں ایودھیا کی نشست ہار گئی، اسے شرمندہ ہونا پڑا اور 2027ء کے لئے بی جے پی کو لگ رہا ہے کہ مندر کا موضوع اس مرتبہ اپوزیشن کے ہاتھوں میں چلا جائے گا۔ وہ چندہ چوری اور ٹرسٹ کے پیسے سے ایودھیا میں کروڑوں روپئے سے زمین کی خریدی کا حساب مانگنے لگے گا تو اس سے پہلے ہی خواتین کے کھاتے میں 50 ہزار روپئے بھیج کر مسئلہ غیر اہم کردیتے ہیں۔ اس موضوع کے جواب میں بی جے پی اپنے دس سال کی ترقی بھی تو دکھاسکتی ہے۔ کیا وہ کافی نہیں؟ یا دس سال بعد دکھانے لائق ترقی ہی نہیں ہوئی۔ اگر ووٹ لینے کے لئے پچاس ہزار روپئے تقسیم کرنے پڑے پھر 11 ہزار کروڑ لگا کر نوئیڈا کے پاس ایرپورٹ بنانے کا کیا فائدہ۔ 2021ء میں کشی نگر انٹرنیشنل ایرپورٹ کا افتتاح کیا گیا تب اسے لے کر پورانچل کے عوام کو بہت سے خواب دکھائے گئے مگر اب یہی ایرپورٹ ٹھپ پڑا ہے۔ اڑان یوجنا کے تحت خواب دکھانے کے لئے جیسے ویسے ایرپورٹ بنادیئے گئے جن میں سے اب کئی بند ہیں یا پروازیں وہاں یکا دکا رہ گئی ہیں۔ بتایا جارہا ہے کہ اتر پردیش میں اتنی زیادہ اقتصادی سرگرمیاں نہیں ہو رہی ہیں جن کا دعویٰ کیا جارہا ہے۔ لکھنؤ۔ کانپور ایکسپریس کی مثال آپ کے سامنے پیش ہے۔ افتتاح کے ایک ماہ کے اندر ہی اس پر 60 سے

زیادہ گڑھے بن گئے جگہ سڑک دھنسنے کی خبر آگئی۔ دو ہفتہ بھی یہ ایکسپریس وے نہیں چل پایا اور اس کو درست کروانا پڑگیا۔ ابھی تک اس ایکسپریس وے کو بنانے والی کمپنی کے یہاں ای ڈی یا سی آئی ڈی نے چھاپے نہیں مارے ہیں تو جو انفراسٹرکچر ترقی کی علامت تھا لگتا ہے اس الیکشن میں کرپشن اور رشوت خوری کی علامت بننے جارہا ہے۔ یہ دور مصنوعی ذہانت کا ہے۔ یوپی اور بہار ہندوستان کی دو بڑی آبادی والی ریاستیں ہیں جن میں AI کو لے کر کیا تیاری ہو رہی ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ بہار الیکشن کے وقت بی جے پی نے وعدہ کیا تھا کہ بہار کو AI کا ہب بنادیں گے۔ کیا ہو رہا ہے؟ اسی سال یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ یوپی میں اے آئی یونیورسٹی بنے گی۔ اے آئی پارک بنائے جائیں گے۔ ان سب معاملوں میں کیا ہو رہا ہے، ان پر الیکشن کیوں نہیں ہو رہا ہے۔ دوسری طرف دنیا بھر میں لوگوں کے کام کے کرنے کا طریقہ بدل رہا ہے۔ کمپنیوں میں سیل اسٹاف سے لے کر ڈیولپر تک کے کام کرنے کے طریقوں میں اے آئی ٹولس نے تیزی سے اپنی جگہ بنالی ہے۔ سیل سے جڑے لوگ تو AI کی مدد سے اپنی رپورٹ بنانے اور صحیح کمپنی کا پتہ لگانے میں کافی آگے نکل چکے ہیں۔ دس دس DASH BOARD سنبھالنے کی بجائے AI پہلے ہی آپ کی رپورٹ تیار کردیتا ہے جہاں اتنے AI ٹولس اور اپ ڈیٹ ہیں وہاں یہ سمجھ پانا ہی مشکل ہے کہ چیاٹ جی پی ٹی سیکھیں یا کلاؤڈ یا جیمینائی، کوڈیکس اور ایجنٹس بہتر ہیں۔ یوپی میں ڈبل انجن کی حکومت رہی۔ 2014ء سے مودی حکومت کو بھی یوپی کی حکومت کا ایک انجن بتایا گیا۔ 2017ء سے یوگی آدتیہ ناتھ چیف منسٹر ہیں لگتا ہے اس ڈبل انجن میں اس بار 50 ہزار روپئے E-20 ملایا جانے والا ہے۔ یوپی نے مذہب کو بھی روزگار کا ایک شعبہ بنا کر مذہبی اسکیمات پر جم کر پیسے خرچ کئے۔ ایودھیا کی دیوالی پر کروڑوں روپئے بہائے گئے۔ کمبھ کے انتظام پر ہزاروں کروڑوں روپئے خرچ کیے گئے، سب کا کیا نتیجہ نکلا۔ یوم آزادی کی جھانکیوں کو دیکھئے 2022ء میں کاشی وشوا ناتھ کاریڈار کی جھانکی، 2024ء میں پران پرتیشٹھا کی جھانکی اور 2025ء میں مہاکمبھ کی جھانکی مندر کے ساتھ ساتھ ایرپورٹ اور فیاکٹری کو بھی رکھا جاتا رہا۔ یہ بتانے کے لئے کہ مذہب اور ترقی ملکر یوپی کو آسمان پر پہنچادیں گے۔ کمبھ کے وقت اخبارات میں کتنی رپورٹس شائع ہوئیں کہ ریکارڈ سیاحت ہو رہی ہے اور وہی کمبھ بھگدڑ اور افراتفری کا شکار ہوگیا۔ مذہب اور ترقی کو ملا کر فارمولا بنایا گیا لیکن اب اس فارمولے میں 50 ہزار روپئے کا E-20 بانٹنے کا عنصر جوڑا جارہا ہے کیوں کہ رام مندر میں ڈکیتی ہوگئی ہے اور ترقی سے لوگوں کو بھلا نہیں ہوا، اتنا جتنا خواب دکھایا گیا۔ مذہب کے شعبہ میں ہزاروں کروڑ خرچ کرنے کے بعد کتنے روزگار پیدا ہوئے یا دو چار باباؤں کو ہی فائدہ پہنچا کسی بات کی کوئی آڈٹ نہیں۔ اگر روزگار پیدا ہوا ہے تو تب کیوں الیکشن جتنے کے لئے پیسے بانٹنے کی ترکیب نکالی جارہی ہے۔ 2024ء میں پران پرتیشٹھا سے پہلے اسی طرح کی خبروں سے ماحول بنایا گیا۔ رام مندر کے افتتاح سے یوپی 4 لاکھ کروڑ سے زائد کی مالک ہوجائے گی۔ ایس بی آئی ریسرچ میں یہ بات بتائی گئی۔ آخر کہاں ہے اس طرح کی ریسرچ کرنے والے پیپر تیار کرنے والے؟ ریسرچ کرنے والا دانشور بتائے کہ چار لاکھ کروڑ روپئے کا فائدہ ہوا ہے یا نہیں۔ اب تو اس مندر میں چڑھاوے میں ڈکیتی ہوگئی۔ چندہ چوری کے بعد سے رام مندر میں لوگوں کے درشن اور چڑھاوے میں کمی کی خبریں آنے لگیں۔ ایودھیا میں ہی کتنا روزگار پیدا ہوا ایک ضلع کا سروے آنا کیا کوئی بہت مشکل کام ہے، ابھی تک بتادیا جاسکتا تھا لیکن یہ بھی صاف نہیں کہ SIT کی تحقیقات میں کیا سامنے آیا ہے۔ رپورٹ عام قسم کی نہیں۔ چمپت رائے کو لے کر ابھی تک خبریں آرہی ہیں کہ ان کا رویہ جیسے کا ویسا ہے۔ جب چندہ چوری پکڑی گئی تب ہی یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا اس موضوع پر بیان بازی نہیں ہونی چاہئے تب کس موضوع یا مسئلہ پر بیان بازی ہونی چاہئے۔ ترقی پر بیان بازی ہوتی مگر اب الیکشن 50 ہزار روپئے سے لڑا جارہا ہے۔ الیکشن سے پہلے 50 ہزار روپئے خواتین کے کھاتے میں جمع کروانا یا تقسیم کرنا کچھ اور بھی کہتا ہے جس ریاست کے رائے دہندوں کے ایک حصہ کو مسلمانوں کے خلاف نفرت کی آندھی میں جھونکا گیا ان کی خوشی کے لئے کسی مسلمان کے گھر پر بلڈوزر چلادیا گیا۔ اب اسی ووٹر سے ووٹ لینے کے لئے 50 ہزار روپئے بھی دینے پڑیں گے۔ ہم نے کئی مرتبہ کہا ہے کہ سیاست میں مذہب کا استعمال جب جب ہوتا ہے عوام کا ضمیر مرجاتا ہے۔ مذہب کا نقصان تو ہوتا ہی ہے سیاست کی بھی بھیانک حالت ہوجاتی ہے لیکن دونوں کا اس سے زیادہ خرابی نہیں ہوسکتی کہ جس یوپی میں ان ہی دو موضوعات چھائے رہے ہیں اس کے دم پر بی جے پی اپوزیشن کو للکارتی رہی ہے اب وہی بی جے پی 50 ہزار روپئے خواتین کے کھاتے میں جمع کروانے جارہی ہے تاکہ ووٹ مل جائے۔ ہندوستان میں فرقہ واریت کی سیاست نے سب سے زیادہ ارکان اسمبلی اور ارکان پارلیمان بنائے ہیں کسی اور دوسرے مسئلہ نے نہیں لیکن اب وہی سیاست لگتا ہے چل نہیں پارہی ہے پٹھ گئی ہے اسے چلائے رکھنے کے لئے فرقہ واریت کو TRANSACTIONAL بنایا جارہا۔ مطلب نفرت کریں گے لیکن صرف نفرت سے کام نہیں چلے گا ووٹ تب دیں گے جب 50 ہزار روپئے ملیں گے۔ اتر پردیش کی یوگی حکومت 2027ء کے اسمبلی انتخابات سے قبل خواتین کو مالی امداد کے طور پر مجموعی طور پر 20,50,000 روپے دینے کی ایک بڑی اسکیم پر غور کررہی ہے، تاہم حکومت کی طرف سے ابھی تک اس کا کوئی باضابطہ اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق، یہ قدم مدھیہ پردیش، بہار اور مہاراشٹر کی طرز پر خواتین ووٹرز کو راغب کرنے اور انہیں معاشی طور پر مضبوط بنانے کے لیے اٹھایا جارہا ہے۔ رقم کی تقسیم: رپورٹس کے مطابق، مستحق خواتین کو کل 50,000 روپے دیے جاسکتے ہیں، جو قسطوں میں ملیں گے۔ سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے اس پر ردعمل دیتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ اگر یوپی میں ان کی حکومت بنتی ہے تو وہ خواتین کو یکمشت 40,000 دیں گے۔ واضح رہے کہ اس منصوبے کی حتمی منظوری، مستحق خواتین کی اہلیت کا معیار اور رقم کی تقسیم کا حتمی طریقہ کار حکومت کی طرف سے باضابطہ اعلان کے بعد ہی واضح ہوسکے گا۔

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA
۱۷/اگست۔ ۲۰۲۶

کہاں ہیں کروڑوں ملازمتیں؟

ملک میں بیروزگاری اور ملازمتوں کا فقدان ایک سنگین مسئلہ ہے۔ کروڑوں نوجوان ملازمتوں اور نوکریوں کی تلاش میں ہیں اور انہیں ناکامی ہی ہاتھ آرہی ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے مسلسل حکومت سے سوال کیا جارہا ہے کہ اس نے اب تک ملازمتوں کی فراہمی میں کیا اقدامات کئے ہیں۔ یہ سوال کیا جارہا ہے کہ سالانہ دو کروڑ نوکریاں فراہم کرنے کا وعدہ پورا کیوں نہیں کیا گیا۔ بیروزگاری بڑھتی جارہی ہے اور یہی حال کچھ مہنگائی کا بھی ہے۔ حال ہی میں ملک کی پانچ ریاستوں میں ہوئے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کو جو کراری شکست ہوئی ہے اس کی وجہ بھی یہی سمجھی جارہی ہے کہ بی جے پی حکومتوں نے روزگار کی فراہمی میں کوئی کام نہیں کیا ہے۔ خاص طور پر مدھیہ پردیش، راجستھان اور چھتیس گڑھ میں جس طرح سے بی جے پی کو شکست ہوئی ہے سمجھا جارہا ہے کہ وہاں ملازمتوں کے فقدان اور بیروزگاری نے بی جے پی کی شکست میں اہم رول ادا کیا ہے۔ کانگریس پارٹی اور دوسری اپوزیشن جماعتیں مسلسل حکومت سے اس مسئلہ پر سوال کررہی ہیں لیکن حکومت نے اس پر کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ اب جبکہ آئندہ لوک سبھا انتخابات کا وقت قریب آتا جارہا ہے یہ مسئلہ اور بھی اہمیت حاصل کرتا جارہا ہے۔ کروڑوں نوجوانوں میں بے چینی بڑھتی جارہی ہے اور وہ ملازمتوں کے شدت سے متلاشی ہیں۔ ایسے میں اب اچانک ہی وزیر اعظم نریندر مودی نے دعوی کردیا ہے کہ ان کی حکومت نے گذشتہ ساڑھے چار سال میں کروڑوں روزگار فراہم کردئے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کروڑوں روزگار فراہم کئے گئے ہیں تو آخر یہ ملے کس کو ہیں۔ اگر واقعی روزگار فراہم کئے گئے ہیں تو پھر نوجوانوں میں بے چینی کی کیفیت کیوں پیدا ہورہی ہے۔ کیوں اپوزیشن جماعتوں کے سوال اٹھ رہے ہیں۔ حکومت پھر ان کو جواب کیوں نہیں دے رہی ہے۔ حکومت کو یہ وضاحت کرنے کی ضرورت ہے کہ اس نے کس سال میں کتنے روزگار فراہم کئے ہیں۔ کس شعبہ میں کتنی ملازمتیں نوجوانوں کو حاصل ہوئی ہیں اور بیروزگاری کی حقیقی شرح اب کیا رہ گئی ہے۔؟ گذشتہ دنوں ہی میں حکومت کی جانب سے اعلی طبقات کے معاشی کمزور افراد کو بھی 10 فیصد تحفظات فراہم کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اگر حکومت نے واقعی کروڑوں روزگار فراہم کردئے ہیں تو پھر مزید نئے تحفظات فراہم کرنے کی ضرورت کیا آن پڑی تھی؟۔ پہلے ہی سے تحفظات کی شرح سپریم کورٹ کی مقررہ حد سے بڑھنے لگی تھی اب مزید 10 فیصد تحفظات کی فراہمی کا جواز کیا ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ تحفظات فراہم کرنے کیلئے معاشی کمزوری کی جو حد مقرر کی گئی ہے وہ بھی 8 لاکھ سالانہ آمدنی تک رکھی گئی ہے۔ یہ سب کچھ ایک مذاق ہے اور ایسا لگتا ہے کہ اب انتخابی سرگرمیوں کی شدت کے دوران وزیر اعظم مودی اور ان کے بی جے پی کے رفقائے کار ایک بار پھر جملہ بازیوں میں مصروف ہوگئے ہیں۔ جس طرح سے گذشتہ انتخابات کے دوران کالا دھن واپس لاکر ہر ایک شہری کے کھاتے میں لاکھوں روپئے جمع کروانے کا وعدہ کرکے اسے جملہ قرار دیدیا گیا اور عوام کو گمراہ کیا گیا اسی طرح اب ملازمتوں کی فراہمی پر کھوکھلے دعوے اور دروغ گوئی کرتے ہوئے ایک بار پھر عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ حقیقت میں جو صورتحال وہ انتہائی مختلف ہے۔ نوجوانوں کی بے چینی اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ انہیں روزگار ملا نہیں ہے بلکہ جو روزگار اور ملازمتیں پہلے ہی سے موجود تھیں وہ بھی نوٹ بندی اور جی ایس ٹی کی وجہ سے ختم ہوگئی ہیں۔ مرکزی حکومت کے وزرا کی جانب سے مختلف موقعوں پر بلند بانگ دعوے تو کئے جاتے رہے ہیں لیکن ملازمتوں کے مسئلہ پر کوئی واضح موقف اختیار نہیں دیا گیا تھا۔ حالیہ عرصہ میں مرکزی وزیر نتن گڈکری نے ایک موقع پر کہا تھا کہ تحفظات فراہم کرنے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ کوئی ملازمتیں موجود ہی نہیں ہیں۔ جب حقیقت میں ایسا ہے تو پھر وزیر اعظم کے دعوی کے مطابق کروڑ ہا ملازمتیں کہاں سے فراہم کی گئی ہیں؟۔ صرف جملہ بازیوں کے ذریعہ عوام کو گمراہ کرنے کی بجائے وزیر اعظم کو حکومت کے سربراہ کی حیثیت سے یہ وضاحت کرنی ہوگی کہ آخر کروڑ ہا ملازمتیں کہاں اور کس کو فراہم کی گئی ہیں۔

روز نامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

چانکیہ، خوف اور نئی نسل
امیت شاہ کی سیاست کا بدلتا ہوا سوال

یہ مضمون محض امیت شاہ کی سیاسی شخصیت، عروج یا موجودہ حیثیت کا جائزہ نہیں، بلکہ ہندوستانی سیاست میں طاقت، خوف، سیاسی ہیبت، پارلیمانی جواب دہی اور نئی نسل کے بدلتے ہوئے رویّے کو سمجھنے کی ایک کوشش ہے۔ مضمون کا بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا وہ سیاسی شبیہ، جس نے گزشتہ ایک دہائی میں امیت شاہ کو "چانکیہ" اور ایک غیر معمولی انتخابی حکمتِ عملی ساز کے طور پر قائم کیا، آج بھی اسی قوت کے ساتھ موجود ہے، یا Gen Z کے سوالات، بے خوف طرزِ اظہار اور اقتدار سے نئے تعلق نے سیاست کی پرانی نفسیات کو تبدیل کرنا شروع کردیا ہے؟ خصوصاً حالیہ پارلیمانی صورتِ حال کے تناظر میں مضمون یہ سوال اٹھاتا ہے کہ پارلیمنٹ کی عمارت میں موجود ہونا اور پارلیمنٹ کے سامنے جواب دہ ہونا کیا ایک ہی بات ہے؟ اسی طرح اس میں یہ سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ خوف اور "خوف کی نفسیات" میں کیا فرق ہے، سیاسی طاقت کب حقیقی اختیار سے آگے بڑھ کر اجتماعی تصور پر اثر انداز ہونے لگتی ہے، اور جب ایک نئی نسل اس تصور سے مرعوب ہونے کے بجائے اس سے سوال کرنا شروع کردے تو سیاست کے لیے اس کے کیا معنی ہوتے ہیں۔ میں نے کوشش کی ہے کہ مضمون کسی شخصیت کی مدح یا مذمت بننے کے بجائے ایک سنجیدہ سیاسی و جمہوری مطالعہ رہے؛ جہاں امیت شاہ کی تنظیمی اور انتخابی صلاحیتوں کا اعتراف کیا گیا ہے، وہیں اقتدار، اداروں، خوف اور جواب دہی سے متعلق مشکل سوالات سے بھی گریز نہیں کیا گیا۔ امید ہے کہ موجودہ سیاسی و سماجی تناظر میں یہ مضمون آپ کے قارئین کے لیے فکر و مکالمے کا باعث بنے گا اور آپ اسے اپنے مؤقر اخبار/رسالے میں اشاعت کے لائق سمجھیں گے۔

اسلامی جوہری جمہوریہ برطانیہ

خونی ریاست اسرائیل کے وزیر اعظم بنجامین نیتن یاہو نے جنہیں دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد مانا جاتا ہے، نے اپنے ایک حالیہ انٹرویو میں برطانیہ کو طنزیہ طور پر 'اسلامی جمہوریہ برطانیہ' قرار دیا اور کہا کہ وہ مستقبل میں 'جوہری ہتھیار رکھنے والی پہلی اسلامی جمہوریہ بن سکتا ہے'، برطانوی حکومت نے اس بیان کو ناقابل قبول قرار دیکر احتجاج کیا ہے۔ اسرائیل کی جانب سے فلسطینیوں پر ہونے والے شدید مظالم، بدترین بربریت اور غیر انسانی رویہ نے دنیا کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے جسکے پیش نظر دنیا بھر میں بے چینی اور تشویش پائی جاتی ہے، موجودہ حالات میں کئی ممالک کی اسرائیل کے تئیں پالیسی اب تبدیل ہورہی ہے، اسرائیل اور برطانیہ کے تعلقات میں بھی تلخی اور کشیدگی پیدا ہوئی ہے جس سے بوکھلا کر نیتنیاہو بہکی بہکی شر پسندانہ باتیں کرنے لگے ہیں، انکا مذکورہ بیان بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ برطانیہ نہ تو اسلامی ملک ہے اور نہ جمہوری (یہ اعزاز تو پاکستان کو حاصل ہے) مگر کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق اسرائیلی وزیر اعظم نے برطانیہ کو اسلامی جوہری جمہوریہ قرار دے دیا جو مضحکہ خیز ہے۔

یہ دن ہمیں لاکھوں شہیدوں کی بدولت نصیب ہوا

مدرسہ قادریہ سرولا ہماچل پردیش میں یوم آزادی کی تقریب مسرت وشادمانی کیساتھ منائی گئی، طلبہ نے راشٹریہ ترانہ اور ملک کی آزادی میں مدارس کے عظیم حصہ داری پر اظہار خیال کیا۔ جس میں علاقہ کے ہندو، مسلم اور سکھ شخصیات نے شرکت کی۔ غلامی کی جکڑ بندیوں سے خلاصی اور آزادی کیلئے ہر مذہب وملت کے لوگوں نے شانہ بشانہ قربانیاں پیش کیں ہیں۔ سب سے پہلے اس کا احساس کہ ملک آہستہ آہستہ غلامی کا اسیر ہوتا جارہا ہے مولانا فضل حق خیرآبادی، مولانا حسرت موہانی اور شیر میسور ٹیپو سلطان کو ہوا اس کے بعد آزادی کا بگل حضرت مولانا محمود الحسن شیخ الہند، کرم چند موہن داس مہاتما گاندھی، مولانا ابوالکلام آزاد، بلب بھائی پٹیل، مولانا حسین احمد مدنی اور چندر شیکھر آزاد جیسے ۸۰ ہزار علماؤں نے آزادی کا پرچم لہرایا۔ ۱۸۴۷ء سے ۱۸۵۷ء تک ہزاروں افراد گھر سے بے گھر، ہزاروں جانیں شہید ہوئیں، عورتیں بیوہ، بچے یتیم ولاوارث ہوئے۔ ان میں لاکھوں علماء کو پھانسی کے پھندوں پر لٹکایا گیا تین لاکھ قرآن کریم جلائے گئے سرفروشوں کی قربانیوں کے بعد یہ ملک آزاد ہوا۔

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگر کسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظر عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

پندرہ اگست: آزادی کا جشن یا عہدِ وفا؟

افتخار احمد قادری

15 اگست ہندوستان کی تاریخ کا وہ تابناک دن ہے جب ایک طویل اور صبر آزما جدوجہد کے بعد اس سرزمین نے برطانوی استعمار کی غلامی سے نجات حاصل کی۔ یہ تقویم کا ایک ہندسہ، قومی تعطیل کا دن، پرچم کشائی، قومی ترانے اور سرکاری تقریبات تک محدود ایک رسمی موقع نہیں بلکہ ہندوستان کے اجتماعی حافظے میں آزادی، قربانی، جدوجہد، استقامت اور عزمِ نو کی علامت کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ وہ دن ہے جب ہم اپنے ان اسلاف کو یاد کرتے ہیں جنہوں نے آزادی کی صبح دیکھنے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، جلاوطنی قبول کی، پھانسی کے پھندے کو گلے لگایا اور اپنے آپ کو ہندوستان کے کل کے لیے قربان کر دیا۔

15 اگست 1947ء کو ہندوستان آزاد ہوا تو آزادی کی اس صبح کے پیچھے ایک طویل داستان تھی۔ یہ داستان صرف چند معروف رہنماؤں کے ناموں تک محدود نہیں، بلکہ اس میں لاکھوں ایسے مردوزن کی قربانیاں شامل ہیں جن کے نام تاریخ کے صفحات پر شاید پوری طرح محفوظ نہ ہو سکے مگر جن کے لہو نے آزادی کی بنیادوں کو مضبوط کیا۔ کسی نے اپنے گھر کو خیرباد کہا، کاروبار چھوڑا، تعلیم ادھوری چھوڑی، جیل کی سلاخوں کے پیچھے برسوں گزارے اور کسی نے اپنی جان تک وطن کی آزادی کے لیے نچھاور کر دی۔

آزادی کبھی خیرات میں نہیں ملتی۔ آزادی کے لیے قربانی دینی پڑتی ہے، جدوجہد کرنی پڑتی ہے، مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اپنے مقصد پر ثابت قدم رہنا پڑتا ہے۔ ہندوستان کی آزادی بھی ایک دن یا ایک سال کی کوشش کا نتیجہ نہیں تھی۔ اس کے پیچھے کئی دہائیوں کی مزاحمت، بغاوت، سیاسی جدوجہد، فکری بیداری اور عوامی تحریکیں کارفرما تھیں۔ 1857 کی جدوجہد سے لے کر 1947ء کی آزادی تک ہندوستان کے مختلف علاقوں میں آزادی کی خواہش مسلسل پروان چڑھتی رہی۔ 1857ء کی جنگِ آزادی ہندوستان کی تاریخ کا ایک ایسا باب ہے جسے 15 اگست کے موقع پر خصوصی طور پر یاد کیا جانا چاہیے۔ اس جدوجہد میں مختلف مذاہب، طبقات اور علاقوں کے لوگوں نے برطانوی اقتدار کے خلاف مزاحمت کی۔ بہادر شاہ ظفر، رانی لکشمی بائی، نانا صاحب، تاتیا ٹوپے، مولوی احمد اللہ شاہ، علامہ فضل حق خیرآبادی اور بے شمار دوسرے افراد اس عہد کی مزاحمتی تاریخ کا حصہ بنے۔ اس جدوجہد نے یہ ثابت کیا کہ ہندوستان کی آزادی کا خواب کسی ایک طبقے کا خواب نہیں تھا بلکہ مختلف طبقات کے دلوں میں ایک ہی آرزو موجزن تھی کہ یہ سرزمین بیرونی اقتدار کے تسلط سے آزاد ہو۔

مسلمانوں کی قربانیوں کا ذکر کیے بغیر ہندوستان کی آزادی کی تاریخ مکمل نہیں ہو سکتی۔ علما نے برطانوی اقتدار کے خلاف فکری اور عملی مزاحمت میں حصہ لیا۔ متعدد علما نے فتوے دیے، تحریکیں چلائیں، قید و بند برداشت کی اور اپنی جانیں قربان کیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے آزادی کی جدوجہد میں قلم اور سیاست دونوں کو ذریعہ بنایا۔ مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی نے قومی بیداری پیدا کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ خان عبد الغفار خان نے عدم تشدد کی راہ اختیار کرتے ہوئے آزادی کی تحریک کو تقویت دی۔ یہ سب شخصیات اس مشترکہ ہندوستانی جدوجہد کی علامت ہیں جس نے بالآخر برطانوی اقتدار کی بنیادیں ہلا دیں۔ یاد رکھیں کہ ہندوستان کی آزادی کسی ایک مذہب کی فتح نہیں تھی۔ یہ ہندوستانی عوام کی آزادی تھی۔ اس آزادی میں ہندو بھی شریک تھے، مسلمان بھی، سکھ بھی، عیسائی بھی اور دیگر طبقات کے افراد بھی۔ کسی نے میدانِ جنگ میں قربانی دی، کسی نے سیاسی محاذ پر جدوجہد کی، کسی نے قلم سے بیداری پیدا کی اور کسی نے عوام میں شعور پیدا کیا۔ آزادی کی یہ مشترکہ میراث ہی ہندوستان کی حقیقی طاقت ہے۔ 15 اگست کی صبح جب ملک بھر میں قومی پرچم لہرایا جاتا ہے تو دراصل وہ پرچم ہمیں ماضی کی قربانیوں اور مستقبل کی ذمہ داریوں دونوں کی یاد دلاتا ہے۔ پرچم صرف کپڑے کا ایک ٹکڑا نہیں بلکہ قومی خودمختاری، وحدت اور آزادی کی علامت ہے۔ اس کے سائے تلے ہمیں یہ عہد کرنا چاہیے کہ ہم اپنے ملک کی آزادی، سالمیت اور جمہوری اقدار کی حفاظت کریں گے۔ افسوس وقت گزرنے کے ساتھ یومِ آزادی کی تقریبات میں رسمی پن بڑھتا جا رہا ہے۔ اسکولوں میں تقریریں ہوتی ہیں، بچے قومی نغمے پڑھتے ہیں، سرکاری عمارتوں پر پرچم لہرایا جاتا ہے، اخبارات خصوصی صفحات شائع کرتے ہیں اور سوشل میڈیا پر حب الوطنی کے پیغامات کا سیلاب آ جاتا ہے مگر کیا 15 اگست کا مقصد صرف اتنا ہی ہے؟ کیا آزادی کا جشن صرف ایک دن کے جوش و خروش کا نام ہے؟ کیا اگلے دن ہم ان تمام ذمہ داریوں کو بھول جائیں جو آزادی نے ہمارے کاندھوں پر عائد کی ہیں؟ یومِ آزادی دراصل جشن کے ساتھ احتساب کا دن بھی ہے۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ جن لوگوں نے آزادی کے لیے اپنی جانیں دیں، وہ کس ہندوستان کا خواب دیکھتے تھے۔ کیا وہ ایسا ہندوستان چاہتے تھے جہاں شہری مذہب، ذات، زبان یا علاقے کی بنیاد پر ایک دوسرے سے نفرت کریں؟ کیا وہ ایسا ملک چاہتے تھے جہاں نوجوان اپنے مستقبل کے بارے میں مایوس ہوں؟ کیا ان کا خواب ایسا ہندوستان تھا جہاں تعلیم عام آدمی کے لیے دشوار ہو جائے؟ ہرگز نہیں۔ آزادی کے مجاہدین کا خواب ایک ایسے ہندوستان کا تھا جہاں انسان کو عزت حاصل ہو، قانون کی حکمرانی ہو، شہریوں کے درمیان مساوات ہو، غریب اور کمزور محفوظ ہوں اور ہر شخص اپنے مستقبل کے بارے میں امید رکھ سکے۔ اس لیے 15 اگست صرف جشن کا دن نہیں بلکہ اپنے قومی سفر کا جائزہ لینے کا دن بھی ہے۔ آج جب ہم 15 اگست مناتے ہیں تو ہمیں اپنے نوجوانوں کی طرف بھی دیکھنا چاہیے۔ ہندوستان کی آبادی میں نوجوانوں کا تناسب بہت زیادہ ہے اور یہی نوجوان ملک کے مستقبل کے معمار ہیں۔ اگر نوجوان تعلیم یافتہ، ہنرمند، باصلاحیت اور پُرامید ہوں تو ملک ترقی کی نئی منزلیں طے کر سکتا ہے۔ لیکن اگر نوجوان بے روزگاری، مایوسی اور غیر یقینی مستقبل کا شکار ہوں تو آزادی کا مقصد بھی تشنۂ تکمیل محسوس ہوگا۔ آزادی کے بعد ہندوستان نے تعلیمی میدان میں طویل سفر طے کیا ہے، لیکن ابھی بھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ ہر بچے کو معیاری تعلیم، ہر طالب علم کو مناسب مواقع اور ہر نوجوان کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا میدان فراہم کرنا ضروری ہے۔ جس ملک کے نوجوان تعلیم اور تحقیق میں آگے بڑھتے ہیں، وہی ملک دنیا میں باوقار مقام حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح یومِ آزادی ہمیں کسان، مزدور، سپاہی، استاد، ڈاکٹر، انجینئر، تاجر اور ان تمام لوگوں کی خدمات یاد کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے جو ملک کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ ملک صرف پارلیمنٹ، وزارتوں اور سرکاری دفاتر سے نہیں بنتا۔ ملک کروڑوں عام انسانوں کی محنت سے بنتا ہے۔ کھیت میں پسینہ بہانے والا کسان، تعمیراتی مقام پر محنت کرنے والا مزدور، سرحد پر پہرہ دینے والا سپاہی، کلاس روم میں پڑھانے والا استاد اور اسپتال میں مریض کی خدمت کرنے والا ڈاکٹر، سب ہندوستان کی تعمیر میں شریک ہیں۔ 15 اگست کا پیغام یہ بھی ہے کہ ہم اپنے اختلافات کے باوجود متحد رہیں۔ ہندوستان کی خوب صورتی اس کے تنوع میں ہے۔ مختلف مذاہب، زبانیں، تہذیبیں اور روایات اس ملک کو ایک منفرد شناخت عطا کرتی ہیں۔ آزادی کی تحریک میں بھی مختلف طبقوں کے لوگ ایک مشترکہ مقصد کے لیے جمع ہوئے تھے۔ آج بھی اسی اتحاد اور باہمی احترام کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ نفرت معاشروں کو کمزور کرتی ہے جبکہ اتحاد قوموں کو مضبوط بناتا ہے۔ 15 اگست ہمیں اسی اتحاد کی یاد دلاتا ہے۔ قومی پرچم کے نیچے کھڑے ہو کر ہم سب ایک ہی ملک کے شہری ہوتے ہیں۔ ہماری مذہبی، لسانی اور ثقافتی شناختیں اپنی جگہ محترم ہیں، مگر وطن کی اجتماعی شناخت ہمیں ایک دوسرے سے جوڑتی ہے۔ آزادی حاصل کرنے کے بعد ہندوستان نے ایک ایسا آئینی نظام اختیار کیا جس میں شہریوں کے بنیادی حقوق، مساوات اور آزادیوں کی ضمانت دی گئی۔ اس لیے آزادی کی حفاظت صرف سرحدوں کی حفاظت کا نام نہیں بلکہ آئینی اقدار کی حفاظت بھی ہے۔ اگر شہری اپنے حقوق سے آگاہ ہوں، اپنے فرائض کو سمجھیں اور قانون کی پاسداری کریں تو جمہوریت مضبوط ہوتی ہے۔ یومِ آزادی پر ہمیں اپنے فرائض کو بھی یاد کرنا چاہیے۔ ہم حکومت سے اپنے حقوق کا مطالبہ ضرور کریں، لیکن شہری کی حیثیت سے اپنے فرائض بھی ادا کریں۔ قانون کی پابندی، عوامی املاک کا تحفظ، صفائی کا خیال، دوسروں کے حقوق کا احترام، قومی وسائل کی حفاظت اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دینا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ آزادی صرف حقوق کا نام نہیں بلکہ ذمہ داریوں کا شعور بھی ہے۔

آج کے دور میں 15 اگست کا پیغام نوجوان نسل تک پہنچانا پہلے سے زیادہ ضروری ہے۔ نئی نسل کو آزادی کی تاریخ صرف کتابوں کے چند ابواب کی صورت میں نہیں پڑھائی جانی چاہیے بلکہ اسے یہ سمجھایا جانا چاہیے کہ آزادی کے پیچھے کتنی قربانیاں تھیں۔ انہیں مجاہدینِ آزادی کی زندگیوں سے واقف کرانا چاہیے تاکہ ان کے اندر وطن کے لیے محبت کے ساتھ ساتھ ذمہ داری کا احساس بھی پیدا ہو۔ آج ہمیں اپنے بچوں کو یہ بتانا ہوگا کہ آزادی کی حفاظت صرف فوج کی ذمہ داری نہیں۔ سرحد پر سپاہی ملک کی حفاظت کرتا ہے، لیکن معاشرے کے اندر امن، اتحاد، قانون اور بھائی چارے کی حفاظت ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔ ایک طالب علم اپنی دیانت دارانہ محنت سے ملک کی خدمت کر سکتا ہے، ایک استاد علم کے ذریعے قوم کی تعمیر کر سکتا ہے، ایک صحافی سچائی کے ذریعے معاشرے کو بیدار کر سکتا ہے اور ایک عام شہری اپنے کردار سے ملک کو مضبوط بنا سکتا ہے۔ اس موقع پر ہمیں ان گمنام مجاہدین کو بھی یاد کرنا چاہیے جن کے نام شاید ہماری نصابی کتابوں میں موجود نہیں لیکن جن کی قربانیاں آزادی کی بنیادوں میں شامل ہیں۔ تاریخ صرف بڑے ناموں سے نہیں بنتی۔ تاریخ ان بے شمار انسانوں کے عزم سے بنتی ہے جو اپنے مقصد کے لیے خاموشی سے قربانیاں دیتے ہیں۔ آزادی کی صبح کے پیچھے ایسے ہی بے شمار لوگوں کی داستانیں پوشیدہ ہیں۔ یاد رکھیں کہ آزادی حاصل کرنا جتنا مشکل تھا، آزادی کی حفاظت کرنا اس سے کم اہم نہیں۔ بیرونی غلامی سے نجات کے بعد قوموں کے سامنے داخلی چیلنجز آتے ہیں۔ غربت، جہالت، تعصب، بدعنوانی، بے روزگاری، سماجی تفریق اور باہمی نفرت بھی کسی ملک کو اندر سے کمزور کر سکتی ہے۔ اس لیے 15 اگست ہمیں یہ عہد کرنے کا موقع دیتا ہے کہ ہم اپنے ملک کو ہر اس برائی سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں گے جو اس کی اجتماعی قوت کو کمزور کرتی ہے۔ آزادی کی حقیقی قدر وہی قوم سمجھ سکتی ہے جو غلامی کی تاریخ کو یاد رکھتی ہو۔ اگر ہم ماضی کو بھول جائیں تو آزادی کی قیمت بھی بھول جائیں گے۔ اس لیے 15 اگست کی تقریبات میں صرف جشن نہیں بلکہ تاریخ کا شعور بھی ہونا چاہیے۔ ہمیں اپنے بچوں کو آزادی کے سفر سے واقف کرانا چاہیے، آزادی کے مجاہدین کی قربانیوں سے روشناس کرانا چاہیے اور انہیں یہ احساس دلانا چاہیے کہ آزادی ایک عظیم امانت ہے۔ غلامی کی طویل رات کے بعد آزادی کی صبح طلوع ہو سکتی ہے۔ اسی امید کے ساتھ ہمیں اپنے ملک کے مستقبل کی تعمیر کرنی چاہیے۔ اگر ہم تعلیم کو فروغ دیں، نوجوانوں کو مواقع فراہم کریں، محنت کو عزت دیں، قانون کی پاسداری کریں، باہمی احترام کو فروغ دیں اور قومی یک جہتی کو مضبوط کریں تو ہندوستان مزید مستحکم اور خوش حال ہو سکتا ہے۔ لہٰذا! 15 اگست کو جب قومی پرچم بلند ہو تو ہمیں صرف تالیاں نہیں بجانی چاہئیں بلکہ اپنے دل میں یہ عہد بھی تازہ کرنا چاہیے کہ ہم آزادی کی قدر کریں گے۔ ہم ان قربانیوں کو فراموش نہیں کریں گے جن کی بدولت ہمیں آزاد فضا میں سانس لینے کا موقع ملا۔ ہم اپنے وطن کی ترقی کے لیے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے۔ ہم نفرت کے بجائے محبت، انتشار کے بجائے اتحاد اور مایوسی کے بجائے امید کو فروغ دیں گے۔ 15 اگست دراصل ماضی، حال اور مستقبل کے درمیان ایک مضبوط رشتہ ہے۔ ماضی ہمیں قربانی کی داستان سناتا ہے، حال ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلاتا ہے اور مستقبل ہمیں یہ دعوت دیتا ہے کہ ہم آنے والی نسلوں کے لیے ایک بہتر ہندوستان تعمیر کریں۔ اگر ہم اس پیغام کو سمجھ لیں تو یومِ آزادی کی معنویت ہمارے لیے کئی گنا بڑھ جائے گی۔ ہمیں 15 اگست ضرور منانا چاہیے مگر صرف جشن کے طور پر نہیں؛ اسے عہد کے طور پر منانا چاہیے۔ ایسا عہد جس میں ہم اپنے وطن سے وفاداری، اپنے آئین سے وابستگی، اپنے فرائض کی ادائیگی اور اپنے ہم وطنوں کے حقوق کے احترام کا وعدہ کریں۔ ہمیں یہ عہد کرنا چاہیے کہ آزادی کی جو مشعل ہمارے بزرگوں نے اپنے خون سے روشن کی تھی، اسے ہم اپنی غفلت، تعصب اور باہمی نفرت کی آندھیوں سے بجھنے نہیں دیں گے۔ آج 15 اگست ہمارے سامنے پھر یہ سوال رکھتا ہے کہ ہم نے آزادی سے کیا حاصل کیا اور آزادی کے لیے اب ہمیں کیا کرنا ہے۔ اس سوال کا جواب کسی ایک تقریر، کسی ایک تقریب یا کسی ایک دن میں نہیں مل سکتا۔ اس کا جواب ہماری پوری اجتماعی زندگی سے نکلے گا۔ اگر ہم اپنے کردار میں دیانت، اپنے معاشرے میں اخوت، اپنے نظام میں انصاف، اپنی سیاست میں شائستگی، اپنی تعلیم میں معیار اور اپنے نوجوانوں کے لیے امید پیدا کر سکیں تو یہی آزادی کا حقیقی جشن ہوگا۔ آئیے اس 15 اگست پر ہم صرف پرچم نہ لہرائیں بلکہ اپنے دلوں میں آزادی کا چراغ بھی روشن کریں۔ صرف مجاہدینِ آزادی کے نام نہ لیں بلکہ ان کے عزم و کردار سے سبق بھی حاصل کریں۔ صرف قومی نغمے نہ گائیں بلکہ وطن کی تعمیر میں اپنا کردار بھی ادا کریں۔ صرف آزادی کا جشن نہ منائیں بلکہ آزادی کی حفاظت کا عہد بھی کریں۔ کیونکہ 15 اگست صرف وہ دن نہیں جب ہندوستان آزاد ہوا تھا۔ 15 اگست وہ دن بھی ہے جب ہر ہندوستانی کو یہ یاد کرنا چاہیے کہ آزادی ایک عظیم امانت ہے، قربانیوں کا ثمر ہے اور آنے والی نسلوں کے لیے ہماری ذمہ داری ہے۔ اس امانت کی حفاظت ہی ان تمام شہیدوں اور مجاہدینِ آزادی کے لیے ہمارا حقیقی خراجِ عقیدت ہے جنہوں نے ایک آزاد ہندوستان کا خواب دیکھا تھا۔

غزل

خوں کے آنسو رُلائی آزادی
تب کہیں مسکرائی آزادی
آؤ خوشیاں منائیں اہلِ وطن
مژدہء جاں ہے لائی آزادی
آہ! کشمیر کے عوام کی آہ
دے رہی ہے دہائی آزادی
اپنے سینے سے جب لگایا اسے
جانے کیوں تلملائی آزادی
دیکھ کر ظلم و جورِ اہلِ فرنگ
اشکِ خونیں بہائی آزادی
جان دے کر بھی مسکرائے ہم
یوں تھی دل میں سمائی آزادی
جھوم اٹھے تھے کھیت بھی اپنے
جس گھڑی لہلہائی آزادی
جب بھی ماہِ اگست آیا ہے
یاد ہم کو ہے آئی آزادی
ان کو کرتے ہیں بار بار سلام
جن کے خوں نے دلائی آزادی
اب بھی فکرِ وطن میں قید ہے دل
کب ہمیں راس آئی آزادی
اس کو جاں باز کیوں نہ پا لیتے
ذہن و دل پر تھی چھائی آزادی

ذکی طارق بارہ بنکوی

آزادی ہند میں مسلمانوں کا کردار ناقابلِ فراموش!

صفی الرحمن ابن مسلم فیضی بندوی

کچھ ایسے نقش بھی راہِ وفا میں چھوڑ آئے ہیں
کہ دنیا دیکھتی ہے اور ان کو یاد کرتی ہے

مکرمی! ہندتوادی ذہنیت کے لوگ مسلمانوں کی تاریخ کو مٹانا چاہتی ہے، جن کی خدمات کو وقت کے بڑے بڑے تاریخ دان اور لیڈران تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے۔ تو آئیے ان مجاہدین آزادی کی سرگزشت سنانے سے پہلے اس کا مطالعہ کریں کہ انڈیا میں انگریزوں کی آمد کب اور کیسے۔ برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کو 1600ء میں ملکہ الزبتھ اول کے عہد میں ہندوستان سے تجارت کا پروانہ ملا۔ 1613ء میں اس نے سورت کے مقام پر پہلی کوٹھی قائم کی اس زمانے میں اس کی تجارت زیادہ تر جاوا اور سماٹرا وغیرہ سے تھی۔ جہاں سے مصالحہ جات برآمد کر کے یورپ میں بھاری داموں پہ بیچا جاتا تھا۔ 1623ء میں جب ولندیزیوں نے انگریزوں کو جزائر شرق الہند سے نکال باہر کیا تو ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنی تمام تر توجہ ہندوستان پر مرکوز کر دی۔ 1662ء میں بمبئی بھی اس کے حلقہ اثر میں آ گیا۔ اور کچھ عرصہ بعد شہر ایک اہم تجارتی بندرگاہ بن گیا۔ 1689ء میں کمپنی نے علاقائی تسخیر بھی شروع کر دی جس کے باعث بالآخر ہندوستان میں برطانوی طاقت کو سربلندی حاصل ہوئی۔ 1858ء میں یہ کمپنی ختم کر دی گئی اور اس کے تمام اختیارات تاجِ برطانیہ نے اپنے ہاتھ میں لے لیے۔ تاہم 1874 تک کچھ اختیارات کمپنی کے ہاتھ میں رہے۔ انگریزوں نے سرزمین ہندوستان پر اپنے پاؤں ایسے جمائے کہ تین سو سال تک وطن عزیز کی تمام بہاریں لوٹتے رہے اور جب یہاں سے رخصت ہوئے تو سارا ہندوستان خزاں کی زد میں تھا کہ پھر اس پر کبھی بہار نہ آئی۔ انگریزوں نے آہستہ آہستہ 1858 میں پورے ہندوستان پہ اپنا تسلط جما لیا۔ قابض ہونے کے بعد ہندوستانیوں اور خصوصاً مسلمانوں کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنانا شروع کر دیا یہاں تک کہ مسلمانوں کا جینا دوبھر ہو گیا تھا۔ چنانچہ اس وقت مسلمانوں نے ملک کے حالات اور موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے انفرادی و اجتماعی طور پر انگریزوں کے خلاف تحریکیں چلائیں، ان کے ظلم و ستم اور سیاسی چالبازیوں کو اپنی تقریروں و تحریروں کے ذریعہ عوام الناس کے سامنے طشت از بام کیا، علمائے کرام نے خصوصی طور پر اس تحریک آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور عوام میں آزادی کی روح پھونکی۔

ہمیں بھی یاد رکھیں جب لکھیں تاریخ گلشن کو
کہ ہم نے بھی لٹایا ہے چمن میں آشیاں اپنا

جب انگریزوں کا طوطی بولتا تھا، تب سب سے پہلے علمائے جہاد آزادی کا فتوی دے کر جنگ کا بگل بجایا، جب لوگ انگریز کے ڈنڈے کو دیکھ کر بھاگ جاتے تھے، اس وقت آزادی کے جھنڈے کو بلند کیا، جب آزادی کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی، اس وقت آزادی کا نعرہ دیا، جب لوگوں نے انگریزوں کے ظلم کو دیکھ کر ہی ان کے سامنے معافیوں کی بھیک مانگتے ہو ✻ ہاتھ جوڑے، اس وقت ہمارے اکابرین نے ان کے رحم و کرم کو ٹھکراتے ہوئے ان کی جیلوں کو آباد کیا، جب لوگ چاپلوسیاں کر کے انگریز کی جی حضوری کر رہے تھے کہ ہمارے مقدمات ختم کر دیے جائیں، اس وقت ہمارے علمائے کالا پانی کی سزائیں جھیلیں، مگر آزادی سے کوئی جھوتہ نہ کر کے تحریک آزادی کا بند لگنے نہیں دیا۔ سنو! تاریخ جھوٹ نہیں بولتی تم ہمیں بھلا نہیں پاؤ گے، مٹا نہیں پاؤ گے۔ اس تحریک آزادی مایہ ناز سپوت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ (م 1762) کو اولین مقام حاصل ہے جنہوں نے اپنی قائدانہ صلاحیتوں اور درس و تدریس کے ذریعہ علماء و عوام کی ایک ایسی جماعت تیار کی جنہوں نے اس ملک کی آزادی کے لیے اپنے جان و مال کو قربان کرنے کا فیصلہ کیا اور آپ کے بڑے صاحبزادے شاہ عبدالعزیزؒ نے دارالحرب کا فتوی دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس تحریک کا اتنا اثر ہوا کہ مختلف گروہوں اور ٹولیوں میں بٹے ہوئے مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے اور انگریزی حکومت کے خلاف زبردست متحدہ محاذ چھیڑ دیا۔ اس کے بعد اس تحریک کو مزید تقویت ملی اور اس تحریک میں شاہ عبدالغنی، شاہ اسماعیل شہید اور شاہ اسحاق رحمہم اللہ جیسے مایہ ناز اہل علم شامل ہوئے اور اس کو منظم و مستحکم بنا کر انگریزوں کے خلاف بیانگ دہل جہاد کا علم بلند کیا۔ اسی طرح 1831ء میں سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ نے بالاکوٹ کے میدان میں اپنے رفقاء کے ساتھ وطن عزیز کو آزاد کرانے کے لئے فرنگیوں اور ان کے اتحادیوں کے خلاف جہاد میں شرکت کر کے جام شہادت نوش کیا۔ اس طرح یہ تحریک اپنے منزل کی طرف رواں دواں رہی اور علمائے امت کا ایک عظیم قافلہ اس تحریک میں شامل ہوتا رہا۔ ایک طرف جہاں پورے ملک کے باشندے اس تحریک میں شریک ہوتے رہے وہیں دوسری طرف علمائے صادق پور، پٹنہ کا اس تحریک اور جہاد میں ایک قائدانہ کردار رہا ہے مولانا ولایت علی عظیم آبادی (م 1852) اور ان کے بھائی مولانا عنایت علی عظیم آبادی (م 1858) نے اس تحریک کو اپنے خون جگر سے سینچا اور مسلمانوں کے دلوں میں آزادی کی ایسی روح پھونک دی کہ وہ کامیابی کے ساتھ آگے بڑھتی چلی گئی جو آزادی کی شکل میں نمودار ہوئی۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ مسلمانوں نے اس ملک کو آزاد کرانے میں اپنے جان و مال اور عزہ و اقارب کی قربانیاں پیش کیں ہیں اور علمائے کرام نے خاص طور پر آزادی کی تحریک چلانے میں پیش پیش رہے ہیں، غرضیکہ 1857 میں علماء کی ایک ایسی جماعت تیار ہوئی جنہوں نے اپنے قلم و قرطاس اور خطبے و دروس سے عوام کے دلوں میں آزادی کی مزید روح پھونکی، ان کے جذبات کو جھنجھوڑا، انھیں اپنا مقام و حیثیت یاد دلائی۔ خصوصا حادثہ بالاکوٹ کے بعد علمائے صادق پور نے اس تحریک میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جن کی قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کی جا سکتا۔ ایثار و عزیمت سے پر مجاہدین آزادی کی داستانیں۔ ہندو مصنف تارا چند اپنی کتاب تاریخ آزادی ہند میں رقمطراز ہیں۔ پانچ لاکھ علماء کو انگریزوں نے شہید کر ڈالا۔ علماء کو انگریزوں کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک اہل حدیث قاصد نے اپنی شناخت کو انگریزوں کے سامنے تبدیل کرنے کے لئے اپنے ہی خنجر سے اپنی ایک آنکھ نکال کر پھینک دی۔ صرف بنگال میں دو لاکھ سے زیادہ علماء شہید کر دیئے گئے۔ انگریزوں نے علماء اہل حدیث کو کالا پانی، پھانسی قتل، جیل، شہر بدری اور نظر بندی وغیرہ کی سزائیں بھی دیں۔ عین عید کے دن مکانات اور گھروں پر بلڈوزر چلا دیئے گئے۔ علماء کی لائبریریاں اور تصنیفات جلا دی گئیں۔ انکی آل اولاد اور خاندان تباہ کر دیئے گئے۔ ایک موقعہ سے خود ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ ہندوستان کے تمام لوگوں نے آزادی کیلئے جو قربانیاں دی ہیں ان تمام کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور علمائے صادقپور کی قربانیوں کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو علما صادق پور کی قربانیوں کا پلڑا بھاری پڑ جائے گا۔ جی ہاں! ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کی یہ شہادت اور گواہی بتاتی ہے کہ صادقان صادق پور، پٹنہ نے آزادی کی لڑائی میں انگریزوں کے خلاف کتنی عظیم قربانیاں پیش کی ہیں اور آزادی کے حصول کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ جو قیدی خوش قسمتی سے 1947 میں آزادی ہند کے موقع پر وہاں سے رہا ہو کر واپس آئے ان کی زبانی اس قید خانے میں ان کے ساتھ جو ذلت آمیز سلوک کیا گیا تھا اس کی روداد سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

جشنِ یومِ آزادی: شکر و عزم کے آئینے میں...

آئیے! یومِ آزادی کے اس پُرمسرت اور تاریخی موقع پر ہم سب عہد کریں کہ وطنِ عزیز ہندوستان کی آزادی، سالمیت، جمہوریت اور قومی یکجہتی کو مزید مضبوط و مستحکم بنانے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ آج 15 اگست 2026ء کو پورا ہندوستان اپنے 80ویں یومِ آزادی کا جشن پورے جوش و جذبے اور قومی عقیدت کے ساتھ منا رہا ہے۔ اس مبارک اور تاریخی موقع پر ملک کے تمام غیور اور محبِ وطن ہندوستانی ساتھیوں اور اربابِ اقتدار کو دل کی گہرائیوں سے تبریک و تہنیت پیش کرتے ہوئے حقیر فخر محسوس کر رہا ہے۔ یومِ آزادی، یعنی 15 اگست، ہندوستان کی تاریخ میں غیر معمولی اہمیت کا حامل دن ہے، کیونکہ 1947ء میں اسی روز ہمارا وطن برطانوی استعمار کی غلامی سے آزاد ہوا۔ لیکن یہ آزادی کسی نے ہمیں تحفے میں پیش نہیں کی تھی اور نہ ہی یہ برطانوی حکمرانوں کی انسان دوستی یا رحم دلی کا نتیجہ تھی، بلکہ آزادی کا یہ ثمر ہمارے ان عظیم مجاہدینِ آزادی اور شہدائے آزادی کی بے مثال، مخلصانہ اور مدبرانہ جدوجہد کا نتیجہ ہے، جنہوں نے مذہب، ملت، ذات، زبان اور سماجی طبقات کی تفریق سے بالاتر ہو کر ایک آزاد ہندوستان کے خواب کو حقیقت میں بدلنے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ ان بزرگوں نے طویل عرصے تک جدوجہد کی، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، جانی و مالی قربانیاں پیش کیں اور وطن کی آزادی کے لیے اپنے آرام، اپنے مستقبل بلکہ اپنی جان تک قربان کر دی۔ آج اگر ہم آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں تو اس آزادی کے پیچھے ان بے شمار معروف و غیر معروف سپوتوں کی قربانیاں شامل ہیں جن کے نام تاریخ کے صفحات پر ثبت ہیں اور جن کے کارنامے ہماری قومی میراث ہیں۔ اس لیے آج ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آزادی کی حقیقی قدر و قیمت کو سمجھیں اور شہدائے آزادی و مجاہدینِ آزادی کو محض رسمی انداز میں نہیں بلکہ عملی زندگی میں خراجِ عقیدت پیش کریں۔ صرف ان کی تصاویر پر پھولوں کی مالا چڑھا دینا یا چند تعریفی کلمات کہہ دینا کافی نہیں، حقیقی خراجِ عقیدت یہ ہے کہ ہم اس ہندوستان کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کی کوشش کریں جس کا تصور ہمارے بزرگوں نے کیا تھا؛ ایسا ہندوستان جہاں مساوات ہو، انصاف ہو، تعلیم عام ہو، روزگار کے مواقع ہوں، انسانی وقار محفوظ ہو، گنگا جمنی تہذیب مضبوط ہو اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی و قومی یکجہتی مستحکم ہو۔ ہمیں یومِ آزادی کے موقع پر خود سے یہ سوال بھی کرنا چاہیے کہ کہیں آزادی کے مقاصد کو ہماری غفلت، تعصب یا خودغرضی سے نقصان تو نہیں پہنچ رہا؟ کیا مذہب، ذات پات، زبان یا کسی اور شناخت کی بنیاد پر کسی شہری کے ساتھ امتیازی سلوک تو نہیں ہو رہا؟ کیا کسی ہندوستانی شہری کو اس کے بنیادی شہری حقوق سے محروم تو نہیں کیا جا رہا؟ کیا تعلیم اور روزگار کے مواقع تک رسائی میں غیر ضروری رکاوٹیں تو پیدا نہیں کی جا رہیں؟ کیا ہمارے معاشرے میں نفرت اور تفریق کے عناصر قومی یکجہتی کو کمزور تو نہیں کر رہے؟ یہ سوال کسی ایک فرد، جماعت یا طبقے سے نہیں بلکہ ہم سب سے ہے۔ محبانِ وطن بیدار رہیں اور اپنے بزرگوں کی قربانیوں کی حفاظت کریں۔ یومِ آزادی کی مرکزی قومی تقریب راجدھانی نئی دہلی کے تاریخی لال قلعہ میں منعقد ہوتی ہے، جہاں وزیر اعظم قومی پرچم لہراتے ہیں اور تاریخی فصیل سے قوم سے خطاب کرتے ہیں۔ 2026ء میں وزیر اعظم نریندر مودی نے مسلسل تیرہویں مرتبہ یومِ آزادی کی مرکزی تقریب کی قیادت کی۔ یہ تقریب محض ایک سرکاری رسم نہیں بلکہ ہندوستان کی آزادی، اس کے جمہوری سفر اور قومی عزم کی علامت بن چکی ہے۔ اس موقع پر قومی پرچم کو سلامی پیش کی جاتی ہے، قومی ترانہ بجایا جاتا ہے اور مسلح افواج و دیگر دستے اپنی شاندار پریڈ اور رسمی سلامی کے ذریعے وطن سے وفاداری کا اظہار کرتے ہیں۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے خصوصی مہمان بھی اس قومی تقریب میں شریک ہوتے ہیں۔ اس قابلِ فخر موقع پر لال قلعہ سے وزیر اعظم اپنے خطاب میں مجاہدینِ آزادی کی جدوجہد اور ملک کے لیے قربانیاں دینے والے شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ قومی ترقی، استحکام اور مستقبل کے اہداف کے حوالے سے بھی قوم سے خطاب کرتے ہیں۔ یوں لال قلعہ کی فصیل سے بلند ہونے والی آواز محض ایک تقریر نہیں بلکہ ملک کے حال، مستقبل اور قومی عزم کی ترجمان بن جاتی ہے۔ یومِ آزادی کا یہ قومی تہوار ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں آباد ہندوستانی بھی جوش و خروش کے ساتھ مناتے ہیں۔ قومی راجدھانی نئی دہلی کے علاوہ ریاستی راجدھانیوں، مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں، اضلاع کے صدر مقامات، سرکاری و غیر سرکاری اداروں، سفارتی مشنز، فوجی و نیم فوجی مراکز، پولیس اسٹیشنوں، یونیورسٹیوں، کالجوں اور اسکولوں میں پرچم کشائی کی تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ جشنِ آزادی کے اس مقدس موقع پر قومی پرچم سے سرکاری اور عوامی عمارتوں کو سجایا جاتا ہے، قومی ترانے اور ملی نغمے پیش کیے جاتے ہیں، مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں اور مختلف پروگراموں کے ذریعے نئی نسل کو آزادی کی جدوجہد، مجاہدینِ آزادی کی قربانیوں اور قومی یکجہتی کی اہمیت سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ تقریری اور ثقافتی پروگراموں کا بنیادی مقصد محض جشن منانا نہیں بلکہ نوجوان نسل میں حب الوطنی، قومی ذمہ داری، اتحاد اور ہندوستان کی کثیر الثقافتی شناخت کے احترام کا شعور پیدا کرنا بھی ہے۔ آزادی کا پہلا اور بنیادی تقاضا شکر ہے۔ لیکن شکر محض زبان سے چند الفاظ ادا کرنے کا نام نہیں بلکہ شکر کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ ہم آزادی کی نعمت کا عملی طور پر اعتراف کریں، اس کی حفاظت کریں اور ان لوگوں کو یاد رکھیں جنہوں نے اس آزادی کے لیے اپنی زندگیاں قربان کر دیں۔ ہمیں اپنی تہذیب، ثقافت، مذہبی و لسانی تنوع اور قومی شناخت کی قدر کرنی چاہیے۔ ہمیں اپنی نئی نسل کو ہندوستان کی حقیقی تاریخ سے روشناس کرانا چاہیے تاکہ آزادی ان کے لیے محض نصابی کتاب کا ایک باب نہ رہے بلکہ ایک زندہ احساس، ایک قومی امانت اور ایک ذمہ داری بن جائے۔ یہ بات سب پر واضح ہے کہ شکر ہمیں ماضی سے جوڑتا ہے، جبکہ عزم ہمیں مستقبل کی طرف لے جاتا ہے۔ یومِ آزادی صرف ماضی کی داستانیں دہرا کر خوش ہو جانے کا نام نہیں بلکہ یہ اپنے حال کا جائزہ لینے اور مستقبل کے لیے نئے عزم کا دن بھی ہے۔ یہ خود سے ایک عہد کرنے کا دن ہے کہ جس مٹی نے ہمیں شناخت، آزادی اور تحفظ دیا ہے، ہم اس کے وقار، استحکام اور ترقی کے لیے اپنا کردار ادا کریں گے۔ ہمیں قومی یکجہتی کو مضبوط کرنے کا عزم کرنا ہوگا۔ اقربا پروری، رشوت، بدعنوانی اور ناانصافی کے خلاف اپنے اپنے دائرۂ کار میں آواز اٹھانی ہوگی۔ ہمیں قانون کی پاسداری، انسانی احترام، دیانت داری، رواداری اور انصاف کو اپنی اجتماعی زندگی کا حصہ بنانا ہوگا۔ وطن صرف زمین کے ایک ٹکڑے کا نام نہیں بلکہ وطن ان کروڑوں انسانوں کے مجموعی احساس کا نام ہے۔

دماغی نکسل کی اصطلاح کو اپوزیشن نے وزیراعظم کی جھنجھلاہٹ کا نتیجہ قرار دیا

ٹکڑے ٹکڑے گینگ' اور 'آندولن جیوی' کی طرح یہ بھی آزادیٔ اظہار کو دبانے اور سماجی کارکنوں، ماہرین تعلیم، دانشوروں نیز سیاسی ناقدین کو نشانہ بنانے کی کوشش ہے

لال قلعہ سے قوم کے نام خطاب میں ''دماغی نکسل''، یعنی ''ماؤنواز ذہنیت رکھنے والے افراد'' کی نشاندہی کرکے انہیں الگ تھلگ کرنے کی وزیراعظم کی اپیل پر اپوزیشن نے سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ حزب اختلاف نے الزام لگایا کہ مودی اختلاف رائے کو نشانہ بنانے اور اپنے سیاسی مخالفین کو دبانے کیلئے ایسے القابات کا استعمال کررہے ہیں تاکہ ''یک جماعتی نظام اور پھر آمریت'' کی راہ ہموار ہوسکے۔ جنگلوں میں سرگرم نکسلیوں کو ''ہتھیاری نکسل'' قرار دیتے ہوئے وزیراعظم نے اپنے خطاب میں کہا کہ وہ تو خاتمے کے قریب ہے، لیکن اس کے نظریاتی ہمدرد ''دماغی نکسل'' ملک میں بدامنی پیدا کرنے کے مواقع تلاش کر رہے ہیں۔ مودی نے کہا کہ ''ہمیں ان ذہنی نکسل عناصر کی شناخت کرکے انہیں الگ تھلگ کرنا ہوگا۔'' سابق مرکزی وزیر داخلہ پی چدمبرم نے کہا کہ ''وزیراعظم نے ایک نئی توہین آمیز اصطلاح وضع کی ہے، 'ذہنی نکسل'۔ یہ اختلاف رکھنے والے دانشوروں، مصنفین، اساتذہ اور اسکالرز کو 'اربن نکسل' قرار دینے کی ان کی قابل مذمت مہم کی نئی شکل ہے۔ یاد کیجیے کہ انہیں بدنام کرنے کیلئے 'اینٹی نیشنل'، 'پاکستان حامی'، 'ٹکڑے ٹکڑے گینگ'، 'ملک کے دشمن' اور 'جاسوس' جیسے الفاظ استعمال کئے جاچکے ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ ''اگر وزیراعظم کے مطابق 'دماغی نکسل' کو ختم کر دیا جائے گا تو اس کا مطلب اپوزیشن کا خاتمہ ہوگا۔ یہ یک جماعتی نظام اور بالآخر آمریت کی راہ ہموار کرے گا۔'' چدمبرم نے مزید کہا کہ نام نہاد ''دماغی نکسل'' میں سے کچھ لوگ بغیر مقدمے کے ۶/سال سے جیلوں میں قید ہیں۔ سی پی آئی (ایم) کے جنرل سکریٹری ایم اے بے بی نے مودی کی ''دماغی نکسل'' کی اصطلاح کو اپوزیشن کو نشانہ بنانے کی کوشش قرار دیا، جبکہ سی پی آئی کے لیڈر ڈی راجا نے اسے اختلاف رائے دبانے کی کوشش قرار دیا۔ راجا نے کہا کہ ''وزیراعظم مودی کو یوم آزادی جیسے اہم قومی موقع پر بھی اختلاف رکھنے والوں کو نشانہ بنانے کا وقت اور موقع مل جاتا ہے، لیکن وہ آسانی سے ان سوالات کو بھول جاتے ہیں جو ہندوستان کے عوام ان سے اور ان کی حکومت سے پوچھ رہے ہیں۔'' سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے خواتین ریزرویشن کے حوالے سے وزیراعظم کی اپیل پر کہا کہ ''لال قلعہ ایسی جگہ نہیں ہے جہاں سے جھوٹ بولا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ قانون ۲۰۲۳ء میں ہی منظور ہوچکا ہے اور حکومت کو اسے ۲۰۲۷ء کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات میں نافذ کرنا چاہیے۔ اکھلیش نے کہا کہ ''کون نہیں واقف ہے کہ خواتین کا بل منظور ہوچکا ہے؟ ہر شخص جانتا ہے، ہر سیاسی جماعت جانتی ہے۔ ہم کہتے ہیں اسے ۲۰۲۷ء سے نافذ کرو۔'' سیاسی جماعتوں سے خواتین ریزرویشن بل کو منظور کرانے کو یقینی بنانے کی مودی کی اپیل پر طنز کرتے ہوئے کانگریس کی ترجمان راگنی نائک نے سوال کیا کہ وزیراعظم کو خواتین کے ریزرویشن کو نافذ کرنے سے کون روک رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''۱۲/سال تک جب مودی کے پاس مضبوط اکثریت تھی، تو انہیں خواتین کے ریزرویشن کو حقیقت بنانے سے کس نے روکا تھا؟'' راگنی نے یاددہانی کرائی کہ ''۲۰۲۳ء میں ہی خواتین ریزرویشن بل منظور کرلیا گیا تھا مگر ناری شکتی وندن ادھینیم نامی اس بل کو بھی مردم شماری اور حلقہ بندی سے جوڑ دیا گیا۔' ٹی ایم سی لیڈر ساکیت گوکھلے نے یوم آزادی کی تقریب کے سیاسی استعمال کو شرمناک قرار دیا اور کہا کہ ''نوجوانوں پر تشدد اور پیلٹ گنوں کے استعمال پر معافی مانگنے کے بجائے مودی اپنا معمول کا بے معنی بیانیہ پیش کر رہے ہیں۔ وزیراعظم صاحب، اپنا غرور اور گھمنڈ ترک کیجئے۔ یہ آپ کے کسی کام نہیں آرہا ہے۔'' دلچسپ بات یہ ہے کہ وزیراعظم مودی کی ایک گھنٹہ سے زیادہ طویل تقریر میں جنتر منتر احتجاج، طلبہ پر لاٹھی چارج اور ملک بھر میں نوجوانوں میں پھیلی بے چینی کے حوالے سے مکمل خاموشی رہی۔

مجھے دماغی نکسل ہونے پر فخر ہے

وزیراعظم مودی کے 'دماغی نکسل واد' والے بیان پر پی چدمبرم کا ردعمل

وزیراعظم مودی نے اپنے خطاب میں کہا تھا کہ ''مسلح نکسل واد' ختم ہوچکا ہے، لیکن 'دماغی نکسل' اب بھی موقع کی تلاش میں ہے اور انہیں شناخت کرکے الگ تھلگ کرنا ہوگا۔'' کانگریس کے سینئر لیڈر پی چدمبرم نے وزیراعظم نریندر مودی کے 'دماغی نکسل واد' والے بیان پر سخت جوابی حملہ کیا ہے۔ چدمبرم نے اتوار کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر انتہائی مختصر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا کہ ''مجھے 'دماغی نکسل' ہونے پر فخر ہے۔'' ان کا یہ بیان وزیراعظم مودی کے یوم آزادی کے موقع پر لال قلعے سے کی گئی تقریر کے ایک دن بعد آیا ہے۔ وزیراعظم مودی نے اپنے خطاب میں کہا تھا کہ ''مسلح نکسل واد' ختم ہوچکا ہے، لیکن 'دماغی نکسل' اب بھی موقع کی تلاش میں ہے اور انہیں شناخت کرکے الگ تھلگ کرنا ہوگا۔'' 80ویں یوم آزادی کے موقع پر لال قلعے کی فصیل سے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم مودی نے کہا تھا کہ مسلح نکسل واد ختم ہوچکا ہے، لیکن 'دماغی نکسل' تشدد اور انتشار کے راستے تلاش کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے لوگوں کی شناخت کرکے انہیں الگ تھلگ کرنے کی ضرورت ہے۔ وزیراعظم نے یہ بھی کہا کہ نوجوانوں کو ملک کو ترقی یافتہ بنانے کی قومی دھارے سے جوڑنا ہوگا۔ پی۔ چدمبرم سے قبل کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے بھی وزیراعظم کے بیان پر ردعمل ظاہر کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ پہلے مخالفین کو 'اربن نکسل' کہا جاتا تھا اور اب 'دماغی نکسل' کہا جارہا ہے۔ جے رام رمیش نے اسے وزیراعظم کی مایوسی کی علامت قرار دیا۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ جن مطالبات کی مبینہ 'اربن نکسل' یا اب 'دماغی نکسل' وکالت کرتے ہیں، حکومت آخرکار وہی کام کرتی ہے۔ کانگریس کی ترجمان سپریا شرینیت نے بھی 'ایکس' پر پوسٹ کرکے وزیراعظم مودی کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ کیا ملک کے نوجوانوں کو صرف اس لیے 'دماغی نکسل' کہا جارہا ہے کیونکہ وہ وزیراعظم سے سوال کرتے ہیں؟ انہوں نے وزیراعظم کی تقریباً 75 منٹ کی تقریر کو اکتاہٹ بھری قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس میں انہیں ایک شکست خوردہ اور تھکا ہوا شخص نظر آیا، جسے زمینی حقیقت کا کوئی اندازہ نہیں ہے۔ سپریا شرینیت نے وزیراعظم کی جانب سے پنڈت نہرو کو 'مہاپرش' کہے جانے کا بھی ذکر کیا۔ کانگریس کے سینئر لیڈر اور سابق مرکزی وزیر پی چدمبرم نے وزیراعظم نریندر مودی کے 'دماغی نکسل' والے بیان پر سخت جوابی حملہ کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر لکھا ہے، ''مجھے دماغی نکسل ہونے پر فخر ہے!'' آمریت کا خدشہ: پی چدمبرم نے متنبہ کیا کہ اگر وزیراعظم کے مطابق 'دماغی نکسل' کو ختم کرنے کا عمل شروع کیا گیا، تو اس کا سیدھا مطلب اپوزیشن کا خاتمہ ہوگا۔ یہ اقدام ملک کو یک جماعتی نظام اور بالآخر آمریت کی طرف لے جائے گا۔

وارانسی ایئرپورٹ پر مسافر کے پستول سے چلی گولی، ۲/افراد زخمی

وارانسی ایئرپورٹ پر اتوار کو ہتھیار کی جانچ کے دوران ایک مسافر کے پستول سے اچانک گولی چل گئی

وارانسی ایئرپورٹ پر اتوار کو ہتھیار کی جانچ کے دوران ایک مسافر کے پستول سے اچانک گولی چل گئی۔ اس حادثے میں 2 افراد زخمی ہو گئے۔ دونوں کو قریبی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ وارانسی ایئرپورٹ پر اتوار (16 اگست) کو سیکورٹی میں بڑی کوتاہی کا واقعہ پیش آیا، جس کے باعث ایئرپورٹ پر ایک بڑا حادثہ ہوگیا۔ ہتھیار کی جانچ کے دوران ایک مسافر کے پستول سے اچانک گولی چل گئی۔ اس حادثے میں 2 افراد زخمی ہو گئے۔ دونوں کو قریبی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ معاملے کی تحقیقات کی جارہی ہیں۔ اس سلسلے میں پولیس کا بیان بھی سامنے آیا ہے۔ پولیس کے مطابق آج صبح تقریباً 9:30 بجے وارانسی کے لال بہادر شاستری بین الاقوامی ایئرپورٹ پر یہ واقعہ پیش آیا۔ اعظم گڑھ کے رہنے والے مکلیش رائے اپنی اہلیہ کے ساتھ ایئر انڈیا ایکسپریس کی پرواز آئی ایکس 1810 سے وارانسی سے ممبئی جارہے تھے۔ ان کے پاس لائسنس یافتہ پستول تھا۔ چیکنگ کے دوران جب پستول کی جانچ اور گولیوں کی گنتی کی جا رہی تھی، اسی دوران اچانک گولی چل گئی۔ دراصل گولی چیکنگ کرنے والی خاتون کے پیر میں اور قریب کھڑے ایک دوسرے شخص کے انگوٹھے میں لگی۔ انہیں علاج کے لیے لکشمی اسپتال بھیجا گیا ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس کے اعلیٰ افسران، گومتی زون کی ڈپٹی پولیس کمشنر اور پنڈرا کے اسسٹنٹ پولیس کمشنر سمیت کئی افسران موقع پر پہنچ گئے۔ معلومات جمع کی جا رہی ہیں۔ اس معاملے میں قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'ٹی وی 9 بھارت ورش' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق اس واقعے پر وارانسی ایئرپورٹ اتھارٹی نے کہا کہ آج 16 اگست 2026 کو صبح تقریباً 9:30 بجے ممبئی جانے والی پرواز آئی ایکس 1810 کے ایک مسافر، جو اپنی اہلیہ کے ساتھ سفر کررہا تھا، نے طیارے میں لے جانے کے لیے اپنے ہتھیار کی اطلاع دی تھی۔ ہتھیار کی جانچ کے دوران مسافر کے پستول سے اچانک گولی چل گئی، جس سے 'اے اے آئی سی ایل اے ایس' کے 2 اسکریز (چیکنگ کرنے والے اہلکار) زخمی ہو گئے۔ دونوں کو علاج کے لیے نیو لکشمی ٹراما سنٹر لے جایا گیا۔ مقامی پولیس کو اس کی اطلاع دے دی گئی ہے اور تحقیقات جاری ہیں۔

کسانوں کے دہلی کوچ کا اعلان، کھنوری بارڈر سیل، ہریانہ پولیس نے لگائی بیریکیڈنگ

کسانوں کا کہنا ہے کہ اگر پولیس نے انہیں دہلی کوچ کرنے اور پیدل مارچ کرنے سے روکنے کی کوشش کی

کسانوں کا کہنا ہے کہ اگر پولیس نے انہیں دہلی کوچ کرنے اور پیدل مارچ کرنے سے روکنے کی کوشش کی تو ہم وہیں پر غیر معینہ مدت کے لیے دھرنا اور احتجاج شروع کر دیں گے۔ جیند میں انتظامیہ نے کسانوں کے دہلی کوچ کے اعلان کے بعد دیر رات ہریانہ-پنجاب کے کھنوری بارڈر کو سیل کر دیا۔ کسانوں کی جانب سے اتوار (16 اگست) کو دہلی کوچ کے اعلان کے پیش نظر جیند انتظامیہ نے دیر رات ہریانہ-پنجاب کے کھنوری بارڈر کو سیل کیا ہے۔ کسانوں کو دہلی کی جانب بڑھنے سے روکنے کے لیے بارڈر پر 5 سطحی بیریکیڈنگ کی گئی ہے۔ انتظامیہ مکمل طور پر الرٹ نظر آرہی ہے۔ کسان رہنما جگجیت سنگھ ڈلیوال نے اعلان کیا تھا کہ 'سنیکت کسان مورچہ' (غیر سیاسی) کی جانب سے ہندوستان-امریکہ تجارتی معاہدے کے خلاف 16 اگست سے 228 کلومیٹر طویل 'کسان بچاؤ پیدل یاترا' شروع کیا جائے گا۔ یہ پیدل مارچ 16 اگست کو داتا سنگھ والا سے شروع ہوکر 29 اگست کو دہلی کے جنتر منتر پہنچے گا۔ کسانوں کے دہلی کوچ کے پیش نظر انتظامیہ اور پولیس الرٹ پر ہیں اور بارڈر پر سیکورٹی انتظامات سخت کر دیے گئے ہیں۔ کسان رہنما جگجیت سنگھ ڈلیوال کی جانب سے دہلی مارچ کی اپیل کے بعد ہریانہ پولیس نے پنجاب-ہریانہ کھنوری بارڈر پر دہلی جانے والی سڑک کو سیل کر دیا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق جیند میں ہفتہ (15 اگست) کو کسانوں اور پولیس کے درمیان جھڑپ دیکھنے کو ملی۔ واضح رہے کہ کسان ہندوستان-امریکہ تجارتی معاہدے کے خلاف احتجاج کررہے ہیں۔ کسان رہنما جگجیت سنگھ ڈلیوال کی قیادت میں غیر ایس کے ایم کسان تنظیم کے اراکین پیدل مارچ کر رہے ہیں۔ اس میں 51 اہم کسانوں کے علاوہ 200 دیگر کسان بھی شامل ہیں۔ اس مارچ کے 29 اگست کو دہلی پہنچنے کا پروگرام طے کیا گیا ہے۔ فی الحال کسانوں کے دہلی کوچ کے اعلان کے بعد پولیس نے ناکہ بندی شروع کردی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کسانوں کو دہلی کوچ سے روکنے کے لیے انتظامیہ نے 5 سطحی بیریکیڈنگ کی ہے۔ ساتھ ہی بڑی تعداد میں پولیس اہلکار بھی تعینات کیے گئے ہیں۔ انتظامیہ کی جانب سے سیکورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔ حالانکہ دہلی کوچ کے اعلان کے بعد کسانوں نے انتظامیہ کو خبردار بھی کیا ہے۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ اگر پولیس نے انہیں دہلی کوچ کرنے اور پیدل مارچ کرنے سے روکنے کی کوشش کی تو ہم وہیں پر غیر معینہ مدت کے لیے دھرنا اور احتجاج شروع کردیں گے۔ کسانوں کی جانب سے آج، 16 اگست 2026 کو، دوبارہ دہلی مارچ (دہلی چلو) کے اعلان کے بعد ہریانہ پولیس نے پنجاب اور ہریانہ کو جوڑنے والے اہم کھنوری بارڈر کو مکمل طور پر سیل کر دیا ہے۔

یوگی سرکار نوجوانوں سے خوفزدہ، رام کرنے کیلئے پالیسی کا اعلان

یوتھ کمیشن، مسابقتی امتحانات کی کوچنگ میں تعاون اور آئی اے ایس، آئی پی ایس افسران کے ذریعہ رہنمائی کا وعدہ۔ نوجوانوں کی برہمی کو دیکھتے ہوئے آئندہ سال کے اسمبلی الیکشن سے قبل انہیں رام کرنے کیلئے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سنیچر کو یوم آزادی کی تقریب میں ان کیلئے باقاعدہ ایک مربوط پالیسی کا اعلان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت یوتھ کمیشن قائم کریگی، مسابقتی امتحانات کی کوچنگ تک رسائی کو آسان بنایا جائے گا اور نوجوان آئی اے ایس اور آئی پی ایس افسران پر مشتمل مینٹورشپ پروگرام شروع کیا جائے گا جس میں نوجوان نوکر شاہ طلبہ کی رہنمائی کریں گے۔ آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ''اتر پردیش کی سب سے بڑی طاقت اس کے نوجوان ہیں۔ ہمارے نوجوان باصلاحیت، محنتی اور ملک و معاشرہ کیلئے کچھ کرنے کے عزم سے بھرپور ہیں۔ ان کی صلاحیتوں کا صحیح استعمال کرنے اور ان کی استعداد کو حقیقت میں بدلنے میں مدد دینے کیلئے یوپی حکومت نئی یوتھ پالیسی لارہی ہے۔'' یوپی کی تقریباً ۶۰/فیصد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے، اس لیے حکومت کی اس کوشش کو جن زی کو سمجھنے اور پھر اسے اپنے حق میں راغب کرنے کی کوشش کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ مجوزہ یوتھ پالیسی میں ۱۶/سے ۳۵/سال کی عمر کے افراد کو شامل کیا جائے گا۔ حکام سے کہا گیا ہے کہ سب سے پہلے نوجوانوں کی توقعات، امنگوں اور ضروریات کو سمجھا جائے۔ توقع ہے کہ اس پالیسی کے تحت تعلیم اور ہنرمندی کی ترقی، کاروبار، روزگار اور اختراع، ڈیجیٹل بااختیاری، صحت، کھیل، قیادت کی ترقی، ثقافت اور ورثے جیسے شعبوں کو ایک ہی فریم ورک کے تحت لایا جائے گا۔

'جین الفا' کے احتجاج سے انتظامیہ سکتہ میں، کم از کم ۵/ریاستوں میں مظاہرے

راجستھان کے جودھاواس کے احتجاج میں سی جے پی لیڈر آشوتوش رانکا کی شرکت، ۵/گھنٹے کے دھرنا کے بعد انتظامیہ نے تمام مانگیں قبول کرلیں۔ جنتر منتر کے احتجاج کی کامیابی کے بعد 'جین زی' سے حوصلہ پاکر ملک بھر میں 'جین الفا' بھی اپنے تعلیمی اور اسکولوں کے مسائل پر سڑکوں پر اتر رہے ہیں اور انتظامیہ کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کررہے ہیں۔ گزشتہ ۲/ہفتوں میں اتر پردیش کے ۴/مقامات (فتح پور، ہمیرپور، امیٹھی، لکھنؤ)، بہار کے گیا میں، راجستھان کے باڑمیر، جالور اور جودھاواس، مدھیہ پردیش کے چھندواڑہ، اجین اور رودیشا میں، مہاراشٹر کے مختلف اضلاع، اتراکھنڈ کے کھٹیما اور جھارکھنڈ کے گڑھوا کے کنڈی میں احتجاج کرچکے ہیں۔ طلبہ نے کلاس روم سے باہر نکل کر احتجاج کیا، سرکاری دفاتر تک مارچ کیا، اسکولوں کے دروازوں پر تالے لگائے، سڑکوں پر دھرنا دیا اور افسران سے جواب مانگے۔ تازہ معاملہ راجستھان کے جودھاواس کا ہے جہاں اسکولی طلبہ اور طالبات کے احتجاج کے آگے انتظامیہ کو ۵/گھنٹے کے دھرنے کے بعد ہی گھٹنے ٹیکنے پڑے۔ الزام ہے کہ اس سے قبل بی جے پی حامی اور غنڈہ عناصر نے بچوں کو احتجاج سے روکنے کیلئے طاقت کے استعمال کی کوشش کی تاہم کاکروچ جنتا پارٹی کے آشوتوش رانکا وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے پولیس سے سختی سے جواب طلب کیا۔ خود رانکا نے ۱۴/اگست کو ایک تصویر شیئر کی اور اطلاع دی کہ طلبہ کے تمام مطالبات مان لئے گئے ہیں۔ یہاں اسکول میں کمرے درست کئے جائیں گے اور نئے کمرے تعمیر ہوں گے۔

ہند-روس شمالی سمندری راستے کے تعاون کو گہرا کرنے کیلئے سرگرم مذاکرات میں مصروف

نئی دہلی: وزارت خارجہ نے جمعہ کو کہا کہ ہندوستان اور روس شمالی سمندری راستے (این ایس آر) کے ساتھ دوطرفہ تعاون کو گہرا کرنے کے لئے فعال بات چیت میں مصروف ہیں، جو ایک اہم آرکٹک میری ٹائم کوریڈور ہے جسے ماسکو یورپ اور ایشیا کے درمیان ایک بڑے تجارتی لنک کے طور پر تیار کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ یہ وضاحت روسی صدر ولادیمیر پوتن کے بیان کے بعد سامنے آئی ہے کہ ہندوستان ان ممالک میں شامل ہے جو اسٹریٹیجک لحاظ سے اہم راستے پر ماسکو کے ساتھ کام کرنے میں بڑھتی ہوئی دلچسپی دکھارہے ہیں۔ ہفتہ وار پریس بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ روس کے ساتھ ہندوستان کے کثیر جہتی تعاون' میں لاجسٹک روابط کو بڑھانا مرکزی حیثیت رکھتا ہے، اور مزید کہا کہ شمالی سمندری راستے پر بات چیت پہلے سے ہی جاری ہے۔ اس موضوع پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے، جیسوال نے کہا، روس کے ساتھ، ہمارا کثیر جہتی تعاون ہے جس کا رابطہ ایک اہم حصہ ہے۔ ہم نے ان کے ساتھ اس خاص معاملے پر بھی بات چیت کی ہے۔ لہٰذا یہ وہ چیز ہے جو جاری ہے۔ اس سے قبل بدھ کے روز، صدر پوتن نے میزائل کروزر وریاگ پر سوار پیسیفک فلیٹ کے اہلکاروں سے بات کرتے ہوئے شمالی سمندری راستے میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کا خاکہ پیش کیا، اور واضح طور پر چین کے ساتھ ساتھ ہندوستان کو ٹرانزٹ کوریڈور کی ترقی میں اہم شراکت داروں میں سے شناخت کیا۔ بین الاقوامی فریم ورک کے تئیں ماسکو کی وابستگی کو اجاگر کرتے ہوئے، پوتن نے کہا، ''اگرچہ روس نے مسلسل آواز اٹھائی ہے، اور اس کی توثیق جاری رکھی ہے، لیکن وہ تعاون کرنے اور شمالی سمندری راستے کے فوائد سے فائدہ اٹھانے کے لیے تیار ہے، موجودہ بین الاقوامی سمندری قانون کی حدود میں۔

یوگی حکومت کا وقت ختم ہو چکا ہے

ریاست کے عوام ان سے بیزار ہو چکے ہیں: اودھیش پرساد

اودھیش پرساد نے کہا کہ ''یوگی حکومت کا وقت گزر چکا ہے اور ریاست کے عوام ان سے اکتا چکے ہیں۔ ریاست کے لوگوں کا ان پر سے اعتماد اٹھ چکا ہے اور لوگوں نے ان سے دوری اختیار کر لی ہے۔'' ایودھیا کے رکن پارلیمنٹ اودھیش پرساد نے خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ''یوگی حکومت کا وقت گزر چکا ہے اور ریاست کے عوام ان سے اکتا چکے ہیں۔ ریاست کے لوگوں کا ان پر سے اعتماد اٹھ چکا ہے اور لوگوں نے ان سے دوری اختیار کرلی ہے۔ وزیراعلیٰ کی جانب سے جو اعلانات کیے جارہے ہیں، ان میں ان کی بوکھلاہٹ نظر آتی ہے۔ ان کے اعلانات میں نہ کوئی دم ہے، نہ یقین اور نہ ہی اعتبار۔ ان کی رخصتی طے ہے۔'' ایودھیا میں پجاریوں کے لیے نافذ کیے گئے ڈریس کوڈ کے حوالے سے سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اودھیش پرساد نے کہا کہ ''اس وقت ایودھیا میں نذرانے کی چوری کروڑوں لوگوں کی زبان پر ہے۔ کروڑوں لوگوں کی آواز ہی بھگوان شری رام کی آواز بن جاتی ہے۔ نذرانے کی چوری کے معاملے پر اپوزیشن کی جانب سے ایوان میں وزیراعظم یا وزیر داخلہ سے جواب دینے کا مطالبہ کیا جاتا رہا، کیونکہ یہ ملک کے کروڑوں لوگوں کے عقیدے کا سوال ہے۔ بھگوان شری رام کی نگری ایودھیا کو بدنام کیا گیا ہے، لیکن اس معاملے پر حکومت کی جانب سے جواب دینے کی ہمت نہیں ہو پائی۔'' پریانک کھڑگے کی جانب سے آر ایس ایس کے بارے میں دیے گئے بیان پر اودھیش پرساد نے کہا کہ ''ملک کی آزادی کے لیے کون لوگ شہید ہوئے تھے، یہ سب کو معلوم ہے۔ کون لوگ انگریزوں کے ساتھ رہ کر مخبری کرتے تھے، یہ بھی سب کو معلوم ہے۔'' مدھیہ پردیش میں یو سی سی کے حوالے سے اودھیش پرساد نے کہا کہ اس ملک میں مختلف نظریات، لباس، بولی-زبان اور کھانے پینے کی عادات رکھنے والے لوگ رہتے ہیں۔ یہاں کثرت میں وحدت کا ایک مضبوط رشتہ قائم ہے۔ ایسے میں کسی بھی قسم کا قانون بنانے کے معاملے میں میری رائے ہے کہ آئین کے مطابق ہی کام کیا جانا چاہیے۔ نذرانے کی چوری کے معاملے پر اکھلیش یادو کی جانب سے سوشل میڈیا پر نظم پوسٹ کیے جانے کے حوالے سے اودھیش پرساد نے کہا کہ ''نذرانے کی چوری کے معاملے کا انکشاف تو اکھلیش یادو نے ہی کیا ہے۔'' اس انکشاف کو 2 ماہ سے زیادہ کا وقت گزر چکا ہے، لیکن بی جے پی اور سنگھ کے لوگوں نے نذرانے کی چوری اور چندے کی چوری کو دبا دیا ہے۔ اس معاملے پر حکومت سے جواب مانگا جا رہا تھا، لیکن ان کے پاس جواب دینے کے لیے کچھ نہیں تھا۔

۲۰۴۷/تک ہندوستان کے ۱۰۰/گیگاواٹ جوہری ہدف کو طاقت دینے کیلئے ۵/نئے جوہری ری ایکٹر تعمیر کئے جائیں گے

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو کہا کہ ہندوستان 2047 تک 100 گیگاواٹ توانائی پیدا کرنے کا منتظر ہے۔ ہم پانچ نئے جوہری ری ایکٹر شروع کرنے کے ہدف کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس سال ہندوستان نے فاسٹ بریڈر نیوکلیئر ٹیکنالوجی میں مہارت حاصل کی ہے، جو ایک اہم سنگ میل کو نشان زد کرتی ہے۔ اس کے نتیجے میں، ہم نے جوہری ایندھن میں خودانحصاری حاصل کرنے کی راہ پر ایک بڑی، کامیاب چھلانگ لگائی ہے۔ اپنی ذہنیت کی حدوں کی وجہ سے رک جاتا ہے جب سوچ حدود میں بند ہوجاتی ہے اور جمود کا شکار ہونے لگتی ہے، ہم اپنی اندرونی صلاحیت کو پہچاننے میں ناکام ہوجاتے ہیں، آج ملک کو درآمد شدہ خام تیل پر انحصار کرنا پڑتا ہے، اور یہ بڑی حد تک غلط ماضی کے تناظر کی وجہ سے ہوا ہے۔ پی ایم مودی نے پائپ گیس اور شمسی توانائی کے بنیادی ڈھانچے کی توسیع پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ پائپ گیس کوریج 2014 سے پہلے صرف 70 شہروں سے بڑھ کر 700 شہروں تک پہنچ گئی ہے، جب کہ پائپ گیس حاصل کرنے والے گھرانوں کی تعداد تقریباً 20-22 لاکھ سے بڑھ کر تقریباً 1.75 کروڑ ہوگئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان کی شمسی توانائی کی صلاحیت 2014 میں صرف 2 گیگاواٹ سے بڑھ کر 160 گیگاواٹ ہوگئی ہے، پی ایم سوریہ گھر: مفت بجلی یوجنا نے چھتوں پر شمسی توانائی کو اپنانے میں مدد فراہم کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسکیم کے تحت 50 لاکھ سے زیادہ گھرانوں نے شمسی توانائی کو اپنایا ہے، جس پر تیزی سے عمل درآمد جاری ہے۔ ہر ہندوستانی پروڈکٹ کو عالمی منڈی تک پہنچنا چاہیے خواہ وہ ہماری ٹیکسٹائل ہو، ہماری مشینری ہو یا ہماری ادویات۔ ہمیں اس موقع سے محروم نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن ہمیں عالمی پیرامیٹرز کو پورا کرنا ہے۔ ہمیں ایسی مصنوعات فراہم کرنی ہیں جو دنیا کی پیشکش سے بہتر ہیں۔ ہمیں انہیں زیادہ مسابقتی قیمت پر فراہم کرنا ہے۔ حکومتِ ہند نے سال 2047 تک 100 گیگاواٹ (GW) جوہری توانائی (Nuclear Energy) کی پیداواری صلاحیت حاصل کرنے کا ایک بڑا اور تاریخی ہدف مقرر کیا ہے۔ یہ ہدف ملک کی آزادی کے 100 سال مکمل ہونے پر وکست بھارت (ترقی یافتہ ہندوستان) کے وژن کو پورا کرنے، توانائی کے تحفظ کو یقینی بنانے اور فوسل ایندھن (کوئلہ و گیس) پر انحصار کم کرنے کیلئے طے کیا گیا ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی نے 15 اگست 2026 کو لال قلعہ سے اپنے خطاب میں بھی اس عزم کو دہرایا ہے۔

غیر ملکی سفیروں نے 80 ویں یوم آزادی پر ہندوستان کو مبارکباد پیش کی

غیر ملکی سفیروں نے ہفتہ کو ملک کے ۸۰/ویں یوم آزادی کے موقع پر ہندوستان کے شہریوں کو نیک خواہشات کا اظہار کیا

نئی دہلی: غیر ملکی سفیروں نے ہفتہ کو ملک کے 80ویں یوم آزادی کے موقع پر ہندوستان کے شہریوں کو نیک خواہشات کا اظہار کیا، جس میں آزادی کے بعد سے ہندوستان کے شاندار سفر، اس کے تہذیبی ورثے اور دنیا بھر کے ممالک کے ساتھ اس کی پائیدار شراکت داری کو اجاگر کیا گیا۔ ہندوستان میں سری لنکا کے ہائی کمشنر مہیشینی کولون نے ہندوستان کے لوگوں کو گرمجوشی سے مبارکباد پیش کی، آزادی کے بعد سے ملک کے سفر کو قابل ذکر قرار دیتے ہوئے اور اس کی تہذیبی ورثے اور جمہوری روایات سے طاقت حاصل کرتے ہوئے جدیدیت کو اپنانے کی صلاحیت کی تعریف کی۔ ہندوستان میں روس کے سفیر ڈینس علیپوف نے بھی یوم آزادی کی مبارکباد پیش کی، ہندوستان کے لیے ماسکو کی مسلسل حمایت کا اعادہ کیا اور دونوں ممالک کے درمیان دوستی کا جشن منایا۔ انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ہندوستان کی ترقی کے طے شدہ راستے کو دیکھتے ہوئے، اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کے تمام خواب پورے ہوں گے۔ جب آپ ترقی کی راہ پر گامزن ہوں گے، تو یقین رکھیں کہ روس کی حمایت، جیسا کہ سو سال پہلے تھی، آج بھی وہی ہے اور کل بھی جاری رہے گی۔ انہوں نے اپنے پیغام کا اختتام کرتے ہوئے کہا، ''جئے ہند-روس دوستی''۔ فن لینڈ کے ہندوستان میں نامزد سفیر میکو کیویکوسکی نے بھی ہندوستان کے لوگوں کو یوم آزادی کی مبارکباد پیش کی، فن لینڈ اور ہندوستان کے درمیان پھیلتی ہوئی شراکت داری کو اجاگر کیا۔ کیویکوسکی نے ہندوستان میں فن لینڈ کے سفارت خانے کی طرف سے پوسٹ کردہ ایک ویڈیو پیغام میں کہا، ''نئی دہلی میں فن لینڈ کے سفارت خانے کی طرف سے، میں ہندوستان کے لوگوں کو یوم آزادی کی بہت بہت مبارکباد دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ فن لینڈ اور ہندوستان جدت، پائیداری، سرکلر اکانومی اور عوام سے عوام کے تعلقات سمیت تمام شعبوں میں اپنی شراکت داری کو گہرا کررہے ہیں۔ ہندوستان میں اسرائیل کے سفیر ریوین آزر نے بھی ہندوستان اور اسرائیل کے مشترکہ ورثے اور قومی احیاء کے بیانیے کو اجاگر کرتے ہوئے اس موقع پر مبارکباد دی۔ آزر نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، ''آج، ہم بھارت کا یوم آزادی منا رہے ہیں۔ اگرچہ ہندوستان اور اسرائیل سائز میں مختلف ہیں، لیکن ہم قدیم ورثے اور قومی احیا کا اشتراک کرتے ہیں۔ ایک ویڈیو پیغام میں، آزر نے کہا کہ دونوں قومیں آزادی اور اختراع کو اپناتے ہوئے اپنے قدیم ورثے سے طاقت حاصل کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا، ''ہمیں اپنے ممالک کے درمیان دوستی پر فخر ہے اور ہماری شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔ ہندوستان میں برطانوی ہائی کمشنر لنڈی کیمرون نے بھی اس موقع کو نشان زد کرتے ہوئے، دہلی کے لال قلعہ میں ہندوستان کے 80ویں یوم آزادی کو منانے کے اپنے تجربے کا اشتراک کیا۔ کیمرون نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ''ہندوستان کا 80 واں یوم آزادی دہلی کے لال قلعے میں منانا ایک اعزاز اور اعزاز ہے۔ امریکی گلوکارہ اور اداکارہ میری مل بین نے بھی صدر دروپدی مرمو، وزیراعظم نریندر مودی اور ہندوستان کے لوگوں کو اپنی گرمجوشی کا اظہار کرتے ہوئے، ہندوستان کو مبارکباد دی۔ ایک ویڈیو پیغام میں، ملبین نے ہندوستان کے سفر اور اس کی آزادی کے پیچھے جذبے کی عکاسی کی۔ انہوں نے کہا، بھارت کے بہنو اور بھائیو، جب آپ ایک اور یوم آزادی کے دہانے پر کھڑے ہیں، آیئے ہم اس غیر معمولی سفر پر غور کریں جو آپ کو یہاں تک لے آیا ہے۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

ہندوستان افغانستان کے ساتھ دیرینہ تعلقات کو گہرا کرنے کا خواہاں ہے

رندھیر جیسوال نے کہا کہ ہندوستان افغانستان کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات کو مزید مستحکم کرنے اور ترقی، تجارت اور علاقائی رابطوں سمیت شعبوں میں تعاون کو وسعت دینے کا خواہاں ہے

نئی دہلی: بھارتی وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ ہندوستان افغانستان کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات کو مزید مستحکم کرنے اور ترقی، تجارت اور علاقائی رابطوں سمیت شعبوں میں تعاون کو وسعت دینے کا خواہاں ہے۔جیسوال نے کہا کہ دونوں ممالک کے عہدیداروں کے درمیان حالیہ ملاقاتوں اور دوروں نے دوطرفہ مصروفیات اور تعاون کو بڑھانے کے مواقع پیدا کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کابل کے ساتھ اپنے تعلقات کو مزید مضبوط کرنا چاہتا ہے اور مشترکہ مفادات کو آگے بڑھانے کے ذریعہ وسیع تر تعامل کو دیکھتا ہے۔اگست 2021 میں طالبان کے اقتدار میں آنے کے بعد سے ہندوستان نے افغانستان کے ساتھ سفارتی رابطوں، انسانی امداد اور اقتصادی تعاون کے ذریعے روابط برقرار رکھے ہیں۔نئی دہلی نے افغانستان اور پڑوسی ممالک کے ساتھ اپنی مصروفیات کے اہم عناصر کے طور پر علاقائی روابط اور اقتصادی تعاون پر بھی زور دیا ہے۔تجارت اور رابطوں پر بات چیت جاری رکھتے ہوئے بھارت نے افغانستان کو خوراک، ادویات اور دیگر ضروری سامان سمیت انسانی امداد فراہم کی ہے۔دونوں ممالک نے بھارت کی طرف سے طالبان حکومت کو باضابطہ طور پر تسلیم نہ کیے جانے کے باوجود سیاسی اور سفارتی مصروفیات کے لیے چینلز کو برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے۔جیسوال کے تبصرے ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب علاقائی ممالک افغانستان کے طویل سیاسی اور انسانی بحران کے درمیان اقتصادی اور سفارتی تعلقات کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ افغانستان کو شدید انسانی اور اقتصادی چیلنجز کا سامنا ہے۔ لاکھوں افغان باشندے انسانی امداد پر انحصار کرتے ہیں، جب کہ بین الاقوامی امدادی اداروں نے فنڈنگ کی اہم کمی اور بڑھتی ہوئی ضروریات سے خبردار کیا ہے۔خواتین اور لڑکیوں پر عائد پابندیوں، جن میں تعلیم، ملازمت اور عوامی زندگی میں شرکت پر پابندیاں شامل ہیں، کی وجہ سے صورتحال مزید پیچیدہ ہے۔بین الاقوامی تنظیموں نے بارہا ان پابندیوں کو ہٹانے کا مطالبہ کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ یہ افغانستان کی سماجی اور اقتصادی ترقی کو نقصان پہنچاتے ہیں۔اس لیے ہندوستان کی مصروفیت کو بڑھانے کی کوششیں افغانستان کی انسانی ضروریات اور طالبان کے دور میں انسانی حقوق اور پابندیوں پر مسلسل بین الاقوامی خدشات کے پس منظر میں ہیں۔ہندوستان افغانستان کے ساتھ اپنے تاریخی اور دیرینہ تعلقات کو مزید مضبوط اور گہرا کرنے کیلئے سرگرم عمل ہے اور اس سلسلے میں دونوں ممالک کے درمیان حالیہ مہینوں میں سفارتی وتجارتی رابطوں میں تیزی آئی ہے۔ بھارتی وزارت خارجہ (MEA) کے مطابق، نئی دہلی افغان عوام کی فلاح و بہبود اور ترقیاتی ضروریات کے لیے مسلسل تعاون فراہم کرنے کا عزم رکھتا ہے۔دونوں ممالک کے موجودہ تعلقات کی نوعیت اور اہم پیش رفتوں کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔سفارتی رابطے: بھارت نے کابل میں اپنی سفارتی موجودگی کو بحال کیا ہے۔اکتوبر 2025 میں افغان وزیر خارجہ امیر خان متقی نے نئی دہلی کا اہم دورہ کیا، جس کے بعد دونوں ممالک میں اعلیٰ سطحی وزارتی وفود کے تبادلے مسلسل جاری ہیں۔مشترکہ کمیٹی کا اجلاس: جولائی 2026 میں نئی دہلی میں انڈیا۔افغانستان جوائنٹ کمیٹی کا چوتھا دور منعقد ہوا، جس میں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد، تعلیم، صحت اور صلاحیت سازی کے شعبوں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔مالی سال 2025-26 میں بھارت اور افغانستان کے درمیان دوطرفہ تجارت کا حجم 85.907 ملین امریکی ڈالر رہا۔جولائی 2026 میں افغانستان کے وزیر زراعت مولوی عطاء اللہ عمری نے بھارت کا دورہ کیا۔اس دوران دونوں ممالک کے درمیان بیجوں کی فراہمی، زرعی تحقیق اور لائیو اسٹاک (مویشی پروری) کے شعبے میں تعاون بڑھانے کے لیے ایک مشترکہ ورکنگ گروپ قائم کرنے پر اتفاق ہوا۔فضائی کارگو اور متبادل راستے: ایران کی چابہار بندرگاہ کے ذریعے اور ہوائی کارگو کے ذریعے باہمی تجارتی سرگرمیوں کو فروغ دیا جارہا ہے تاکہ پاکستان پر انحصار کم کیا جاسکے۔عزم کا اعادہ: دونوں ممالک نے مئی 2026 میں ایک مشترکہ بیان جاری کیا جس میں ہر قسم کی دہشت گردی کی سخت مذمت کی گئی۔افغان حکام نے بھارت کو یقین دہانی کرائی ہے کہ افغانستان کی سرزمین کسی بھی فرد یا تنظیم کو بھارت کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

وزیراعظم مودی کا بھارت کی ترقی کیلئے سات نکاتی منصوبہ

۵۰؍بھارتی کمپنیوں کو فارچیون ۵۰۰؍میں پہنچانے کا ہدف

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے بھارت کو عالمی اقتصادی طاقت بنانے کے لیے سات اہم شعبوں پر مبنی ترقیاتی حکمت عملی 'شکتی کی سپت دھارا' پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگلی دہائی میں کم از کم 50 بھارتی کمپنیوں کو فارچیون 500 میں شامل ہونا چاہیے۔وزیراعظم نے یوم آزادی کے خطاب میں سات شعبوں کی نشاندہی کی جن میں مینوفیکچرنگ، زراعت وفوڈ پروسیسنگ، ٹیکنالوجی واختراع، گتی شکتی، دفاعی پیداوار، گرین وبلیو اکانومی اور بھارت کی سافٹ پاور شامل ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ آئندہ پانچ سے سات برسوں میں یہی شعبے بھارت کی ترقی کو نئی رفتار دے سکتے ہیں۔مودی نے بھارتی صنعتوں سے کہا کہ وہ صرف ملکی منڈی تک محدود نہ رہیں بلکہ عالمی سطح پر اپنی موجودگی بڑھائیں۔ان کے مطابق بھارتی بینکوں، فارما کمپنیوں، ٹیکنالوجی اداروں، کنسلٹنگ کمپنیوں اور برانڈز کو دنیا کے سرکردہ اداروں میں جگہ بنانے کا ہدف رکھنا چاہیے۔مینوفیکچرنگ کے حوالے سے وزیراعظم نے مکمل مقامی ویلیو چین تیار کرنے پر زور دیا، جس میں ڈیزائن اور پرزوں سے لے کر حتمی پیداوار تک زیادہ سے زیادہ صلاحیت بھارت کے اندر موجود ہو۔انہوں نے کہا کہ بھارتی مصنوعات کو معیار، قیمت اور بڑے پیمانے پر پیداوار کے لحاظ سے عالمی مصنوعات کا مقابلہ کرنا ہوگا۔مودی نے گزشتہ 12 برسوں میں صنعتی ترقی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بھارت کی دفاعی پیداوار تقریباً چار گنا، الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ سات گنا اور موبائل فون کی پیداوار 33 گنا بڑھی ہے۔انہوں نے بھارتی کمپنیوں سے آزاد تجارتی معاہدوں کے ذریعے پیدا ہونے والے مواقع سے فائدہ اٹھا کر برآمدات بڑھانے کی بھی اپیل کی۔ٹیکنالوجی کے شعبے میں حکومت نے AI، کوانٹم کمپیوٹنگ، روبوٹکس، خلائی ٹیکنالوجی، ڈیٹا سینٹرز اور میڈ ان انڈیا 6G پر توجہ بڑھانے کا اعلان کیا۔وزیراعظم نے اگلے ایک سال میں ایک کروڑ نوجوانوں کو مصنوعی ذہانت کی تربیت دینے کا ہدف بھی پیش کیا۔وزیراعظم کا کہنا تھا کہ بھارت کا اگلا مرحلہ محض تیز اقتصادی ترقی تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ مقصد ایسی عالمی سطح کی بھارتی کمپنیاں اور برانڈز تیار کرنا ہے جو بین الاقوامی منڈیوں میں قیادت کر سکیں اور وکست بھارت 2047 کے ہدف کو حقیقت میں بدل سکیں۔وزیراعظم نریندر مودی نے بھارت کے 80ویں یوم آزادی (15 اگست 2026) کے موقع پر لال قلعہ کی فصیل سے خطاب کرتے ہوئے ملک کو 2047 تک ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کے لیے سات نکاتی اصلاحاتی فریم ورک پیش کیا ہے، جسے ''شکتی کی سپت دھارا'' کا نام دیا گیا ہے۔اس منصوبے کا بنیادی مقصد آئندہ 5 سے 7 برسوں میں ملک کی ترقی کو نئی رفتار دینا اور اسے عالمی سطح پر سب سے آگے لے جانا ہے۔

صدر نشین بار کونسل کو طلباء کے آگے جھکنا پڑا، معذرت خواہی کا مکتوب جاری کیا

صدر نشین بار کونسل آف انڈیا و رکن پارلیمنٹ بی جے پی منن کمار مشرا کو نلسار معاملہ میں دوسری مرتبہ خفت کا سامنا کرنا پڑا

حیدرآباد: صدر نشین بار کونسل آف انڈیا و رکن پارلیمنٹ بی جے پی منن کمار مشرا کو 'نلسار' معاملہ میں دوسری مرتبہ خفت کا سامنا کرنا پڑا۔انہوں نے 'نلسار' طلبہ کے 'معذرت خواہی' کے مطالبہ کو قبول کر کے اپنے بیان میں کہا کہ اگر ان کے بیان' مکتوب یا بیان کے کسی حصہ سے لاء گریجویٹس کو کوئی تکلیف یا دل آزاری ہوئی ہے تو وہ ان سے معذرت خواہ ہیں۔انہوں نے مکتوب معافی جاری کر کے کہا کہ معذرت خواہی کوئی 'انا' کا مسئلہ نہیں ہے اسی لئے وہ طلبہ کے مطالبہ کا احترام کر کے ان سے معذرت خواہی کر رہے ہیں۔منن کمار مشرا نے اپنے بیان کے حصوں کا کوئی تذکرہ نہیں کیا جس کے متعلق طلبہ نشاندہی کر کے 'معذرت خواہی' کا مطالبہ کر رہے تھے۔گذشتہ دنوں بار کونسل نے 'نلسار' طلبہ کی جانب سے کانووکیشن میں چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سوریہ کانت کو مدعو نہ کرنے کے معاملہ میں مداخلت کر کے تمام ریاستوں کی بار کونسل کو ہدایت دی تھی کہ وہ 'نلسار' کے سال 2026 کے کسی بھی گریجویٹ کو بہ حیثیت وکیل رجسٹرڈ نہ کریں لیکن اس مکتوب پر ہنگامہ آرائی کے ساتھ ہی بار کونسل نے مکتوب سے دستبرداری اختیار کر کے نیا مکتوب جاری کر دیا اس کے باوجود 'نلسار' طلبہ اور ملک بھر کی وکلاء برادری میں شدید برہمی تھی اور دوسرے ہی دن سپریم کورٹ میں دائر درخواست کی سماعت کے دوران چیف جسٹس سوریہ کانت نے معاملہ کو ان کے اور طلبہ کے درمیان قرار دیتے ہوئے بار کونسل کو نوٹس جاری کرنے کا حکم دیا تھا۔نلسار طلبہ نے 'یوم آزادی' کے موقع پر تحریری مکتوب کی اجرائی کے ذریعہ منن کمار مشرا کے ریمارکس کو قابل مذمت قرار دیتے ہوئے ان سے 'معذرت خواہی' کا مطالبہ کیا تھا۔صدر نشین بار کونسل منن کمار مشرا کو 'نلسار' طلبہ کے خلاف زبان پر غیر مشروط معذرت خواہی کرنی ہوگی بصورت دیگر 'نلسار' میں زیر تعلیم طلبہ ان کے خلاف شدید احتجاج کا آغاز کریں گے۔ملک کی سرکردہ لاء یونیورسٹی کے طلبہ نے صدر نشین بار کونسل کے مکتوب اور اس میں استعمال کی گئی زبان پر شدید ردعمل ظاہر کر کے کہا کہ مکتوب سے دستبرداری سے مسئلہ حل نہیں ہوگا' صدر نشین بی سی آئی کو اس میں غیر مشروط معذرت خواہی کرنی ہوگی۔طلبہ کی تنظیم نے الزام عائد کیا کہ بار کونسل صدر نشین نے جس انداز میں طلبہ کو نشانہ بنایا تھا وہ ناقابل برداشت ہے اسی لئے بی سی آئی کے مکتوب سے دستبرداری پر بات ختم نہیں ہوتی بلکہ اب صدر نشین بی سی آئی کو طلبہ کے خلاف ریمارکس پر معذرت خواہی کرنی ہوگی کیونکہ انہوں نے طلبہ کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔منن کمار مشرا کی معذرت خواہی پر نلسار یونیورسٹی طلبہ نے فی الحال کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا۔بار کونسل آف انڈیا (BCI) کے صدر نشین منن کمار مشرا کو نلسار یونیورسٹی کے طلباء کے شدید احتجاج کے آگے جھکنا پڑا ہے اور انہوں نے اپنے ریمارکس پر غیر مشروط معذرت خواہی کا مکتوب جاری کیا ہے۔یہ معاملہ اس وقت شدت اختیار کر گیا جب طلباء کی تنظیم نے ان کے رویے اور بیانات کو ناقابل برداشت قرار دیتے ہوئے معافی مانگنے کا مطالبہ کیا۔

وزیراعظم مودی کا بھارت کو چپ اور جوہری طاقت بنانے کا بڑا منصوبہ

نئی فیکٹریوں اور ری ایکٹرز کا اعلان

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے 80ویں یوم آزادی پر لال قلعہ سے خطاب کرتے ہوئے بھارت کی اقتصادی اور تکنیکی ترقی کو نئی رفتار دینے کے لیے سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ اور جوہری توانائی میں بڑے پیمانے پر توسیع کا خاکہ پیش کیا ہے۔ ان اقدامات کو 2047 تک وکست بھارت اور خود انحصاری کے ہدف کا اہم حصہ قرار دیا گیا ہے۔مودی نے کہا کہ بھارت میں تین بڑے سیمی کنڈکٹر پلانٹس میں پیداوار شروع ہو چکی ہے اور ان کی مصنوعات برآمد بھی کی جا رہی ہیں۔آئندہ سات سے آٹھ برس میں مزید پانچ سے آٹھ سیمی کنڈکٹر پلانٹس فعال ہونے کی توقع ہے، جس سے بھارت عالمی چپ سپلائی چین میں اپنی موجودگی مزید مضبوط کرنا چاہتا ہے۔وزیراعظم نے توانائی کی خودمختاری کو بھی مستقبل کی ترقی کے لیے ناگزیر قرار دیا۔بھارت نے 2047 تک جوہری توانائی کی صلاحیت 100 گیگاواٹ تک پہنچانے کا ہدف رکھا ہے جبکہ موجودہ دہائی میں پانچ نئے جوہری ری ایکٹرز شروع کرنے کا منصوبہ ہے۔مودی نے کہا کہ مصنوعی ذہانت، سیمی کنڈکٹرز اور ڈیٹا سینٹرز کے تیزی سے پھیلاؤ کے باعث بجلی کی طلب میں زبردست اضافہ ہوگا، اس لیے بھارت کو توانائی کے معاملے میں بیرونی دنیا پر انحصار کم کرنا ہوگا۔حکومت جوہری توانائی کے ساتھ آف شور تیل و گیس، ہائیڈروجن، متبادل ایندھن اور اہم معدنیات پر بھی توجہ بڑھا رہی ہے۔حکومت کا یہ منصوبہ بھارت کو محض ایک بڑی صارف منڈی کے بجائے چپس، جدید ٹیکنالوجی اور صاف توانائی کا عالمی مینوفیکچرنگ مرکز بنانے کی وسیع تر حکمت عملی کا حصہ ہے۔مودی نے اسے آتم نربھر بھارت سے وکست بھارت تک پہنچنے کا راستہ قرار دیا۔وزیراعظم نریندر مودی نے بھارت کو سیمی کنڈکٹر چپ مینوفیکچرنگ اور جوہری توانائی کا عالمی مرکز بنانے کے لیے ایک عظیم الشان اور جامع حکمت عملی کا اعلان کیا ہے۔اپنے 80ویں یوم آزادی (15 اگست 2026) کے موقع پر لال قلعہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے واضح کیا کہ مصنوعی ذہانت (AI)، ڈیٹا سینٹرز اور جدید چپس کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کے لیے بھارت کا توانائی اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں خود انحصار (آتم نربھر) ہونا ناگزیر ہے۔وزیراعظم نے کہا کہ ماضی میں جو ٹیکنالوجی فائلنگ اور تاخیر کی نذر ہو گئی تھی، اب بھارت اس پر مشن موڈ میں کام کر رہا ہے۔بھارت میں 3 بڑے سیمی کنڈکٹر پلانٹس میں تجارتی پیداوار شروع ہو چکی ہے اور یہاں بننے والی چپس اب عالمی منڈیوں میں برآمد بھی کی جا رہی ہیں۔

آتم نربھرتا ہندوستان کے وکست بھارت بننے کی راہ ہموار کرے گی

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز کہا کہ خود انحصاری ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بننے کی راہ ہموار کرے گی، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ملک کو خود انحصار ہونا چاہیے اور اپنے مفادات کا تحفظ کرنا چاہیے۔80ویں یوم آزادی کے موقع پر لال قلعہ کی فصیل سے قوم سے خطاب کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا، ''خود انحصاری ہندوستان کے وکست بھارت بننے کی راہ ہموار کرے گی۔ہمیں خود انحصار بننا چاہیے اور اپنے مفادات کا تحفظ کرنا چاہیے۔آج ہر ہندوستانی میک ان انڈیا، سودیشی، مقامی کے لیے آواز کے اقدامات سے جڑ رہا ہے۔گزشتہ 12 سالوں میں، دفاعی پیداوار میں تقریباً چار گنا اضافہ ہوا ہے، جبکہ کھادی اور دیہی صنعتوں کی پیداوار میں تقریباً پانچ گنا اضافہ ہوا ہے۔الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ میں تقریباً سات گنا اضافہ ہوا ہے۔جدید ریلوے کوچوں کی پیداوار میں 21 گنا اضافہ ہوا ہے، اور موبائل فون کی پیداوار میں 33 گنا اضافہ ہوا ہے۔اس سے آگے، ہم نے اپنی ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی میں حقیقی نمبروں کو بنایا ہے۔صارفین کی تعداد میں تقریباً چار گنا اضافہ ہوا ہے، اور ڈیجیٹل لین دین میں ایک سو گنا اضافہ ہوا ہے، ہم نے عام شہری کے لیے نل کے پانی کے کنکشن پہلے کے مقابلے میں 15 گنا زیادہ تیز رفتاری سے فراہم کیے ہیں۔پسماندہ طبقے نے حکمرانی میں بڑے پیمانے پر تبدیلی کی ہے، اور سینکڑوں قدیم قوانین کو منسوخ کر دیا گیا ہے، جو کہ گزشتہ صدی کے قوانین پر بھروسہ کرتے ہوئے اور اس کو تیز رفتاری سے تعمیر کر رہے ہیں۔اس رفتار، اس توسیع اور ان کامیابیوں کو انجام دیا گیا -- ایک ایسی تبدیلی کی نمائندگی کرتا ہے جو آزادی کے بعد پہلی بار دیکھی گئی۔

بنگلہ دیش کے وزیراعظم رحمان کا

۲۰؍سے ۲۵؍اگست کے درمیان ہندوستان کا دورہ متوقع

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کے وزیراعظم طارق رحمان 20 اگست سے 25 اگست کے درمیان ہندوستان کا اپنا پہلا سرکاری دورہ کرنے کا امکان ہے، ڈھاکہ اور نئی دہلی فی الحال صحیح تاریخوں پر تبادلہ خیال کر رہے ہیں۔بنگلہ دیش کے اخبار ڈیلی سٹار نے سفارتی ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مجوزہ دورے پر غور کیا جا رہا ہے کیونکہ دونوں فریق دوطرفہ مصروفیات کا بندوبست کرنے کے خواہاں ہیں جبکہ شیڈولنگ کے مسائل اب تک ایک رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ڈیلی سٹار کے مطابق، ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے، اس وقت دو ممکنہ شیڈولز زیر غور ہیں-- 20-21 اگست اور 21-22 اگست۔ذرائع نے بتایا کہ حتمی تاریخوں کا فیصلہ انڈین ہائی کمشنر دنیش ترویدی کے ڈھاکہ میں اپنے فرائض دوبارہ شروع کرنے کے بعد متوقع ہے۔تاہم وزارت خارجہ کی جانب سے اس کی کوئی باضابطہ تصدیق نہیں ہوئی ہے۔یہ پیشرفت بنگلہ دیش میں ہندوستانی ہائی کمشنر دنیش ترویدی کی وزیراعظم نریندر مودی کے ساتھ 11 اگست کو نئی دہلی میں ون ٹو ون ملاقات کے بعد ہوئی ہے۔اگر تصدیق ہو جاتی ہے تو یہ دورہ فروری میں اقتدار سنبھالنے کے بعد طارق رحمان کا بھارت کا پہلا دورہ ہوگا۔مجوزہ دورہ ڈھاکہ اور نئی دہلی کے درمیان حالیہ سفارتی کشیدگی کے درمیان اہمیت اختیار کرتا ہے جب شیخ حسینہ کے بھارت کے عوامی تبصرہ کے بعد، جو 2024 میں طلباء کی قیادت میں ہونے والی بغاوت کے بعد ملک سے بے دخل کیے جانے کے بعد سے بھارت میں تھیں۔

بھارت نے جوہری توانائی کا شعبہ نجی اور غیر ملکی ٹیکنالوجی کیلئے کھول دیا

نئی دہلی: بھارت نے جوہری توانائی کے شعبے میں ایک بڑی اصلاح کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے نجی کمپنیوں کے لیے سخت نگرانی پر مبنی نیا منظوری نظام تجویز کیا ہے، جس کے تحت عالمی سطح پر آزمودہ غیر ملکی جوہری ری ایکٹر ٹیکنالوجی کے استعمال کی بھی راہ ہموار ہوگی۔ نئے مجوزہ قواعد کے تحت کمپنیوں کو ابتدائی منظوری ملنے کے بعد ٹیکنالوجی فراہم کرنے والی کمپنیوں سے معاہدے، زمین کے حصول اور منصوبے کی ابتدائی تیاری کی اجازت ہوگی، تاہم جوہری پلانٹ چلانے کے لیے باقاعدہ لائسنس اور ریگولیٹری منظوری لازمی رہے گی۔یہ اقدام بھارت کے جوہری توانائی کے شعبے میں تاریخی تبدیلی کا حصہ ہے۔پارلیمنٹ نے دسمبر 2025 میں قانون منظور کیا تھا جس کے تحت نجی اور غیر ملکی کمپنیوں کو اس شعبے میں داخلے کی اجازت دی گئی۔غیر ملکی کمپنیاں بھارتی اداروں کے ساتھ شراکت داری کے ذریعے منصوبوں میں حصہ لے سکیں گی۔بھارت کا ہدف 2047 تک جوہری بجلی کی صلاحیت کو تقریباً 8.8 گیگاواٹ سے بڑھا کر 100 گیگاواٹ کرنا ہے۔اس کے لیے بڑے پیمانے پر نجی سرمایہ، جدید ٹیکنالوجی اور بین الاقوامی تعاون کی ضرورت ہوگی۔نئے فریم ورک سے عالمی سطح پر کامیابی سے استعمال ہونے والی ری ایکٹر ٹیکنالوجیز کے بھارت میں داخلے کے امکانات بڑھیں گے، تاہم حکومت جوہری سلامتی اور آپریشنز پر سخت ریگولیٹری کنٹرول برقرار رکھے گی۔

اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو ہندوستان کے

ساتھ گہرے اقتصادی، سیکورٹی تعلقات کے خواہاں

تل ابیب ؍نئی دہلی: اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو نے وزیراعظم نریندر مودی کے ساتھ اپنی تازہ ترین گفتگو کو اجاگر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل ہندوستان میں ملک کے لیے بے پناہ حمایت کو گہرے اقتصادی، سیکورٹی اور دیگر تعلقات میں ترجمہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایکس پر شیئر کی گئی ایک ویڈیو میں، نیتن یاہو نے مودی کو اپنا ''دوست'' کہا اور ہندوستان کو 1.4 بلین لوگوں کا ''چھوٹا'' ملک قرار دیا، ایک ایسی نوکیلی شکل جو دنیا کی سب سے زیادہ آبادی والے ملک کے پیمانے اور اثر و رسوخ کو ظاہر کرتی ہے۔نیتن یاہو نے کہا، ''اس ہفتے، میں نے اپنے دوست نریندر مودی کے ساتھ ایک اور بہت دوستانہ بات چیت کی۔انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیل کی حمایت بہت زیادہ ہے۔ہم اسے سیکورٹی اور اقتصادی تعلقات میں تبدیل کر رہے ہیں۔نیتن یاہو کے تبصرے اس بات پر گفتگو کرتے ہوئے آئے ہیں جسے انہوں نے اسرائیل کے لیے سفارتی پیش رفت کے سلسلے کے طور پر بیان کیا ہے، جس میں ابراہیم معاہدے کی چھٹی برسی اور وینزویلا کے ساتھ نئے سفارتی تعلقات شامل ہیں۔انہوں نے کولمبیا کی طرف سے گولان کی پہاڑیوں کو اسرائیلی خودمختاری کے تحت تسلیم کرنے اور اپنا سفارت خانہ یروشلم منتقل کرنے کے مبینہ فیصلے کا بھی حوالہ دیا۔نیتن یاہو نے اس سے قبل بھارت کے ساتھ اسرائیل کے تعلقات کی مضبوطی پر روشنی ڈالی تھی، نئی دہلی کو ایک بہت بڑی طاقت کے طور پر بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ دونوں ممالک کے درمیان منفرد تعلقات ہیں۔انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اسرائیل کو ہندوستانیوں کے درمیان بالکل پاگل حمایت حاصل ہے حالانکہ اس نے اسرائیل کو غیر قانونی قرار دینے کی عالمی کوششوں کے طور پر بیان کیا ہے۔تازہ ترین تبصرے مودی اور نیتن یاہو کے درمیان بھارت۔اسرائیل خصوصی اسٹریٹجک پارٹنرشپ میں پیش رفت پر ہونے والی حالیہ بات چیت کے بعد سامنے آئے ہیں۔ایک سرکاری بیان کے مطابق دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ تعاون میں پائیدار پیش رفت کا جائزہ لیا اور مختلف شعبوں میں تعلقات کو مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔

اسرو ستمبر میں اپنا نیوی گیشن سیٹلائٹ NVS-03 لانچ کرنے کیلئے تیار

تقریباً سات ماہ کے وقفے کے بعد، انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) آخرکار اپنا اگلا خلائی مشن اڑانے کیلئے تیار ہے

بنگلورو: تقریباً سات ماہ کے وقفے کے بعد، انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) آخرکار اپنا اگلا خلائی مشن اڑانے کے لیے تیار ہے۔ اسرو کے سینئر عہدیداروں نے کہا کہ خلائی ایجنسی ستمبر کے پہلے ہفتے میں اپنے NVS-03 مشن۔ہندوستان کی نیوی گیشنل سیٹلائٹ سیریز NavIC کا حصہ۔شروع کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔اسرو کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے بتایا کہ لانچ ونڈو ستمبر کے پہلے ہفتے میں کھل جائے گی۔NVS-03 سری ہری کوٹا خلائی اڈے پر لانچ کے لیے پہلے سے ہی تیار ہے۔حتمی تاریخ کا اعلان جلد کیا جائے گا، لیکن ہم ستمبر کے پہلے ہفتے کے لیے ارادہ کر رہے ہیں۔اہلکار نے مزید کہا، اسرو نے ایک مشکل سال گزارا ہے، لیکن ہم اس لانچ کے ساتھ خود کو چھڑانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔''اس ماہ کے اوائل میں لوک سبھا میں ایک تحریری جواب میں، سائنس اور ٹیکنالوجی اور خلائی کے مرکزی وزیر جتیندر سنگھ نے بھی تصدیق کی کہ NVS-03 لانچ کے لیے تیار ہے۔وزیر نے یہ بھی کہا کہ NavIC سیریز کے تیسرے کے بعد، اسرو اپنے بعد کے سیٹلائٹس NVS-04 اور NVS-05 کو بھی لگاتار لانچ کرے گا۔اہلکار نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ اسرو GISAT-1A یا EOS-05 سیٹلائٹ بھی لانچ کرے گا، جو کہ NVS-03 کے بعد چند ہفتوں میں ہندوستانی علاقے کی حقیقی وقت میں نگرانی کرنے کے قابل ایک جدید جیو امیجنگ ٹیکنالوجی ہے۔NavIC، جسے امریکہ کے جی پی ایس، روس کے گلوناس، یورپ کے گیلیلو اور چین کے بائیڈو کا ہندوستان کا ورژن بنانے کا منصوبہ بنایا گیا تھا، فی الحال عمر رسیدہ سیٹلائٹس اور اسرو کی ان کی جگہ نئے سیٹلائٹس کی ناکامی کی وجہ سے غیر فعال ہے۔اس سال NavIC کو جس سب سے بڑے دھچکے کا سامنا کرنا پڑا وہ گزشتہ سال جنوری میں NVS-02 مشن کی جزوی ناکامی تھی۔لیکن اس سے پہلے بھی، متعدد رکاوٹوں نے NavIC کو دوچار کیا ہے۔2016 میں، انڈین ریجنل نیویگیشن سیٹلائٹ سسٹم 1A پر جوہری گھڑیاں- نیویگیشنل سیٹلائٹس کی پہلی نسل اس سے پہلے کہ اسے NavIC کا نام دیا گیا تھا- غیر فعال ہو چکے تھے۔جب کہ خلائی ایجنسی نے اس بات پر زور دیا کہ باقی چھ سیٹلائٹس جو اس وقت تک مدار میں رکھے گئے تھے، کام کر رہے تھے، انہوں نے اعتراف کیا کہ ان میں سے کچھ میں روبیڈیم ایٹمک کلاک میں کچھ ہارڈ ویئر کے مسائل کا پتہ چلا ہے۔

ہندوستان کی ترقی کی کہانی روایتی محرکات سے آگے بڑھ رہی ہے: میک کینسی

عالمی مشاورتی فرم میک کینسی اینڈ کمپنی کی حالیہ رپورٹس کی ایک سیریز کے مطابق، ہندوستان کی ترقی کی کہانی روایتی محرکات سے آگے بڑھ رہی ہے

نئی دہلی: عالمی مشاورتی فرم میک کینسی اینڈ کمپنی کی حالیہ رپورٹس کی ایک سیریز کے مطابق، ہندوستان کی ترقی کی کہانی روایتی محرکات سے آگے بڑھ رہی ہے، بینکنگ، آٹو اجزاء، ای کامرس اور نجی مارکیٹیں مواقع کے کلیدی شعبوں کے طور پر ابھر رہی ہیں۔میک کینسی کی تازہ ترین ہندوستان پر مرکوز تحقیق مضبوط گھریلو طلب، ڈیجیٹلائزیشن، مینوفیکچرنگ، برآمدات اور نجی سرمائے کو ملک کی ترقی کے اگلے مرحلے کے اہم محرکات کے طور پر بتاتی ہے، ساتھ ہی ان چیلنجوں کو بھی اجاگر کرتی ہے جن کی کاروبار اور سرمایہ کاروں کو تشریف لے جانے کی ضرورت ہوگی۔ہندوستان کے بینکنگ سیکٹر نے عالمی ساتھیوں کو نمایاں طور پر پیچھے چھوڑ دیا ہے، جس کی حمایت مضبوط اقتصادی ترقی، قرض کی مسلسل توسیع اور اثاثوں کے معیار کو بہتر بنا کر ہے۔میک کینسی نے کہا کہ مالی سال 2025 میں ہندوستانی بینکوں کی اثاثوں پر واپسی دہائی کی بلند ترین 1.4 فیصد تک پہنچ گئی، جب کہ مجموعی غیر کارکردگی والے اثاثے 2.2 فیصد کے 13 سال کی کم ترین سطح پر آ گئے۔تاہم، رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ یہ شعبہ مارجن پر دباؤ، بڑھتے ہوئے اخراجات اور غیر محفوظ خوردہ قرضے میں ابھرتے ہوئے تناؤ کے ساتھ ایک انفلیکشن پوائنٹ کو پہنچ رہا ہے۔ہندوستانی بینک عالمی ساتھیوں سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں، لیکن وہ اب بھی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔'' میک کینسی نے کہا، بینکوں کو منافع، لچک، ٹیکنالوجی کو اپنانے اور کسٹمر کے تجربے کے ساتھ ترقی کو متوازن کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔آٹو کمپونینٹ انڈسٹری ایک اور شعبہ ہے جہاں میک کینسی کو نمایاں صلاحیت نظر آتی ہے۔یہ شعبہ مالی سال 2025 اور 2030 کے درمیان سالانہ 7-8 فیصد تک پھیل سکتا ہے، جو وسیع تر آٹو موٹیو مارکیٹ سے زیادہ تیزی سے ہو سکتا ہے، جبکہ برآمدات میں سالانہ 20 فیصد سے زیادہ اضافہ ہو سکتا ہے۔الیکٹریفیکیشن، سمارٹیفیکیشن، ارتقا پذیر ضوابط اور پریمیمائزیشن سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اجزاء کی صنعت کو نئی شکل دیں گے، جس سے بیٹریوں، الیکٹرک پاور ٹرینوں، پاور الیکٹرانکس اور جدید الیکٹرانک سسٹمز کی مانگ پیدا ہوگی۔میک کینسی کا اندازہ ہے کہ ہندوستان کی گاڑیوں کی پارکنگ فی الحال تقریباً 333 ملین گاڑیوں سے بڑھ کر 2030 تک تقریباً 430 ملین تک پہنچ سکتی ہے۔کنسلٹنگ فرم نے اس شعبے کو تیز ترقی کے عروج پر قرار دیا ہے، جو بڑھتی ہوئی گھریلو طلب اور مضبوط برآمدی رفتار کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

گیانا اَیمیزون وارئیرز نے جمائیکا کنگزمین کو چھ وکٹ سے ہرا دیا

محمد نبی (چار وکٹ) اور شائی ہوپ کی ناٹ آؤٹ ۵۶ رن کی نصف سنچری اننگز کی بدولت گیانا اَیمیزون واریئرز

نے سی پی ایل ۲۰۲۶ء میں جیت کے ساتھ شروعات کی۔ انہوں نے ۳۵ر گیندیں باقی رہتے ہوئے جمیکا کنگزمین کو چھ وکٹ سے ہرا دیا۔ محمد نبی (چار وکٹ) اور شائی ہوپ کی ناٹ آؤٹ ۵۶ر رن کی نصف سنچری اننگز کی بدولت گیانا اَیمیزون واریئرز نے سی پی ایل ۲۰۲۶ء میں جیت کے ساتھ شروعات کی۔ انہوں نے ۳۵ر گیندیں باقی رہتے ہوئے جمیکا کنگزمین کو چھ وکٹ سے ہرا دیا۔ مسلسل ہار کے بعد اس میچ میں اتری کنگزمین ٹیم کو ایک اور کراری ہار کا سامنا کرنا پڑا؛ وہ اَیمیزون واریئرز کے اسپن اٹیک کے شاندار کھیل کا کوئی جواب نہیں ڈھونڈ پائے۔ سبینا پارک میں جمعرات کو کھیلے گئے مقابلے میں کھاری پیئر نے پہلے بالنگ کرنے کے گیانا کے فیصلے کو صحیح ثابت کرتے ہوئے شایان جہانگیر کا شروعاتی وکٹ لیا اور پھر شمر جوزف نے پاور پلے کے آخر میں کیسی کارٹی کو آؤٹ کیا۔ کنگزمین نے اس دور میں صرف ۲۶ر رن بنائے، جس کے بعد ریزی ہینڈرکس نے اننگز میں کچھ تیزی لانے کی کوشش کی۔ ہینڈرکس اور روومین پاول کے درمیان ۳۵ر رن کی شراکت داری ہوئی، لیکن کپتان عمران طاہر نے حسن خان (جو نبی کا پہلا شکار بنے) کے آؤٹ ہونے کے بعد ان دونوں کو بھی آؤٹ کر دیا۔ اس کے بعد نبی نے کنگزمین کے نچلے اور درمیانی آرڈر کو تباہ کر دیا؛ آندرے رسل کا وکٹ گرنا کنگزمین کے لیے آخری کیل ثابت ہوا، کیونکہ انہوں نے بہت ہی عام طریقے سے کیچ پکڑا دیا۔ نبی نے ۲۲ / ۴ کے اعداد وشمار کے ساتھ بالنگ ختم کی، جبکہ گلین فلپس نے بھی ایک وکٹ لیا؛ اسپنرس نے گرے ہوئے دس میں سے آٹھ وکٹ لیے۔ کنگزمین کی ٹیم دو گیندیں باقی رہتے ہی ۱۱۷ر رن پر آل آؤٹ ہوگئی۔ جواب میں، ڈیبیو کر رہے ماوینرڈ نڈیال گولڈن ڈک (پہلی ہی گیند پر آؤٹ) کا شکار بنے، لیکن فلپس اور ہوپ کے درمیان ۴۲ر رن کی تیز شراکت داری نے اَیمیزون واریئرز کو جیت کی راہ پر ڈال دیا۔ رسل نے بالنگ میں اثر دکھایا اور پاور پلے کے آخری اوور میں دو وکٹ لیے- انہوں نے تیز ۲۸ر رن بنانے والے فلپس اور شمرون ہتمائر کو آؤٹ کیا۔ لیکن ہوپ نے کنگزمین کی واپسی کی کسی بھی بچی ہوئی امید کو ختم کر دیا؛ انہوں نے مسلسل اسٹرائیک روٹیٹ کرتے ہوئے اننگز کو سنبھالے رکھا اور بڑے شاٹس کے لیے صحیح موقعوں کا انتظار کیا۔ انہوں نے نبی کے ساتھ ۵۱ر رن کی شراکت داری کی۔ نبی نے ۱۹ر رن بنائے۔

جو کھیلے گا، وہ کھلے گا: اولمپک ۲۰۳۶ء کیلئے ٹیلنٹ ہنٹ مہم کا اعلان

وزیراعظم نریندر مودی نے لال قلعہ کی فصیل سے کہا کہ ۲۰۳۶ء کے اولمپک میں ہر کھیل مقابلے میں حصہ لینا ہندوستان کا ہدف ہونا چاہئے۔

وزیراعظم نریندر مودی نے سنیچر کو ۸۰ویں یوم آزادی پر 'جو کھیلے گا، وہ کھلے گا' منتر کے ساتھ لال قلعہ کی فصیل سے اولمپک ۲۰۳۶ کیلئے خصوصی تیاریوں کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ملک بھر میں ٹیلنٹ ہنٹ مہم چلا کر نئے کھلاڑی تیار کیے جائیں گے۔ یہاں وزیراعظم مودی نے لال قلعہ کی فصیل سے کہا کہ ہندوستان کا ہدف ۲۰۳۶ء کے اولمپک میں ہر کھیل مقابلے میں حصہ لینے کا ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ''کھیل کے لیے باصلاحیت بچوں کی شناخت کرنے اور انہیں کھیلوں کی تیاری کیلئے بہترین تربیت اور مدد دینے کے لیے ملک بھر میں ٹیلنٹ ہنٹ مہم شروع کی جائے گی۔ مودی نے کہا ''میں ہمیشہ کہتا آیا ہوں، جو کھیلے، وہ کھلے۔ جب میں کھیلے، وہ کھلے کی بات کر رہا ہوں، تب میرے عزیز اہل وطن، آج ہندوستان کھیل کی دنیا میں اپنی جگہ بنا رہا ہے۔ اب کھیل کے پوڈیم میں ہندوستان کا قومی گیت سنائی دیتا ہے، ہندوستان کا قومی ترانہ سنائی دیتا ہے، ہندوستان کا ترنگا جھنڈا لہراتا نظر آ رہا ہے۔ ٹاپس اسکیم نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ کھیلو انڈیا گیمز، یونیورسٹی گیمز، ونٹر گیمز، بیچ گیمز، اسپورٹس انفراسٹرکچر، اسپورٹس کے لیے کوچنگ، اسپورٹس میڈیسن، اسپورٹس کے لیے نیوٹریشن، ان تمام موضوعات میں ہندوستان اب مہارت حاصل کرنے کی سمت میں آگے بڑھ رہا ہے۔ اسپورٹس کی دنیا میں ہندوستان کی کارکردگی بہتر ہوتی جا رہی ہے اور ہم ۲۰۳۶ء میں اولمپک کے مضبوط دعویدار بن کر آگے بڑھ رہے ہیں اور ۲۰۳۰ء میں کامن ویلتھ گیمز کی ہندوستان اب میزبانی کرنے والا ہے۔'' انہوں نے مزید کہا ''دنیا میں جو اولمپک میں تقریباً ۴۰ر قسم کے گیم ہوتے ہیں اور تقریباً ۳۲۵ر سے ۳۵۰ر مقابلے ہوتے ہیں اولمپک میں اور آپ کو جان کر دکھ ہوگا میرے اہل وطن، میرے نوجوانو، ۳۲۵ر مقابلوں میں سے ہندوستان دو تہائی کھیلوں میں کہیں ہوتا ہی نہیں ہے۔ ہماری موجودگی نہیں ہوتی، ہم کوالیفائی نہیں ہوتے۔ ہم نے طے کیا ہے کہ ۲۰۳۶ء میں جو اولمپک ہوگا، ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہندوستان میں ہو لیکن ۲۰۳۶ء میں جن شعبوں میں آج ہندوستان کھیلتا نہیں ہے، جن شعبوں میں ہندوستان کوالیفائی نہیں کرتا ہے، جن مقابلوں کو ہندوستان نے چھوڑ کے رکھا ہے، تین چوتھائی حصہ ہمارا انتظار کر رہا ہے، ہندوستان اس پر زور دے گا اور اس کے لیے ہم ٹیلنٹ ہنٹ کی ایک مہم بھی چلانا چاہتے ہیں۔ ہمیں اگر ۲۰۳۶ء کیلئے کھلاڑی چاہیے، تو آج جو ۵ر سال، ۱۰ر سال، ۱۵ر سال کی عمر کے یہ نوجوان ہیں، بیٹے ہیں، ان کی طرف توجہ دینی ہوگی، ان بیٹیوں پر توجہ دینی ہوگی۔ بچوں میں کھیل کی صلاحیت ڈھونڈنے کے لیے گاؤں گاؤں، شہر شہر، اسکول اسکول ایک ٹیلنٹ ہنٹ کی مہم چلائی جائے گی، بچوں کی صلاحیت کو دیکھا جائے گا اور پھر ان کو خصوصی تربیت دے کر ملک کے لیے کھیلنے والے اچھے کھلاڑی بنائے جائیں گے۔'' وزیراعظم نریندر مودی نے بھارت کے 80ویں یوم آزادی (15 اگست 2026) کے موقع پر لال قلعہ کی فصیل سے اولمپک 2036ء کی تیاریوں کے لیے ملک گیر 'ٹیلنٹ ہنٹ' مہم کا باضابطہ اعلان کیا ہے۔ اس خصوصی مہم کا بنیادی نعرہ اور منتر ''جو کھیلے گا، وہ کھلے گا'' رکھا گیا ہے، جس کا مقصد ملک کے کونے کونے سے نوجوان کھیلوں کے ہنر کو تلاش کرنا اور انہیں عالمی معیار کی تربیت فراہم کرنا ہے۔ ہر کھیل میں شرکت کا ہدف: بھارت کا بنیادی مقصد 2036ء کے اولمپک کھیلوں کے ہر مقابلے اور زمرے میں حصہ لینا ہے۔ کم شرکت کا خاتمہ: وزیراعظم نے تشویش ظاہر کی کہ اولمپکس میں تقریباً 40 کھیلوں کے 350 کے قریب مقابلے ہوتے ہیں، لیکن بھارت فی الحال دو تہائی مقابلوں میں حصہ لینے کے لیے کوالیفائی بھی نہیں کر پاتا۔ نئی مہم کے تحت ان تمام کھیلوں پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ گاؤں گاؤں اور اسکولوں تک رسائی: یہ ٹیلنٹ ہنٹ مہم ملک کے ہر شہر، گاؤں اور اسکول تک چلائی جائے گی تاکہ زمینی سطح سے باصلاحیت بچوں کی شناخت کی جا سکے۔

ہرمن پریت کے دو گول، ہندوستان نے ویلز کو ۳-۱ر سے شکست دی

ہندوستان نے ایف آئی ایچ ہاکی ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء میں فاتحانہ آغاز کرتے ہوئے ویلز کو ۳-۱ر سے شکست دے دی۔

ہندوستان نے ایف آئی ایچ ہاکی ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء میں فاتحانہ آغاز کرتے ہوئے ویلز کو ۳-۱ر سے شکست دے دی۔ سنجے اور کپتان ہرمن پریت سنگھ کے شاندار کھیل کی بدولت ہندوستان نے پول ڈی میں اہم کامیابی حاصل کی۔ ہندوستان نے سنیچر کو نیدرلینڈز کے ایمسٹلوین میں واقع ویگنر اسٹیڈیم میں ایف آئی ایچ ہاکی ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے پول ڈی کے اپنے ابتدائی میچ میں ویلز کو ۳-۱ر سے شکست دے کر فاتحانہ آغاز کیا۔ سنجے نے آٹھویں منٹ میں ہندوستان کا کھاتہ کھولا، جبکہ کپتان ہرمن پریت سنگھ نے ۱۰ویں اور ۴۳ر ویں منٹ میں دو گول داغے۔ ویلز کی جانب سے واحد گول سیم ویلش نے ۵۶ر ویں منٹ میں کیا۔ ویلز نے شاندار آغاز کرتے ہوئے پہلے پانچ منٹ میں ہندوستانی سرکل میں دو مرتبہ داخلہ حاصل کیا، لیکن وہ کوئی واضح موقع پیدا نہیں کر سکی۔ اس کے بعد ہندوستان نے آٹھویں منٹ میں برتری حاصل کی، جب سنجے نے دوسرے پنالٹی کارنر کو ڈریگ فلک کے ذریعے گول میں تبدیل کیا۔ چند ہی منٹ بعد ہرمن پریت نے ایک اور پنالٹی کارنر پر گول کر کے ہندوستان کی برتری ۲-صفر کر دی۔ دوسرے کوارٹر میں دونوں ٹیمیں زیادہ مؤثر موقع بنانے میں ناکام رہیں۔ ہندوستان نے گیند اور میدان پر اپنا غلبہ برقرار رکھا لیکن پنالٹی کارنر کو گول میں تبدیل نہیں کر سکا۔ ۳۰ر ویں منٹ میں بھی ہندوستان کو ایک موقع ملا، مگر وہ ضائع ہو گیا اور وقفے تک ہندوستان ۲-صفر سے آگے رہا۔ تیسرے کوارٹر میں ویلز نے قدرے جارحانہ انداز اپنایا اور بائیں جانب سے کچھ اچھے حملے کئے۔ اس دوران ہندوستان کو پنالٹی کارنر ملا اور ہرمن پریت نے ایک مرتبہ پھر ڈریگ فلک کے ذریعے گیند کو جال میں پہنچا کر اپنا دوسرا اور ہندوستان کا تیسرا گول کیا۔ آخری کوارٹر میں ویلز نے مسلسل حملوں کے بعد سیم ویلش کے ذریعے ایک گول واپس حاصل کیا، تاہم یہ ہندوستان کی فتح کو روکنے کیلئے کافی نہیں تھا۔ بتا دیں کہ ہندوستان اب پیر کو اسی میدان پر ورلڈ کپ کے پول ڈی کے اپنے دوسرے میچ میں انگلینڈ کا سامنا کرے گا۔ ایف آئی ایچ مینز ہاکی ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے اپنے پہلے پول ڈی میچ میں ہندوستانی مردوں کی ہاکی ٹیم نے شاندار آغاز کرتے ہوئے ویلز کو ۱-۳ سے شکست دے دی ہے۔ نیدرلینڈز کے ایمسٹلوین میں واقع واگنر اسٹیڈیم میں ۱۵ اگست ۲۰۲۶ء کو کھیلے گئے اس مقابلے میں کپتان ہرمن پریت سنگھ نے دو اہم گول داغے۔ جی ہاں، بالکل درست! ہندوستان نے ایف آئی ایچ (FIH) مینز ہاکی ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے اپنے پہلے ہی پول ڈی میچ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ویلز کو ۳-۱ سے شکست دے کر ٹورنامنٹ کا فاتحانہ آغاز کیا ہے۔ یہ میچ ۱۵ اگست ۲۰۲۶ء (یومِ آزادی) کے تاریخی موقع پر نیدرلینڈز کے شہر ایمسٹلوین کے ویگنر ہاکی اسٹیڈیم میں کھیلا گیا۔

بی سی سی آئی میں پہلی بار ڈائریکٹر آف کرکٹ کا عہدہ قائم کیا جائے گا

سینٹر آف ایکسیلنس (سی او ای) کے سربراہ وی وی ایس لکشمن کو یہ ذمہ داری سونپی جانے کی امید ہے

سینٹر آف ایکسیلنس (سی او ای) کے سربراہ وی وی ایس لکشمن کو یہ ذمہ داری سونپی جانے کی امید ہے، ان کے کنٹریکٹ میں دو سال کی توسیع کی گئی ہے۔ بی سی سی آئی پورے ہندوستانی کرکٹ سسٹم کو مربوط کرنے کی تیاری کر رہا ہے اور اس کیلئے بورڈ پہلی بار ڈائریکٹر آف کرکٹ کا عہدہ قائم کرنے جا رہا ہے۔ سینٹر آف ایکسلنس (سی او ای) کے سربراہ وی وی ایس لکشمن کو یہ ذمہ داری سونپی جانے کی امید ہے۔ ان کے کنٹریکٹ میں ۲ر سال کی توسیع کی گئی ہے۔ اس نئے کردار میں لکشمن جونیئر کرکٹ اور سینئر ٹیم کے درمیان ہم آہنگی کی نگرانی کریں گے۔ وہ کھلاڑیوں کی بحالی، کوچنگ اور معاون عملے کی بھرتی کے ساتھ ساتھ مرد و خواتین کی کرکٹ کی نگرانی کریں گے۔ ایک پوزیشن پورے کرکٹ سسٹم کو مربوط کر دے گی۔ فی الحال، سینئر ٹیم، سلیکشن کمیٹی، سی او ای، اور ایج گروپ کرکٹ بی سی سی آئی کے اندر مختلف سطحوں پر کام کرتے ہیں۔ فی الوقت بی سی سی آئی کے صدر مِتھن منہاس، ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر اور سلیکشن کمیٹی کے سربراہ اجیت اگرکر ہیں۔ 'ڈائریکٹر آف کرکٹ' پوزیشن ان عملوں کو مربوط کرنے کا ذمہ دار ہو گا۔ لکشمن سینئر ٹیم کیلئے ٹیلنٹ کی شناخت سے لے کر ٹیلنٹ ڈیولپمنٹ تک کے عمل کی نگرانی کریں گے۔ نئے نظام میں گوتم گمبھیر ہیڈ کوچ اور اجیت اگرکر چیف سلیکٹر رہیں گے۔ ان کی موجودہ ذمہ داریاں بدستور برقرار رہیں گی جن میں ۲۰۲۷ء ورلڈ کپ تک کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ اگرکر کی موجودہ میعاد ستمبر میں ختم ہو رہی ہے۔ حالیہ مہینوں میں گوتم گمبھیر کی کوچنگ کے مستقبل پر بھی بات ہوئی ہے۔ سوالات اٹھائے گئے ہیں، خاص طور پر ٹیسٹ کرکٹ میں ٹیم انڈیا کی کارکردگی اور ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ (ڈبلیو ٹی سی) میں اس کی پوزیشن کمزور رہی ہے۔ سری لنکا کے خلاف آئندہ دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز گمبھیر کے ریڈ بال کرکٹ کے مستقبل کے لیے انتہائی اہم سمجھی جاتی ہے۔ لکشمن اس سے قبل سی او ای میں جونیئر ہندوستانی ٹیموں، کھلاڑیوں کی بحالی اور ٹیلنٹ ڈیولپمنٹ کی نگرانی کرتے تھے۔ اپنے نئے کردار میں وہ کوچنگ اور سپورٹ اسٹاف کی تقرری کیلئے بھی ذمہ دار ہوں گے۔ بتا دیں کہ انگلینڈ اور آسٹریلیا جیسے ممالک میں ڈائریکٹر آف کرکٹ کا کردار اسٹریٹجک ہوتا ہے۔ یہ پوزیشن ٹیم پلاننگ اور پلیئر ڈیولپمنٹ کی نگرانی کرتی ہے۔

اسپائیڈر مین: بیونڈ دی اسپائیڈر ورس کا نامکمل ٹریلر لیک، فلم سازوں میں تشویش

ٹام ہالینڈ کی فلم ''اسپائیڈر مین: اے برینڈ نیو ڈے'' کے بعد مداحوں کی نظریں ''اسپائیڈر مین: بیونڈ دی اسپائیڈر ورس'' پر ہیں، تاہم ریلیز سے قبل ہی فلم کی تقریباً پانچ منٹ کی نامکمل فوٹیج آن لائن لیک ہوگئی۔ فوٹیج کے وائرل ہونے کے بعد فلم کے شریک مصنف اور پروڈیوسر کرسٹوفر ملر نے لیک پر مایوسی کا اظہار کیا، جبکہ سوشل میڈیا پر مداحوں کی جانب سے بھی مختلف ردعمل سامنے آ رہے ہیں۔ ٹام ہالینڈ کی فلم ''اسپائیڈر مین: اے برینڈ نیو ڈے'' کے بعد ''اسپائیڈر مین: بیونڈ دی اسپائیڈر ورس'' وہ اگلی فلم ہے جس کا مداح بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ تاہم فلم کی ریلیز سے قبل اس کا نامکمل ٹریلر آن لائن لیک ہوگیا ہے۔ یہ اسپائیڈر ورس فرنچائز کی تیسری فلم ہے۔ تیسری فلم میں بھی شیمیک مور نوعمر اسپائیڈر مین مائلز کو آواز دے رہے ہیں، جبکہ ہیلی اسٹین فیلڈ اسپائیڈر گوین کے کردار کو اپنی آواز دے رہی ہیں۔ فلم کی تقریباً پانچ منٹ کی فوٹیج سوشل میڈیا پر سامنے آنے کے بعد تیزی سے وائرل ہوگئی اور انٹرنیٹ صارفین کی توجہ حاصل کرلی۔ فوٹیج لیک ہونے کے فوراً بعد فلم کے شریک مصنف اور پروڈیوسر کرسٹوفر ملر نے اس پر مایوسی کا اظہار کیا۔ سوشل میڈیا پر فلم کی تقریباً پانچ منٹ کی فوٹیج لیک ہوئی، جس کے بعد مداحوں میں اس کی زبردست بحث شروع ہوگئی۔ لیک کی مذمت کرتے ہوئے کرسٹوفر ملر نے کہا، ''مجھے نامکمل اور مکمل طور پر رینڈر نہ کی گئی فوٹیج کے لیک ہونے کا خیال بالکل پسند نہیں۔'' رپورٹس کے مطابق یہ فوٹیج ایکس پر شیئر کی گئی تھی اور کچھ ہی دیر میں مختلف پلیٹ فارمز پر گردش کرنے لگی۔ تاہم یہ واضح نہیں ہو سکا کہ فوٹیج کہاں سے لیک ہوئی۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ فلم کے آغاز کا حصہ ہے، اختتامی مناظر میں سے کوئی حصہ ہے یا ٹریلر کے مختلف کلپس کو ملا کر تیار کیا گیا مونتاج ہے۔ فوٹیج میں پچھلی فلم ''اسپائیڈر مین: ایکروس دی اسپائیڈر ورس'' سے بھی کچھ روابط دکھائی دیتے ہیں۔ سونی پکچرز نے اس معاملے پر تاحال کوئی باضابطہ بیان جاری نہیں کیا، تاہم فلم ساز لیک ہونے والی ویڈیوز کو سوشل میڈیا سے ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اس وقت تک فوٹیج پورے انٹرنیٹ پر وائرل ہو چکی تھی۔ کلپس وائرل ہونے کے فوراً بعد انٹرنیٹ صارفین نے بھی اپنے ردعمل کا اظہار شروع کر دیا۔ ایک صارف نے ایک کلپ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا، ''اسپائیڈر مین: بیونڈ دی اسپائیڈر ورس کا ٹریلر لیک ہوگیا، اوہ میرے خدا!'' کئی مداحوں نے کہا کہ ٹریلر کا لیک ہونا اچھی بات نہیں، تاہم انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ لیک ہونے والی جھلک انتہائی شاندار نظر آتی ہے۔ ایک اور صارف نے لکھا، ''اسپائیڈر مین بیونڈ دی اسپائیڈر ورس کا ٹریلر ابھی لیک ہوا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ کمپنی کے لیے یہ بری بات ہے، لیکن مجھے کہنا ہوگا کہ ٹریلر شاندار ہے، اینی میشن اور باقی سب کچھ پہلے سے بہتر نظر آ رہا ہے۔ کارٹون فلموں کے معاملے میں اس طرح کی چیزیں عام ہیں۔

مجاہدین آزادی نے ہمارے لئے جو قربانی دی کیا ہم اس کے مستحق ہیں؟: سنی دیول

سنی دیول نے حب الوطنی پر مبنی فلموں میں اپنے کرداروں سے ایک الگ شناخت بنائی ہے

سنی دیول نے حب الوطنی پر مبنی فلموں میں اپنے کرداروں سے ایک الگ شناخت بنائی ہے، لیکن اداکار کے مطابق حب الوطنی صرف نعروں یا جوشیلی تقریروں کا نام نہیں بلکہ اپنے وطن سے جذباتی وابستگی ہے۔ ''بٹوارہ ۱۹۴۷ء'' کی ریلیز سے قبل گفتگو میں سنی دیول نے آزادی کی قدر، انسانیت اور اس سوال پر زور دیا کہ کیا ہم ان قربانیوں کے اہل ثابت ہوئے ہیں جو آزادی کیلئے دی گئی تھیں۔ اگر بالی ووڈ میں کسی ایک اداکار کو حب الوطنی پر مبنی سنیما کا طویل عرصے تک نمائندہ قرار دیا جائے تو وہ سنی دیول ہیں۔ تین دہائیوں سے زائد عرصے سے سنی دیول نے ''بارڈر'' اور ''غدر'' جیسی فلموں میں ایسے کردار ادا کیے ہیں جن میں ملک سے محبت، قربانی اور قوم پرستی نمایاں رہی ہے۔ تاہم سنی دیول کے مطابق حب الوطنی کا مفہوم وقت کے ساتھ نہیں بدلتا۔ یوم آزادی پر متحدہ عرب امارات میں ''بٹوارہ ۱۹۴۷ء'' کی ریلیز سے قبل 'گلف نیوز' کو دیے گئے انٹرویو میں انہوں نے کہا، ''مجھے نہیں لگتا کہ حب الوطنی بدلتی ہے۔ آپ اپنے ملک سے محبت کرتے ہیں۔ گھر تو گھر ہوتا ہے، گھر کیسے بدل سکتا ہے؟'' سنی دیول کے نزدیک حب الوطنی صرف نعروں یا جوشیلی تقریروں کا نام نہیں بلکہ اپنے وطن سے جذباتی وابستگی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ حب الوطنی پر مبنی فلمیں آج بھی ناظرین میں مقبول ہیں۔ یہ صنف اب صرف یوم آزادی یا یوم جمہوریہ تک محدود نہیں رہی بلکہ جنگ، تاریخ، قومی کامیابیوں، حقیقی واقعات اور عام لوگوں کی جدوجہد پر مبنی فلموں تک پھیل چکی ہے۔ ''سیم بہادر''، ''فائٹر''، ''آرٹیکل ۳۷۰''، ''اسکائی فورس'' اور ''کیسری چیپٹر ۲'' جیسی فلموں نے بھی ناظرین کی توجہ حاصل کی۔ ''بٹوارہ ۱۹۴۷ء'' میں سنی دیول ایک بار پھر ہدایتکار راج کمار سنتوشی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ سنتوشی نے سنی دیول کو فطری طور پر قوم پرست قرار دیتے ہوئے کہا کہ جب بھی ملک کیلئے بات کرنے یا لڑنے کا موقع آتا ہے تو ان کی اداکاری مصنوعی محسوس نہیں ہوتی۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ ان کی فلمیں صرف حب الوطنی تک محدود نہیں رہیں۔ ''گھائل'' انصاف، ''دامنی'' عام لوگوں کی جدوجہد اور ''گھاتک'' معاشرے کے منفی عناصر کے خلاف لڑائی پر مبنی تھی۔ سنی دیول بھی ''بٹوارہ ۱۹۴۷ء'' کو محض حب الوطنی کی فلم نہیں سمجھتے۔ ان کے مطابق یہ ایک خاندانی فلم ہے جو انسانیت اور مشکل حالات سے گزرنے والے لوگوں کی کہانی بیان کرتی ہے۔ انہوں نے کہا، ''یہ خاندان اور انسانیت کے بارے میں ہے اور اس بارے میں ہے کہ ہم ان حالات سے کیسے گزرتے ہیں۔'' سنی دیول نے اپنی فلموں پر لگائے جانے والے مختلف لیبلز کے حوالے سے کہا کہ ''گھاتک'' کو لوگ ایکشن فلم کہتے ہیں، لیکن ان کیلئے وہ ہمیشہ ایک محبت کی کہانی رہی۔ ان کے مطابق فلمیں صرف ایک صنف یا لیبل تک محدود نہیں ہوتیں بلکہ ان میں انسانی جذبات زیادہ اہم ہوتے ہیں۔

ایک کہانی پر ۴ر مختلف زبانوں میں فلم بنائی گئی، چاروں سپرہٹ ثابت ہوئیں

۲۰۰۰ء کی دہائی کے اختتام پر جب سلمان خان کے فلمی کریئر کی رفتار کچھ سست پڑ گئی تھی، اس وقت پربھو دیوا نے اسی بلاک بسٹر کہانی کو ہندی میں 'وانٹڈ' (۲۰۰۹ء) کے نام سے پیش کیا۔

اگرچہ ایک ہی کہانی پر کئی فلمیں بنانا ہندوستانی سنیما کی تاریخ میں کوئی نئی بات نہیں، لیکن ایک ہی پلاٹ پر بننے والی چار مختلف زبانوں کی فلموں کا مسلسل بلاک بسٹر ثابت ہونا بہت کم دیکھنے کو ملتا ہے۔ ۲۰۰۶ء کی تیلگو فلم 'پوکری' ایسی ہی ایک شاہکار فلم تھی، جس نے نہ صرف آندھرا پردیش بلکہ اس کے بعد تمل، ہندی اور کنڑ زبان میں بننے والے ریمیک کے ذریعے بھی باکس آفس پر دھوم مچا دی۔ آیئے، اس شاندار فلمی سفر پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ تیلگو میں 'پوکری': ۲۰۰۶ء میں معروف ہدایت کار پوری جگن ناتھ کی ہدایت میں بننے والی تیلگو فلم 'پوکری' نے ریلیز ہوتے ہی تاریخ رقم کر دی۔ مہیش بابو اور الیانا ڈی کروز کی اداکاری سے سجی اس کرائم ایکشن تھرلر فلم کے ٹوئسٹ اور بیک گراؤنڈ اسکور اتنے زبردست تھے کہ ناظرین بار بار سینما گھروں کا رخ کرنے پر مجبور ہو گئے۔ فلم نے مہیش بابو کو جنوبی ہند کی فلم انڈسٹری کے سب سے بڑے سپر اسٹارز میں شامل کر دیا۔ کہانی کی زبردست کامیابی نے دوسری زبانوں کے فلم سازوں اور پروڈیوسرز کی توجہ بھی اپنی جانب مبذول کر لی اور پھر اس فلم کے ریمیک کا سلسلہ شروع ہوا۔ تمل میں 'پوکری': تیلگو فلم کی شاندار کامیابی کے فوراً بعد ۲۰۰۷ء میں اسے تمل زبان میں بھی 'پوکری' کے نام سے بنایا گیا۔ اس فلم کی ہدایت کاری پربھو دیوا نے کی تھی۔ اس بار مرکزی کرداروں میں تھلاپتی وجے اور اسین نظر آئے۔ وجے کا ایکشن اوتار، ان کا دلکش انداز اور منی شرما کی سپرہٹ موسیقی نے تمل ناظرین کو اپنا دیوانہ بنا لیا۔ پونگل کے موقع پر ریلیز ہونے والی اس فلم نے سینما گھروں میں زبردست کاروبار کیا اور اس سال تامل فلم انڈسٹری کی سب سے بڑی سپرہٹ فلموں میں شامل ہوگئی۔ 'پوکری' نے ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ اگر اسکرپٹ میں دم ہو تو ایک مضبوط کہانی زبان کی سرحدوں کو بھی عبور کر سکتی ہے۔ ہندی میں 'وانٹڈ': ۲۰۰۰ء کی دہائی کے اختتام پر جب سلمان خان کے فلمی کریئر کی رفتار کچھ سست پڑ گئی تھی، اس وقت پربھو دیوا نے اسی بلاک بسٹر کہانی کو ہندی میں 'وانٹڈ' (۲۰۰۹ء) کے نام سے پیش کیا۔ سلمان خان نے فلم میں رادھے نامی ایک انڈر کور پولیس افسر کا کردار ادا کیا تھا، جبکہ عائشہ ٹاکیہ اور پرکاش راج بھی اہم کرداروں میں شامل تھے۔ ''ایک بار جو میں نے کمٹمنٹ کر دی۔'' جیسے مشہور مکالمے اور زبردست ماس ایکشن نے 'وانٹڈ' کو ہندی پٹی میں تہلکہ مچانے والی فلم بنا دیا۔ 'وانٹڈ' نے نہ صرف سلمان خان کے ڈوبتے ہوئے کریئر کو ایک نئی زندگی دی بلکہ بالی ووڈ میں جنوبی ہند کے انداز کی ماس ایکشن فلموں کے ایک نئے دور کا آغاز بھی کیا۔ فلم نے باکس آفس پر زبردست کمائی کی اور بلاک بسٹر کا درجہ حاصل کیا۔ کنڑ میں 'پورکی': تیلگو، تامل اور ہندی میں ۳ر مسلسل کامیابیوں کے بعد ۲۰۱۰ء میں اس کہانی کو کنڑ سنیما میں بھی آزمایا گیا۔ 'پورکی' کے عنوان سے بننے والی اس فلم کی

ہدایت کاری ایم ڈی شری دھر نے کی تھی، جبکہ کنڑ سنیما کے 'چیلنجنگ اسٹار' درشن اور پرنیتا سبھاش مرکزی کرداروں میں نظر آئے۔ کنڑ ناظرین نے بھی اس کرائم تھرلر کی کہانی کو پسند کیا۔ فلم کے سسپنس، ہائی وولٹیج فائٹ سیکوینسز اور درشن کے زبردست ایکشن اسٹائل کو خاص طور پر سراہا گیا۔ 'پورکی' نے کرناٹک کے باکس آفس پر شاندار کاروبار کیا اور یہ مسلسل چوتھی زبان میں اس کہانی کی ایک اور کامیابی تھی۔ یہ منفرد اعزاز ہندوستانی سنیما کی تاریخ میں دریشیم کے پاس ہے، جس کے مختلف ورژنز نے ۴ سے بھی زیادہ زبانوں میں کامیابی کے جھنڈے گاڑے۔ اس لاجواب کہانی کو سب سے پہلے ملیالم زبان میں لکھا اور ڈائریکٹ کیا گیا، اور بعد میں اسے تمل، تیلگو، کنڑ اور ہندی سمیت کئی زبانوں میں دوبارہ بنایا گیا۔ یہ ملیالم سنیما کی تاریخ کی پہلی فلم بنی جس نے ۵۰ کروڑ روپے سے زیادہ کی کمائی کی اور انڈسٹری ہٹ ثابت ہوئی۔ ہندی بیلٹ میں اس فلم کو بے حد پسند کیا گیا اور یہ باکس آفس پر زبردست سپرہٹ رہی۔ اس کا سیکوئل بھی بلاک بسٹر رہا۔ آپ بالکل درست فرما رہے ہیں۔ ۲۰۰۹ء میں ریلیز ہونے والی فلم 'وانٹڈ' (Wanted) سلمان خان کے کریئر کے لیے ایک بہت بڑا ٹرننگ پوائنٹ ثابت ہوئی۔ یہ فلم دراصل ۲۰۰۶ء کی سپرہٹ تلیگو فلم 'پوکری' (Pokiri) کا آفیشل ریمیک تھی، جس میں مہیش بابو نے مرکزی کردار ادا کیا تھا۔ پربھو دیوا نے اس کہانی کو ہندی ناظرین کے مزاج کے مطابق ڈھالا اور بطور ڈائریکٹر بالی ووڈ میں شاندار انٹری کی۔ ۲۰۰۰ء کی دہائی کے آخری برسوں میں سلمان خان کی کئی فلمیں باکس آفس پر ناکام ہو رہی تھیں۔ 'وانٹڈ' کی زبردست کامیابی نے انہیں دوبارہ صفِ اول کے ایکشن ہیرو کے طور پر قائم کیا۔ اس فلم سے سلمان خان کا ایک نیا انداز سامنے آیا اور ان کا ڈائیلاگ ایک بار جو میں نے کمٹمنٹ کر دی۔ آج بھی زبان زدِ عام ہے۔ اگر آپ سلمان خان کے اس دور یا ان کی دیگر ریمیک فلموں کے بارے میں مزید جاننا چاہتے ہیں، تو میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔ کیا آپ جاننا چاہتے ہیں کہ اس فلم نے باکس آفس پر کتنی کمائی کی تھی؟۔ کیا آپ سلمان خان اور پربھو دیوا کی دیگر مشترکہ فلموں (جیسے رادھے یا دبنگ ۳) کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں؟۔